U5272 8-12-08

Title - TAZKIRATUL FIQRA MAY ISRAR AL WASSAL-EEN (Part-1).

Creator - Akhtar Ahmad Gorgaani.

Publisher - Jeevan Prakashan (Delhi).

Date - 1896

Pages - 76

Subjects - Maktoobaat-Moin uddin Hasan Sajzi; Tazkira Soofiya - Maktoobaat.

Author

با

افتخر احمد [illegible] گوہرگانی

دہلی Press

جیون پرکاش Pub

1896ء

عقدہ کشائے مشکلات عظیم | بسم اللہ الرحمن الرحیم
باعث ارشتری بہا طلبد | برکہ طالب بود بہ بنیاد این
کاتب بشناط ال... طلبد | ... طلبد

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

تذکرۃ الفقراء

دل اگر دانا بود دریں سخن اسرار ہست — حصہ اول — چشم گر بینا بود یوسف بہر بازار ہست

الحمد للہ و المنۃ بعد کہ دریں زمان مسعود و اوان محمود بتوفیق قادر ذو الجلال فی لیالی ابر و شتاء اشتغال بتالیف و تصنیف صوفی با صفا و سید تسلیم و رضا حضرت احمد اختر گورگانی نبیرہ اکبر حضرت سراج الدین ابو ظفر جنت مکانی

مع رسالہ

اسرار الواصلین ۱۳۲۶

یعنی مکتوبات حضرت افضل الفضلا اکمل الکملا برگزیدہ درگاہ رب العلمین حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری قدس سرہ العزیز الباری بنام نامی حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

مطبع چیوپرکاش دہلی میں چھپا ۱۳۲۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وثنا اوس غنی کو شایان ہے کہ جس نے حضرت عالی درجات فقر کو عشق اپنا عطا کر کے باعث
نجات ہم آلودگان لوث دنیا کا فرمایا اور درود و نامعدود فخر المرسلین پر کہ اوس کو پیشواے جمیع
اولیاء و اوتاد و اقطاب کا کیا اور اوس قدوہ انبیا نے فقر کو غنا پر اختیار کیا جیسا کہ ارشاد فرمایا۔
اَلْفَقْرُ فَخْرِی یعنے فقر بزرگی میری ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِی مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِی
مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِی فِی زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ ۔ یعنے بار خدایا زندہ رکھ مجھ کو مسکین اور موت دے
تو مجھکو مسکین اور اوٹھا تو مجھکو گروہ مسکین مین +

حضرت امام عبد اللہ یافعی فرماتے ہین کہ دو جملہ اول کے یعنے زندہ رکھ تو مجھکو مسکین اور موت
دے تو مجھکو مسکین واسطے بشارت مسکینون کے کافی تھے چہ جاے کہ اس بات کے کہ اوٹھا
تو مجھکو بیچ گروہ مسکینون کے اس مین زیادہ از حد بشارت واسطے مسکینون کے پائی جاتی
ہے خطران اموات کے پیشوایان دین یعنے پیروان رسول رب العالمین نے فقر کو غنا
پر ترجیح دیکر دستور العمل اپنا مقرر کیا بباعث چند در چند کے کہ تشریح اوس کی تطویل
سے نہین ہے بندہ احقر احمد اختر مقیم حال قصبہ کرانہ ضلع مظفر نگر خلف اکبر حضرت
میران شاہ محمد دار الجنت و لیعہد حضرت ابو ظفر سراج الدین
محمد بہادر شاہ ثانی طیب اللہ مرقدہ نے
چاہا کہ کچھ حال سلسلہ فقراے ہندوستان اشرف البنیان صاحب

سلسلہ کا مختصر طور پر برائے مطلع احباب کے بلاتسب شہرت ہووے اور جو کچھ کہ عالم سیاحی مین مشاہدہ اس ناکارہ خانمان آوارہ مین آیا اور سامعہ نے استفادہ اوٹھایا اوس کو کوشش تمام سے تصدیق کرکے تحریر مین لاکر نام اس مختصر کا تذکرۃ الفقرا رکھکر دو حصون مین تقسیم کیا ایک حصہ مین فقرائی اہل اسلام جنت مقام کا بیان ہے - اور دوسرے حصے مین فقرائے اہل ہنود صاحبان کا تذکرہ ہے امید ناظرین والاتمکین صداقت آگین سے یہہ ہے کہ اس ذرہ احقر کو دعاء خیر سے محروم نرکھکر سہو خطا جو کچھہ کہ وقوع مین آوے اغماض فرکرمین عطا سے معاف رکہین والسلام علی من اتبع الہدا ے

جاننا چاہیے کہ اس حصہ مین فقراء اسلامیہ کا بیان ہے

وہ اس طرح پر ہے کہ اول خرقہ درویشی درگاہ رب العزت سے جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واہل بیتہ وسلم کو عنایت ہوا۔

حضرت نے وہ خرقہ شریف حضرت امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کو دیگر دس صاحبون کو مرید اپنا فرمایا اُن سے راہ عرفان جاری ہوا وہ یہہ ہین

حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی حضرت علی رض حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح حضرت سعد بن وقاص رض حضرت سعید حضرت عبد الرحمٰن رض بن عوف اور موافق عقیدہ اہل سنت وجماعت کے یہہ دس صاحب بہشتی ہین قطعی - جیسا کہ مشہور ہین

دہ یار بہشتی اند قطعی ٭ ابوبکر و عمر علی و عثمان

طلحہ ہست و زبیر بو عبیدہ ٭ سعد ست و سعید عبدالرحمن

سلسلہ چار پیر اور ہفت گروہ اور چودہ خانوادون حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ہے - پس جناب امیر المومنین نے ستر صاحبون کو خرقہ خلافت عطا فرمایا

اون صاحبون نے چار پیر مقرر کئے اول پیر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔
دوسرے پیر امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ تیسرے پیر۔ حضرت خواجہ کمیل
بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ چوتھے پیر حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز
اور نزدیک بعض مشائخین کے اول پیر خواجہ حسن بصری دوسرے خواجہ کمیل
بن زیاد تیسرے حضرت خواجہ اویس قرنی چوتھے پیر۔ حضرت خواجہ حسن سری
سقطی۔ اور نزدیک بعض کبار کے اول پیر۔ خواجہ حسن بصری دوسرے پیر حضرت
خواجہ کمیل بن زیاد تیسرے عبداللہ مکی چوتھے عبداللہ سجری۔

کیفیت ہفت گروہ اسطرح پر ہے

اور ہفت گروہ حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا سے جاری ہوئے

اول گروہ کمیلیہ۔ حضرت خواجہ کمیل بن زیاد سے جاری ہوا۔
دوسرا گروہ بصریہ۔ حضرت خواجہ اویس قرنی سے۔
چوتھا گروہ قلندریہ۔ حضرت بدایون قلندر سے
پانچوان گروہ سلیمانیہ۔ حضرت سلیمان فارسی سے جاری ہوا۔
چھٹا گروہ نقشبندیہ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
ساتوان گروہ سریہ۔ حضرت خواجہ حسن سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوا ان گروہ
سے فقیر چار گروہ کے ہندوستان اشرف البلدان مین موجود ہین۔
باقی تین گروہ خرقہ پوش دیگر ممالک مین جاری ہین

کیفیت چودہ خانوادون کی یہہ ہے

کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کئی خلیفہ کئے۔ ایک تو حضرت خواجہ عبدالواحد
بن زید قدس اللہ سرہ دوسرے حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ خواجہ عبدالواحد
بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے پانچ خانوادہ جاری ہوئے وہ عموماً چشت کہلاتے ہین یہ ہین۔
زیدیہ۔ عیاضیہ۔ ادہمیہ۔ ہبیریہ۔ چشتیہ۔ اور نو خانوادہ خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ سے
جاری ہوئے۔ وہ عموماً قادریہ کہلاتے ہین۔ یہ ہین۔ حبیبیہ۔ طیفوریہ۔ کرخیہ۔ سقطیہ۔ جنیدیہ۔ گازرونیہ

سعدی

طوسیہ فردوسیہ سہروریہ

سلسلہ خانوادہ چشت کا اسطرح پر ہے

اول خانوادیہ زیدیہ ۔ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ سے جاری کہ خلیفہ خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے تھے ۲۷ صفر سنہ ۱۸۱ ہجری مین وفات پائی مرقد مبارک بصرہ مین ہے حضرت خواجہ کو استفادہ شیخ ابی عبات منصور ابن عمر السلمی الکوفی رحمتہ اللہ علیہ سے اور حضرت امام حسن رحمتہ اللہ علیہ سے بھی تھا ۔

دوسرا خانوادہ عیاضیہ ۔ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمتہ علیہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ عبدالواحد بن زید کے تھے یکم ربیع الاول سنہ ۱۸۷ ہجری مین انتقال فرمایا مزار گہربار مکہ معظمہ مین ہے اور حضرت کو استفادہ شیخ ابی عمران موسی الراعی رحمتہ اللہ علیہ سے تہا اون کو ارادت خواجہ اویس قرنی قدس اللہ سرہ العزیز سے تھی ۔

تیسرا خانوادہ ادہمیہ ۔ حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی قدس اللہ سرہ العزیز سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ فضیل رحمتہ اللہ کے تھے ۲۶ جمادی اول سنہ ۲۶۱ ہجری مین دنیا دون سے سفر فرمایا مزار مقدس بغداد شریف مین ہے ۔

چوتھا خانوادہ ہبیریہ ۔ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت خواجہ خدیفۃ المرعشی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے اور خلیفہ خواجہ ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ نے ۷ شوال سنہ ۲۸۷ ہجری مین انتقال کیا ۔ حضرت کو استفادہ خواجہ جنید بغدادی سے بہی تہا ۔

پانچوان خانوادہ چشتیہ ۔ حضرت ابو اسحاق چشتی قدس سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت مقتدائے دودمان چشتیہ پیشوائے خاندان قادریہ حضرت خواجہ مشتاد علو دینوری قدس اللہ سرہ العزیز کے تھے اور وہ خلیفہ خواجہ ہبیرۃ البصری رحمتہ اللہ علیہ کے ہوئے ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۳۲۹ ہجری مین وفات ہوئی ۔ مزار پر انوار قصبہ چشت علاقہ ہرات مین ہے ۔

سلسلہ خانوادون قادریہ کا اسطرح پر ہے کہ اول

خانوادہ حبیبیہ ۔ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز سے جاری ہوا ۔ کہ خلیفہ

خواجہ حسن بصری کے تھے ان حضرت نے کئے فقیر کئے یعنے خلیفہ۔ اول خواجہ عقیق عرف خفیف دوسرے حضرت خواجہ بایزید بسطامی عرف طیفور شامی تیسرے خواجہ داود طائی چوتھے شیخ فتح اللہ گازرونی پانچویں شاہ عبداللہ بن عوف گازرونی۔ یہ سب صاحب حبیبیہ کہلاتے ہین وفات خواجہ حبیب عجمی کی ۳ ربیع الاول ۱۵۶ھ ہجری مین ہوئی مرقد عجم مین

دوسرا خانوادہ طیفوریہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا آپنے کئی خلیفہ کئے۔

ایک تو حضرت شیخ مسعود خرقہ شکر بار دوسرے ابراہیم خرقہ خشت بار اور تیسرے شیخ محمود خرقہ ہزار میخی چوتھے شاہ عبداللہ مکی علم بردار پانچوین شاہ احمد خرقہ زندصوف یعنے حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ سرہ یہ سب حضرات طیفوریہ کہلاتے ہین۔ وفات طیفور شامی کی ۴ شعبان ۲۶۱ھ ہجری مین ہوئی مزار پر انوار بسطام مین ہے۔

تیسرا خانوادہ کرخیہ۔ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ داود طائی کے تھے اور وہ خلیفہ حبیب عجمی کے ہوئے ان کے پیرو کرخیہ کہلاتے ہین ۲ محرم الحرام ۲۰۰ھ ہجری مین انتقال فرمایا۔

چوتھا خانوادہ سقطیہ۔ حضرت خواجہ حسن سری سقطی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ معروف کرخی کے تھے انہون نے تین خلیفہ کئے ایک شاہ محمود بے سلسلہ دوسرے خواجہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ تیسرے خواجہ ابوالحسن نوری یہ صاحب سقطیہ کہلاتے ہین وفات خواجہ سری قدس اللہ سرہ سقطی کی ۳ ماہ رمضان المبارک ۲۵۳ھ ہجری مین ہوئی مزار بغداد مین ہے

پانچوان خانوادہ جنیدیہ۔ حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ سری سقطی کے تھے آپنے بھی کئی خلیفہ کئے اول خواجہ خواجگان خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ دوسرے خواجہ ابوبکر شبلی تیسرے شیخ علی رودباری چوتھے شاہ محمود پانچویں عثمان مغربی بے سلسلہ چھٹے حضرت شاہ محی الدین منصور عرف حلاج بے سلسلہ ساتوین شاہ وفاق بے سلسلہ آٹھوین شاہ رومی بے سلسلہ یہ سب صاحب جنیدیہ کہلاتے ہین۔ وفات خواجہ جنید کی ۲۷ رجب المرجب ۲۹۷ھ ہجری مین ہوئی مزار گہربار بغداد شریف مین ہے

چھٹا خانوادہ گازرونیہ - حضرت خواجہ ابواسحاق گازرونی سے جاری ہوا کہ خلیفہ جنید بغدادی کے تھے انہوں نے تین خلیفہ کئے اول شیخ احمد کہ مقبول و درگاہ مرشدی تھے دوسرے شیخ احمد یہ دونو صاحب بے سلسلہ رہے تیسرے خواجہ قطب الدین عبدالمجید یہ تینوں صاحب گازرونیہ کہلاتے ہیں وفات خواجہ ابواسحاق گازرونی کی ۴۲۹ھ سنہ ہجری میں ہوئی اور شاہ عبداللہ خفیف گازرونی کے جو خاص فقیر ہیں وہ گازرونی کہلاتے ہیں -

ساتواں خانوادہ طوسیہ - حضرت خواجہ ابوالفرح طرسی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ عبدالواحد عزیز یمنی کے تھے اور وہ خلیفہ شیخ ابوبکر شبلی کے تھے اور وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے تھے پس حضرت خواجہ ابوالفرح طرسی نے حضرت شیخ ابوالحسن قریشی ہنکاری کو فقیر کو کیا اور اون سے شیخ ابوسعید مبارک مخزومی ہوئے اون سے نعمت معرفت حضرت غوث ربانی سرچشمہ حقائق پیران پیر دستگیر سید محی الدین عبدالقادر گیلانی - قدس اللہ سرہ کو ملی یہ سب حضرات طوسیہ کہلاتے ہیں - وفات خواجہ ابوالفرح کی ۴۴۷ھ سنہ ہجری میں ہوئی -

اٹھواں خانوادہ فردوسیہ - حضرت شیخ نجیب الدین کبرا فردوسی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت شیخ وجیہ الدین ابوحفص کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ اسود احمد دینوری قدس اللہ سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ ممشاد علو دینوری قدس سرہ کے تھے وفات شیخ ابونجیب کبیرا فردوسی کی ۶۱۸ھ سنہ ہجری میں ہوئے -

نواں خانوادہ سہروردیہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ شیخ ضیاء الدین کے تھے اور وہ خلیفہ شیخ ابونجیب عمر کے اور وہ خلیفہ خواجہ ممشاد علو دینوری کے اور وہ خلیفہ خواجہ جنید کے تھے -

دوسرا سلسلہ - ان اس طرح پر ہے کہ شیخ شہاب الدین سہروردی خلیفہ حضرت پیران پیر کے اور خلیفہ شیخ الاسلام شیخ ابوسعید مبارک مخزومی کے انہوں نے بہت سے خلیفہ کئے جیسے صوفی حمید الدین ناگوری اور حضرت شاہ ترکمان بیابانی دہلوی غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی وغیرہ وفات حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی ۶۳۲ھ سنہ ہجری میں ہوئی

مزار شریف بغداد میں ہے

بیان ان گروہ کا کہ جو خانوادہ چشت سے نکلے ہیں

اول گروہ خضرویہ۔ حضرت خواجہ خضرویہ قدس اللہ سرہ العزیز سے جاری ہوا۔ کہ وہ خلیفہ خواجہ حاتم الاصم قدس اللہ سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ شقیق بلخی قدس اللہ سرہ کے وہ خلیفہ خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی قدس اللہ سرہ کے وفات خواجہ احمد خضرویہ کی سنہ ۲۴۰ ہجری میں ہوئی

دوسرا گروہ چشتیہ۔ حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی قدس اللہ سرہ سے لقب پایا اور ختم حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری چشتی ہند الولی رحمۃ اللہ علیہ عطائے رسول تک ہوا وفات خواجہ ابو اسحاق چشتی کی ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۳۲۹ ہجری میں ہوئی مزار شہر عکہ بلاد شام میں ہے اور سلسلہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا اس طرح پر ہے کہ خواجہ بزرگ خلیفہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ کے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ کے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی قدس اللہ سرہ اور خلیفہ ابو محمد ابدال چشتی قدس اللہ سرہ کے اور وہ خلیفہ خواجہ ابو احمد ابدال چشتی کے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے وفات حضرت خواجہ بروز دوشنبہ ۶ رجب سنہ ۶۳۳ ہجری میں ہوئی مزار پر انوار اجمیر شریف میں ہے۔

تیسرا گروہ کرمانیہ۔ حضرت شاہ عبد اللہ کرمانی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ بزرگ کے تھے ولایت بنگالہ ان ہی کو ملی تھی سن وفات نہیں ملا۔

چوتھا گروہ کریمیہ۔ حضرت پیر کریم سیلوقی سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ بزرگ کے تھے سنہ ۳۶۳ ہجری میں وفات ہوئی۔

پانچواں گروہ صابریہ۔ حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ عالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ اعظم حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی کے

یہ در ملفوظ حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی ... واللہ اعلم ۱۲ منہ

اور وہ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی کے ہوئے وفات خواجہ علی احمد صابر قدس
سرہ کے ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ ہجری میں ہوئی مزار پیران کلیر شریف میں ہے اس گروہ میں پیرجی
سید عبداللہ دہلوی اور شاہزادہ مرزا قایم الملک چشتی صابری بنیہ حضرت جد امجد ابوظفر
سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ طیب اللہ تربتہ کامل وقت اور صاحب سلسلہ اور
مشہور فقیر ہیں مرید حافظ محمد حسین صاحب عرف حافظ بانکے کے اور وہ مرید حضرت
موسی مانک پوری کے اور وہ مرید حضرت سید اعظم روپڑی کے وہ مرید محمد سید سالم
کے اور وہ مرید حضرت سید میران بہیکہ قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شاہ ابوالمعالی کے
وہ مرید حضرت شیخ داؤد گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی کے وہ مرید حضرت
شاہ ابوسعید قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ نظام الدین بلخی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت
شیخ محمد تہانیسری کے اور وہ مرید حضرت خواجہ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ کے اور
وہ مرید حضرت شیخ محمد عارف رودلوی کے وہ مرید حضرت خواجہ شیخ احمد عبدالحق رودلوی
قدس سرہ کے وہ مرید حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت
علی احمد صابر قدس سرہ کے اور سید عبداللہ دہلوی کا سلسلہ خواجہ ابوسعید جی سے اس طرح ملتا ہے
کہ پیرجی سید عبداللہ مرید و فرزند حضرت صابر علیشاہ دہلوی کے وہ مرید حضرت شیخ محمد دہلوی کے
وہ مرید حضرت شیخ محمد رام پوری قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ ابوسعید چشتی قدس سرہ کے

ساتواں گروہ قلندریہ ۔ حضرت شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی قدس سرہ[1] سے
جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت شیخ شہاب الدین عاشق خدا تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ امام الدین
ابدال کے وہ خلیفہ حضرت بدرالدین غزنوی کے وہ خلیفہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی کے وفات حضرت قلندر صاحب کی ۱۳ رمضان ۷۲۴ھ ہجری
میں ہوئی مزار آبادی پانی پت میں ہے۔

آٹھواں گروہ نظامیہ ۔ حضرت محبوب الہی خواجہ سلطان المشائخ نظام الدین اولیا زر زری
زر بخش دہلوی قدس سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ سجادہ نشین حضرت شیخ فریدالدین گنج
شکر قدس سرہ کے تھے ۱۷ ربیع الآخر بروز چارشنبہ ۷۲۵ھ ہجری میں وفات پائی مرقد قدس

[1] اس خاندان میں حاجی حرمین شریفین حضرت حاجی امداد اللہ صاحب تہانوی سلمہ اللہ تعالی صاحب باطن اور کامل وقت ہیں اور

نواح شاہجہان آباد مین مشہور ہے درگاہ نظام الدین اولیا
نوان گروہ مخدومیہ۔ حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی سے جاری ہوا۔ کہ
خلیفہ اعظم حضرت مخدوم شمس الدین ترک پانی پتی کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت مخدوم علی
احمد صابر قدس سرہ کے آپنے بیس خلیفہ کئے اون مین سے ایک تو حضرت شیخ احمد عبد الحق
توشہ ردولوی قدس سرہ دوسرے حضرت شیخ بہرام سید ولوی کہ ہزارون مجنون اور سحر آلودہ
آستانہ شریف پر حاضر ہوکر صحت پاتے ہین تیسرے حضرت خواجہ عبد القادر کہ فرزند
کلان بھی حضرت کے تھے اور سو برس والد اپنے کے انتقال فرما گئے تھے مزار اون کا
قصبہ پانی پت مین مشہور محلہ رانیان متصل مزار والدہ شریفہ کے واقع ہے۔ باقی بسبب
طوالت اس مختصر کے حالات اور خلفا سے اس جگہ قاصر رہا مگر اس وقت مین بھی حضرت کی اولاد
سے چند صاحب ایسے موجود ہین کہ گویا آپکی کرامات کا نمونہ باقی ہے یعنی اولاد خواجہ عبد القادر
فرزند اکبر حضرت سے سراج الفقرا افضل العلما افتخار الفضلا ممدوح منظور بارگاہ اہل اللہ مخدومنا
و مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب کیرانوی کہ جو آج ہفت اقلیم مین مشہور ہین اور مکہ معظمہ مین
بحالت مدرسیہ مدرسہ دریاط بصرف زر کثیر تعمیر کرا کے علما و فقرا ملازم رکھکر بذات ستودہ صفات خود
بھی شروع علوم دین مصروف ہین اور عرصہ بیس سال کا گذرا کہ حسب طلب سلطان عبد العزیز
خان شہید مغفور استنبول تشریف لیگئے تھے بعد قیام سہ سال عذر ضعیفی اپنی کا کرکے بیت اللہ
شریف مین چلے آئے تھے اب عرصہ دو سال کا گذرتا ہے کہ پھر حسب طلب حضرت سلطان المعظم
عبد المجید خان خلد اللہ ملکہ کے استنبول تشریف لے گئے تھے بعد قیام چند ماہ
پھر تشریف مکہ معظمہ مین لے آئے اور کتاب ازالۃ الاوہام مصنفہ آنجناب کہ ترجمہ اس کا
عربی مشہور بہ اظہار حق ہے چند مرتبہ عربی اور ترکی بمقام مصر تقالب طبع آیا اطراف عالم مین
مشہور ہے اللہ تعالی اوس ذات بابرکات کو ابدالآباد رکھے اور اس ذرہ اصغر کو پھر اونکی
زیارت سے مشرف فرماوے سلسلہ نسب آپ کا حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی
سے اس طرح ملتا ہے مولوی رحمت اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالی خلف مولوی خلیل الرحمن ابن
پیرجی شیخ نجیب اللہ ولد پیرجی شیخ حبیب اللہ ولد شیخ عبد الرحیم ولد پیرجی شیخ قطب الدین

ابن پیرجی شیخ فضیل ابن پیرجی دیوان عبدالرحیم ولد پیرجی عبدالکریم المخاطب بحکیم مینا کہ معالج
جد امجد حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے تھے ابن حکیم شیخ حسن ابن خواجہ عبدالصمد
ابن خواجہ بوعلی ابن خواجہ یوسف بن حضرت خواجہ عبدالقادر قدس سرہ ابن حضرت مخدوم
جلال الدین کبیر الاولیاء دوسرے پیرجی امام الدین صاحب کہ نہایت حسین اور خلیق اور
تنہائی پسند اور بابرکت آدمی ہیں نستعلیق عمدہ لکھتے ہیں چنانچہ تین کتب ان کی تحریر کی ہوئی
فقیر کے پاس موجود ہیں ایک تو مطب میر حسن دہلوی دوسری شفاء العلیل۔ تیسری تکملہ
ہندی اور سلسلہ نسبی ان کا بھی مخدوم صاحب سے اس طرح ملتا ہے یعنے پیرجی امام الدین
ولد پیرجی عین الدین ابن پیر شیخ معین الدین ابن شیخ غلام محی الدین ابن حکیم شیخ وجیہ اللہ
کہ طبیب حاذق اور میرے جد بزرگ حضرت عالمگیر ثانی بادشاہ کے معالج تھے ابن
حکیم شیخ امام الدین ابن حکیم شیخ نجم الدین ابن پیرجی شیخ قطب الدین مسبوق الذکر اور وفات
حضرت مخدوم جی کی ۱۳ ربیع الاول ۷۶۵ھ ہجری میں ہوئی مزار آبادی پانی پت میں
واقع ہے باقی حالات دیگر صاحبزادگان کا بجہت اختصار تحریر میں نہ آیا سلسلہ نسبی آپکا
مخدومیہ اور سلسلہ خلفای مخدومیہ صابریہ مشہور ہے حضرت مخدوم جی کے معتقدان
اور مریدان کرانہ سے حضرت سید غریب اللہ شاہ کہ ہمزمانہ حضرت جد امجد اورنگ ترتیب
عالمگیر بادشاہ تھے بڑے باکمال گذرے ہیں اور آپ کی اولاد سے اس وقت جو آپکے سجادہ
نشین ہیں یعنے سید کبیر علی صاحب نیک بخت اور تہجد گذار ہیں سلسلہ اون کا شجرہ صفحہ
فقیر سے معلوم ہو جائیگا مزار آپ کا بیچ آبادی قصبہ کرانہ کے واقع ہے۔

دسواں گروہ حسامیہ۔ حضرت مخدوم حسام الدین مانک پوری سے جاری ہوا۔
کہ خلیفہ شیخ نور الدین قطب عالم کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ علاء الدین بنگالی کے
اور وہ خلیفہ حضرت سراج الدین عثمان ملقب بہ اخی سراج قدس سرہ کے اور وہ خلیفہ
حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ کے وفات حضرت کی ۸۵۲ھ ہجری میں ہوئی

گیارہواں گروہ نظام شاہی۔ حضرت شیخ نظام الدین نارپوری قدس سرہ سے
جاری ہوا۔ کہ شیخ خاتون چشتی قدس سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ حسین

ناگور کے وہ خلیفہ حضرت شیخ اسماعیل کے وفات حضرت نظام الدین نارنولی سنہ ۹۹۹ ہجری مین ہوئی مزار نارنول مین اس گروہ کے فقیر جو کہ شاہی بھی کہلاتے ہین شاہ چوکہا مرید حضرت شیخ نظام الدین نارنولی کے تھے اور قوم سے چرکا دت میواتی تھی - ان کا مزار ملک میوات مین موجود ہے بندہ بھی زیارت سے مشرف ہوا ہے -

بارہوان گروہ قلندر شاہی - حضرت عزیز مکی سے جاری ہوا - کہ خلیفہ حضرت حضر رومی کے تھے وہ خلیفہ حضرت شاہ قطب الدین بنیادلی کی وہ خلیفہ حضرت شیخ عبدالسلام کے وہ خلیفہ حضرت خواجہ عبدالقدوس گنگوہی کے قدس سرہ - سن وفات نہین ملا -

تیرہوان گروہ جلیلیہ - حضرت پیر جلیل سے جاری ہوا مزار ان کا درمیان لکھنو کے واقع ہے اور کچھ نیاز بانی ہے اس گروہ کے فقیر ملک اودھ مین اکثر ملاقی ہوئے اور سلسلہ بھی ملا مگر بعد مین وہ تلف ہوگیا اور سنہ ۱۰۱۲ ہجری مین انتقال فرمایا -

چودہوان گروہ حمزہ شاہی - حضرت شیخ حمزہ سے جاری ہوا - کہ اولاد سے حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی قدس سرہ کے تھے اور مرید محمد گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ اعظم دیار ہمدم حضرت سراج السالکین عمدۃ العارفین شیخ نصیرالدین چراغ دہلی کے اور وہ خلیفہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا کے وفات شیخ حمزہ کی سنہ ۹۵۰ ہجری مین ہوئی اور حال حمزون کا صحیح کچھ معلوم نہین ہوا - مختلف بیان سے تسکین نہین ہوئی -

پندرہوان گروہ فخریہ - سرچشمہ اصلحا خلاصۂ فضلا فخر الفقرا عاشق رب العالمین حضرت مولانا و مرشدنا مولوی محمد فخرالدین فخر جہان چشتی نظامی والقادری والسہروردی شاہجہان آبادی قدس اللہ اسرارہم سے جاری ہوا - کہ حضرت عظام مشائخ وکبرائے خلفائے حضرت خواجہ مولانا نظام الدین اورنگ آبادی والد ماجد اپنے کے تھے اور سلسلہ نسبی حضرت کا از طرف پدر بزرگوار حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ سے ملتا ہے اور سلسلہ از طرف مادر حضرت سید السادات سید محمد گیسو دراز قدس سرہ تک پہونچتا ہے ولادت با سعادت حضرت کی سنہ ۱۱۲۶ ہجری مین بمقام اورنگ آباد ہوئے جس وقت حضرت تولد ہوئے ہین حضرت شیخ کلیم جہان آبادی قدس سرہ دادے پیر حضرت کے وہین تشریف رکھتے

تہے مولانا نظام الدین والد حضرت کے حضرت کو لیکر شیخ کی خدمت مین آئے شیخ نے حضرت
مولانا کو گود مبارک مین لیکر مولینا فخر الدین نام رکہا یعنے حضرت کے لئے اول لفظ مولانا م
شیخ کلیم اللہ نے فرمایا اور آپنے ملبوس خاص سے پیرہن واسطے حضرت کے تیار کرکے
زیب کرایا غرض کہ جب عمر شریف حضرت مولانا فخر کے سات برس کی ہوئی تو آپ نے سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ پانچ دانہ قہوا مجہے عنایت کئے جب حضرت بیدار ہوئے
تو پایا پانچ دانہ قہوہ دست مبارک مین پائے صبح کیوقت حضرت مولانا نظام الدین والد حضرت
کے لئے از راہ کشف معلوم کرکے تشریف لاکر فرمایا کہ اے فرزند عطیہ رسول مقبول تمہا کہانا۔
اور باپ کو اوس سے محروم رکہنا نہ چاہئے پس حضرت نے دو دانہ تو اون مین سے نوش
کرلئے تھے باقی ماندہ تین دانہ والد اپنے کے آگے پیش کئے جب عمر شریف سولہ برس کی
ہوئی علوم ظاہری سے الفراغ ہوا اوسی عرصہ مین والد حضرت آٹھہ برس تک ریاضت
اور عبادت شاقہ مین مصروف ہوئے اور بعد پچیس سال رونق افروز دہلی ہوئے اور درس
تدریس ظاہری اور باطنی مین مشغول ہوئے بعد چندے پاپیادہ بہمراہی حضرت شیخ نور محمد مہیل
قدس سرہ اور میر کلو اور خوشحال علام پاک پٹن آئے زیارت مزارات سے مشرف ہوکر لاہور
تشریف لے گئے اور میر محرم علی نقشبندی سے ملاقات کرکے چندے اوپر مزار حضرت مخدوم
گنج بخش ہجویری قدس سرہ کے معتکف رہے اور فیض حاصل کیا ۔ اور اوپر جملہ مزارات
لاہور خصوص حضرت میان میر کے کہ مرشد حضرت دارا شکوہ قادری کے تھے فاتحہ پڑہکر دہلی
تشریف لائے اور حضرت اکبر بادشاہ اور حضرت ابو ظفر بہادر شاہ کہ اوس وقت مین ولیعہد
تھے اور دیگر شہزادگان و امرایان اور بتاریخ ہفتم جمادی الثانی ۱۱۹۹ھ ہجری مین مقام شاہجہان آباد
مین وفات پائی مزار گہربار متصل دروازہ مجہر آستانہ فیض نشانہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی قدس سرہ بیچ قصبہ مہرولی متصل شاہجہان آباد کے واقع ہے
فضایل حضرت کے دیکہنے مناقب الفخریہ سے کہ جو تالیف نواب نظام حیدرآباد دکن کے ہے اور دیگر
کتب مطولہ سے معلوم ہوسکتے ہین مگر ایک نقل کہ مین نے اپنے بزرگون سے سنی ہے اور کسی کتاب
مین نہین دیکہی تبرکاً تحریر کرتا ہون ۔

نقل کرتے ہین - کہ ایک صاحب روسار دہلی سے کہ با علم باشرع تھے حضرت سے بیعت ہوئے مگر بوجہ سماع کے اون کے عقاید مین فرق آیا ایک روز رئیس پالکی مین سوار ہوکر بخدمت حضرت سید ظفر علیشاہ کہ پہاڑ گنج مین رہتے تھے اور مشہور وقت تھے آئے یہہ حضرت مرتبہ ابدالیت رکہتے تھے غرضکہ اثنای گفتگو مین لفظ شکایت مولانا کا وہ زبان پر لائے سید صاحب کو ناگوار گذرا رئیس صاحب سے ارشاد کیا کہ تھوڑا پانی لاو حسب الارشاد وہ ایک کوزہ مین پانی لائے سید صاحب نے اوس پانی سے کلی کر کے فرمایا - کہ اسے دیکھو اونہوں نے اوسے دیکھا اور چپ ہو رہے غرضکہ دوسری کلی پر ہنسے اور تیسری کلی پر بیہوش ہوکر تڑپنے لگے پس ملازمان رئیس صاحب نے اپنے آقا کو اوسی حالت مین پالکی مین ڈال کر مکان پر لائے تین روز تک وہی بیہوش رہے چوتھے روز اون کی لواحق اونہین حضرت مولانا کی خدمت مین لاکر عرض کیا - کہ یہہ آپ کے مرید ہین آپ ہی الکا علاج ہوگا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ سید ظفر علیشاہ کہ آج جنید وقت اور ہندوستان کی اہل خدمت مین اونہی کے مکان پر یہہ وقوعہ گذرا ہے وہی کچھہ چارہ کرین گے غرضکہ بموجب ارشاد والا رئیس صاحب کو میان سید ظفر علی شاہ قدس سرہ کے مکان پر لائے آپنے بنظر الطاف اونہین دیکھا اسی وقت وہ تو صحت یاب ہوکر وہان سے چلے آئے اور بعد تہوڑے عرصے کے حضرت مولانا سید صاحب کے پاس آئے اور کیفیت اوس شخص کی دریافت کی سید صاحب نے ہنسکر کہا کہ کیا تم پوچھتے مجہہ سے ہو وقت رخصت کے سید صاحب نے مصافحہ کو ہاتہہ بڑھایا اور کہا کہ بندہ تو دار فانی سے رخصت ہوتا ہے اپنی امانت لے لیجئے بس حضرت مولانا تو بامراد مکان سکونہ بمقام شیش محل تشریف لائے اور سید صاحب نے اوسی شب کو انتقال فرمایا مزار سید صاحب کا پہاڑ گنج مین مشہور ہے -

ذکر حضرت مولانا و مرشدنا سید ضیاء الدین عرف میر محمدی دہلوی قدس سرہ

کہ سادات و روسار ذوی الاحتشام و علمار عالی مقام دہلی سے تھے عالم شباب مین حضرت مولانا فخر الدین فخر جہان سے بیعت تھے اور خرقہ خلافت حاصل کیا اور واسطے تحصیل کرانے علم الہی کے اوپر شاہزادگان والا شان و دیگر مریدان و معتقدان حضرت پیر و مرشد

اپنے کے مقرر ہوئے چنانچہ جد فقیر نے بہی حضرت سے اکتساب علم معرفت کیا تہا۔ اور بہت سے شاہزادہ اور امرائے سلطانی بیعت مین آئے تھے اور بعضون نے خرقہ خلافت بہی حاصل کیا جیسے میرے پیر مرشد برحق حضرت مرزا درش بخت قدس سرہ اور میرے والد اور مرزا خجستہ بخت عم شاہ وشاہزادہ سلیم برادر شاہ وفات حضرت کی ۱۲۴۲ھ ہجری مین ہوئی مزار گہر بار درمیان شاہجہان آباد کے متصل چتلی قبر کے واقع ہے تا ایام عہد حضرت ظل سبحانی عرش شریف مین حاضر ہوتے تھے یہ فقیر بہی ایک دو مرتبہ ہمرکاب حاضر عرس شریف ہوا ہے حضرت کو نعمت اپنے ماموں صاحب سید فتح علی شاہ دہلوی قادری سے بہی پہونچی تہی مزار سید علی شاہ کا بمقام پہاڑی اندرون شاہجہان آباد کی زیارت گاہ خواص وعام ہے۔

ذکر حضرت مولانا خواجہ نور محمد مہاروی چشتی فخری۔ کہ حضرت خلفاء اعظم وہمجلیس ہمدم حضرت مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ کے تھے اوصاف حمیدہ حضرت کے بارہا میرے جد امجد بہی بیان کرتے تھے ایک روز فرمایا کہ ایک وقت بہت سے مریدان ومعتقدان حضرت مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ کے خدمت بابرکت مین حاضر تھے اور مین بہی اوس وقت موجود تہا کہ اثنار گفتگو مین حضرت خواجہ محمد قدس سرہ کا بہی ذکر آگیا حضرت مولانے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس ایک روٹی تہی اوس مین سے آدہی تو نور محمد پنجابی لیگیا اور باقی آدہی مین سے ٹکڑا ٹکڑا تمہارا اس کا حق ہے اور میر محمدی نے اپنی کمائی بہی بہت کچہہ جمع کر لی ہے اور میری کمائی مین جو کچہہ اون کا حصہ تہا وہ پہلے ہی لے چکے استغنائی کے ساتہہ ایام گذاری کرتے ہین وفات حضرت مولانا نور محمد قدس سرہ کے ۱۲۰۵ھ ہجری مین ہوئی مزار موضع تاج سرور مہاران مین ہے مولانا نور محمد صاحب سے دس صاحبونکو خرقہ خلافت پونچا اول حضرت قاضی محمد عاقل صاحب دوم حضرت شاہ سلیمان صاحب تونسوی سوم خواجہ نور محمد نارووالی چہارم خواجہ حافظ جمال ملتانی وحافظ غلام حسین جہلاد ہنی ومولوی مسعود مہانگے والے وحافظ غلام کبیری والے وحافظ غلام ناصر پیش امام و سید عارف شاہ پاک پٹنی وشیخ جمال محمد چشتی۔

ذکر حضرت مولانا خواجہ محمد سلیمان چشتی فخری نظامی قدس سرہ

جائے مولد حضرت کا موضع گرگوجی ہے۔ اپنے بمقام تہن کوٹ مدرسہ حضرت قاضی محمد عاقل میں تحصیل علم ظاہری کیا تہا اور ایام طالب علمی میں حضرت خواجہ مولانا نور محمد قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور چند سال بحضور پیر مرشد رہکر علم معرفت کی تکمیل کے بعد عطائے خرقہ خلافت حسب الارشاد پیر روشنضمیر بمقام تونسہ شریف مقام فرماکر ہدایت خلق اللہ میں مصروف ہوئے بہت سے اشخاص کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ اون سے ایک تو شیخ محمد ایلہ خرید عصر تھے دوسرے حافظ محمد علی خیرآبادی تیسرے مولوی محمد علی کہ بمقام کہڈہ تشریف رکہتے تھے اور میان عبداللہ شاہ وغیرہ۔

پس بعدہ واسطے زیارت مزارات حضرت مقتدائے دودمان چشتیہ خصوص واسطے زیارت پرانوار حضرت مولانا محمد فخرالدین قدس سرہ کے شاہجہان آباد میں تشریف لائے۔ فقیر کے جد امجد حضرت ابوالظفر سے ملاقات فرمائی اور بعد زیارت مزارات وحصول استفادہ روح پاک حضرت مولانا ممدوح کے بوطن مالوف بمقام تونسہ شریف مراجعت فرمائی بعد از چند تاریخ ہفتم صفر روز پنجشنبہ ۱۲۲۷ ہجری بعمر یکصد سال اس دار ناپایدار سے سفر فرمایا بعد حضرت کے بیرہ حضرت یعنی حضرت شاہ اللہ بخش صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ زیب مسند طریقت ہوئے اللہ تعالیٰ ان بزرگوار کو ہمیشہ سلامت باکرامت رکہے اس آخری وقت میں ذات ستودہ صفات بہی گویا مولانا کی کرامات کا نمونہ ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ نیاز احمد چشتی فخری بریلوی قدس اللہ اسرارہم

کہ اعظم اولیاء متاخرین وکبرا خلفاء راشدین حضرت مولانا محمد فخرالدین کے تھے ان کے والد کا نام سید حاجی حکیم شاہ رحمت سرہندی ہے آپ سرہند میں پیدا ہوئے اور بعد سن تمیز کے آپ کی والدہ نے آپ کو حضرت مولانا محمد فخرالدین کے سپرد کیا حضرت نے بکمال شفقت اور کوشش علوم ظاہری اور باطنی سے انکو آراستہ کیا بعمر تیس برس حضرت مولانا سے بیعت ہوئی اور بعد کوشش چند سال کے باطنی فائز ہوئے اور بعد عطائے خرقہ خلافت پیشگاہ حضرت مولانا سے مامور بخطہ بریلی ہوئے اور ہدایت خلق اللہ میں مشغول ہوئے ذات

ذات برکات سے ایک فیض عام جاری ہوا اور بہت سے صاحبوں کو خرقہ خلافت عطا کیا - جیسے
مولانا نظام الدین فرزند اکبر و سجادہ نشین حضرت اور مولانا نصیر الدین صاحبزادہ حضرت اور
مولوی محمد عبد السمیع اور مسکین شاہ دہلوی اور آغاجان صاحب الہ آبادی اور دوسرے
آغا صاحب ولادت حضرت کی ۱۱۷۰ھ ہجری میں ہوئی اور وفات ۶ رجادی الثانی ۱۲۵۰ھ
ہجری میں ہوئی مزار بانس بریلی میں ہے -

ذکر حضرت مولانا شاہ غلام فرید صاحب چشتی فخری مرشد نواب بہاولپور و مرزا محمود شاہ جامع سلاسل فخریہ سلمہ تعالی

یہ صاحب بھی خاندان فخریہ میں غنیمت ہے ذات بابرکات سے فیض عام جاری ہے سبحان اللہ
اخراجات حسنات آپ کے زبان زد خاص عام ہیں - سچ ہے کہ سخاوت جز اعظم فقر ہے اور
کیوں نہو آخر تو حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیاء زر زری زر بخش کی کہ صاحب
سجادہ ہیں سلسلہ حضرت کا اس طرح پر ہے کہ حضرت مولانا شاہ غلام فرید صاحب خلیفہ اعظم
حضرت شاہ غلام فخر الدین سپرد برادر کلاں اپنے کے وہ خلیفہ اکبر حضرت خواجہ خدا بخش
علیہ الرحمۃ کے اور وہ خلیفہ اکمل حضرت شریعت پناہ قاضی محمد عاقل قدس سرہ کے وہ خلیفہ رشید
حضرت مولانا نور محمد مہار قدس سرہ کے اور وہ خلیفہ و ہمدم حضرت مولانا محمد فخر الدین فخر جہان
دہلوی قدس سرہ کے ۱۲۹۳ھ ہجری میں حضرت واسطے زیارات مزارات دہلی بتقریب عرس حضرت
سلطان المشایخ جب دہلی تشریف لائے تو ہزاروں اشخاص دولت دین اور دنیا سے
بہرہ مند ہوئے اور ولادت باسعادت حضرت کی ماہ ذیقعد ۱۲۶۱ھ ہجری بمقام چاچڑاں
شریف وقوع میں آئے -

ذکر پیر و مرشد راقم حضرت مرزا روشن بخت گورگانی چشتی فخری قدس اللہ سرہ

حضرت طفولیت ہی سے عابد اور پابند شریعت تھے جب سن بلوغ کو پہونچے تو حضرت
مولانا علاؤالدین میر محمدی دہلوی قدس سرہ سے بیعت ہو کر بائیس
برس کی عمر میں خرقہ خلافت حاصل کیا اور غنا کو ترک کرکے فقر اختیار کیا - اور عمر عزیز کو یاد

آلہی مین ساتہ پابندی سنت نبوی کے بسر فرما کر ۱۲۵۰ھ بمقام فریدآباد نواح دہلی مین انتقال فرمایا
ذات بابرکات سے صدہا آدمی فیضیاب ہوئے اور خلفاء حضرت سے جن صاحبون کے نام
کہ فقیر کو یاد ہین شجرہ راقم مین تحریر ہون گے فاید بوجہ انقلاب زمانہ وقت انتقال حضرت
کے فقیر موجود نہ تہا۔ مگر بعد از چندی مینے اور دیگر صاحبان معتقدان نے مزار شریف کا
حال دریافت کیا تو باشندگان قصبہ بذائے وفات ہونا فریدآباد مین اور دفن کرنا املی والے
تکیہ مین بیان کیا اور نشان مزار شریف کہا کہ ہم بہول گئے کہ کس املی کے نیچے دفن کیا
تہا غرض جس کسی سے دریافت کیا تو باشندگان قصبہ بذائے وفات ہونا فریدآباد مین اور
دفن کرنا املی والے تکیہ مین بیان کیا اور نشان مزار شریف کو کہا کہ ہم بہول گئے کہ کس املی
کے نیچے دفن کیا تہا غرض جس کسی سے دریافت کیا اوس نے یہی بیان کیا۔ بلکہ تکیہ دار
فقیر رہتے ہی اوسی قول کی تائید کی میرے نزدیک حضرت نے تمام عمر مین کوئی امر
خلاف شریعت نہین کیا۔ اور اس وقت مین جہال مزارات بزرگان پر جاکر وہ وہ
امر کرتے ہین کہ جو خلاف شریعت ہین۔ کیا عجب ہے کہ خداوند کریم نے نشان مزار
حضرت کا اپنے بندون کے دل سے محو کر دیا ہو۔ نقل۔ چچا فیروزشاہ خلف شاہزادہ
مرزا سلیم مغفور۔ ناقل ہین کہ ایک مرتبہ ناظر قلعہ معلے نے بحضور شاہ عرض کیا کہ دربانان
دروازہ دہلی قلعہ معلے نے بیان کیا کہ جس وقت ہم دروازہ کھولتے ہین۔ مرزا روشن بخت
کو باہر دروازہ کے کہڑا پاتے ہین۔ اتفاقاً اطلاع کرتے ہین۔ جناب اقدس فدوی سمجہا۔
کہ شب کو مرزا روشن صاحب شہر میں رہا کرتے ہین اور علی الصباح آجاتے ہین اس
امر کا فدوی کو خیال ہوا۔ اور دو خواجہ سرا واسطے تفحص حال کے پوشیدہ طور پر مرزا
صاحب کے مکان پر متعین کئے کہ دیکہین یہ کیا ماجرا ہے غرض شب کو باہر جانا ثابت نہوا
بلکہ سنا کہ مرزا صاحب بعد نماز عشا کے تہوڑی دیر قیلولہ کرتے ہین۔ باقی تمام شب
تا اول وقت نماز صبح کے عبادت مین رہتے ہین۔ یہ معاملہ قابل گذارش تہا اس واسطے
عرض کیا۔ چچا صاحب مغفور فرماتے ہین کہ مین بہی اوسوقت حاضر تہا۔ حضور نے
ارشاد فرمایا۔ کہ ہرگز اون کی نگرانی نہ کیجائے وہ شخص اہل خدمت ہے۔ پس جب یہ راز فاش ہوا

تو حضرت نے محل مسکونہ اپنا آبائی کہ جو قلعہ معلی مین تہا اوسے ترک کرکے آبادی شہر مین بمقام باغ اعظم خان کہ اکثر اوس محلہ مین غریب لوگ رہتے جاتے تھے اور اپنی آمدنی مین سے قدرے برائے سد رمق رکھ لیا تہا۔ باقی کل جایداد منقولہ وغیر منقولہ عیال اطفال اپنے کے سپرد کر دیا تہا۔ اور تا ایام غدر نماز صبح اول وقت جامع مسجد مین ادا کی اور یہہ حضرت کا شغل تہا کہ اوس محلہ کی بیوگان و پردہ نشینان کا جو کار ہوتا تہا۔ طریقہ مسنون سمجھکر کیا کرتے تھے یہان تک کہ بعض مستورات بکری اور مرغی اور سوت وغیرہ واسطے فروخت کرنیکے دیتی تہین ایسی قسم کی چیزین چوک پر گذری مین بکا کرتی تہین حضرت کو کسی نے چوک پر کچھہ فروخت کرتے نہین دیکہا اور یہہ بہی قاعدہ تہا کہ راستہ مین جو شخص ملاقی ہوتا اوس سے پہلے حضرت ہی سلام علیک کیا کرتے تھے ہرچند اس فقیر اور دیگر صاحبان نے چاہا۔ کہ پہلے سلام حضرت سے ہم سلام کرین مگر یہہ مقصد کسی کا پورا نہوا۔ اور حضرت نے خاندان قادریہ مین میان قادر شاہ قادری گوالیاری سے خرقہ خلافت حاصل کیا تہا۔ مین بہی حضرت کی قدم بوسی سے مشرف ہوا ہون

نقل ہے۔ کہ خاندان فقیر مین یہہ بات سب بزرگ جانتے ہین۔ بلکہ مشہور ہے کہ جو شخص بیضیہ کبوتر حضور کی خدمت مین لاکر دریافت کرتا آپ بیضیہ کو دیکھکر نر مادہ اور رنگ بتا دیا کرتے تھے جس مین نر کہتے اوس مین سے نر بچہ اور جس مین مادہ کہتے اوس مین سے مادہ بچہ نکلتا تہا اور جس رنگ کا بچہ نکلتا فرما دیتے تھے اوسی رنگ کا بچہ نکلتا تہا۔

نقل ہے۔ کہ ایک محفل مین ایک روز بہت سے احباب جمع تھے یعنے مرزا جہان خسرو و مرزا جہان شاہ دہ مرزا کادس شکوہ برادران شاہ و مرزا ابوسعید و مرزا ابوجان و مرزا علاؤ الدین و مرزا بہادر خلیفہ حضرت و مرزا عبد اللہ خلف مرزا شاہرخ مبرور و مرزا کریم الدین وغیرہ و مرزا احمن صاحب پس حضرت بہی اوسی جلسہ مین جلوہ نما تھے بوجہہ برکت انفاس حضرت ذکر اللہ ہو رہا تہا۔ اثنا رگفتگو مین ذکر پیری مریدی کا آگیا مرزا احمن صاحب کہ اوس وقت کہ انکا طریقہ رندانہ تہا کہنے لگے کہ پیری مریدی کیا چیز ہے ہم نے تو کوئی پیر دیکہا نہین لوگونکو پیر ملجاتے ہین ہم کو کوئی پیر نہیں ملتا۔ لوگون نے یہہ ایک کھیل مقرر کر رکھا ہے۔ حاضرین

جلسہ نے کہا کہ آپ کیسا پیر چاہتے ہین - اونہون نے کہا مین ایسا چاہتا ہون کہ یا تو بزور اپنے
کشف کے افعال بد سے ہمکو باز رکھے یا ہمارے فعل کا شریک ہو یعنے ہمکو ہمارے افعال
سے نروکے حضرت نے ارشاد کیا کہ بھائی صاحب مین اس لائق تو نہین ہون - کہ تمکو از راہ
کشف افعال بد سے باز رکھون مگر اس شرط پر تمکو بیعت کرتا ہون کہ جو تم کرتے ہو شوق
سے کرو مین ہرگز منع نکرونگا - مگر میرے روبرو فعل بد نکرنا اونہون نے یہ شرط قبول کی
اور اوسی جلسہ مین بیعت ہوئے بعد تہوڑی دیر کے محفل برخاست ہوئی اور مرزا حسن صاحب
بھی اپنے مکان پر آئے پس وقت معینہ پر غسل کیا - اور پوشاک بدلکر عطر لگایا اور شیشہ
گلابی اور جام بلوری طلب کیا چاہا - کہ اوس مین سے کچہہ نوش کرین - دیکھا کہ سامنے
سے حضرت پیر و مرشد تشریف لاتے ہین - اوسیوقت وہ سامان پوشیدہ کیا اور جلدی اوٹھکر
واسطے پیشوائی کے کمرہ سے باہر آئے تو وہان کچہہ نہ دیکھا سمجھے کہ توہم ہے پھر کمرہ مین واپس
آکر چاہا کہ شراب نوش کرین پھر وہی صورت پیش آئی چند مرتبہ ایسا ہی ہوا - ناچار جب رات
زیادہ گئی تو تبدیل لباس قلعہ سے باہر آکر محبوبہ کے مکان پر پہونچے اور زینہ پر چڑہے تو دیکھا
کہ اندر کیطرف چوکھٹ بازو پکڑے ہوئے پشت پہیرے ہوئے حضرت کھڑے ہین یہ دیکھتے
ہی واپس اوترے اور سمجھے کہ کسینے اس مکان کا پتا حضرت کو دیا ہے پہلے ہی سے یہان آ بیٹھے
ہوئے ہین اور یہہ بھی سوچے کہ وقت مے نوشی کے بھی یہی صورت پیش آئی تھی آیا یہہ حضرت
کا کچہہ تصرف ہے یا کسی نے اس مکان کا پتا بتا دیا ہے یا یہہ میرا توہم ہے یہہ سوچکر دوسری
معشوقہ کے مکان پر گئے وہان بھی یہی صورت پیش آئی اب تو سمجھے کہ یہہ تصرف حضرت
کا ہے واپس مکان پر آئے اور بیقراری سے انتظاری صبح مین رات کاٹی غرضکہ وقت صبح
مکان حضرت پیر و مرشد پر حاضر ہوئے یہہ فقیر بھی اوس وقت واسطے شریک ہونے حلقہ کے
جایا کرتا تہا حضرت نے مرزا صاحب سے تبسم کنان فرمایا کہ خیر بھائی صاحب آج خلاف وقت
خلاف عادت کیونکر آنا ہوا خیر تو ہے مرزا صاحب موصوف نے عرض کیا - کہ جناب مین منہیات
سے توبہ کرنے حاضر ہوا ہون اور اب توبہ کرتا ہون آپ گواہ رہین اور کل حقیقت گذشتہ
عرض کی حضرت نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا - کہ مین تو اس لائق نہین ہون

یہہ تمہارا حسن ظن ہے - مینے دیکھا کہ مرزا صاحب چند ہی روز مین صاحب راز و نیاز اور باکمال ہو گئے اللہ تعالی مجھکو بھی اون حضرات کے تصدق سے لوث دنیا سے نجات دے اور عشق اپنا اور اپنے حبیب کا عطا فرماوے

دیگر - مرزا قایم الملک چشتی صابری والنظامی دہلوی ناقل ہین کہ دہلی مین غدر ہوئے چند ہی روز ہوے تھے کہ حضرت میان حسن عسکری کے مکان پر تشریف لائے اور میان مسکین شاہ وغیرہ مشایخین کو جمع کرکے فرمایا کہ حضرت تلوار غضب الہی کی دہلی پہ چلنے والی ہے کچہہ بند و بست کیجئے حضرات جلسہ نے متفق الرائے ہوکر کہا ہم آپ کو اپنا مقتدا اور شیخ وقت تصور کرتے ہین آپ ہی کچہہ تدبیر فرماوین اور ہم مین سے جس کے لائق جو کار ہوگا وہ اوس سے درگذر نکریگا حضرت نے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ مینے اپنے کو اجتک چھپایا مگر تم سب صاحب ظاہر کرتے ہو کہ کل سب صاحب میرے مکان پر تشریف لاؤ جس وقت وہ تلوار غضب الہی کی ظاہر ہو ایک صاحب اپنا سر اوس کے اگے رکھدے میان حسن عسکری نے کہا کہ وہ کون ہو - فرمایا جسے اللہ ہمت دے خصوصیت نہین ہے غرض قدرت خدا سے بروز موعود تمام دن ایسا پانی برستا رہا اور باد تند چلتی رہی کہ حوایج ضروری کو بھی نکلنا مشکل تھا - دوسرے روز سب صاحب جمع ہوکر حضرت کے مکان پر آئے حضرت نے فرمایا کہ مشیت ایزدی اسی طرح ہے کہ سر پر گٹھڑی ہو اور زوجہ کا ہاتھہ ہاتھہ مین ہو اور آوارگی اور خرابی ہو - اور ہم تو یہہ مصیبت کیون دیکہین گے اگر کل سب صاحب آجاتی بند و بست ہو جاتا اب کچہہ نہین ہوسکتا اور عام طور پر لوگون کو یہہ النسیان بلینگین مرزا صاحب موصوف فرماتے ہین کہ ایام غدر مین حضرت چوکی دروازہ نقار خانہ شاہی پر بعد نماز ظہر وقت سہ پہر اکثر تشریف رکھا کرتے تھے مین بھی اون کے پاس جا بیٹھا کرتا تھا حضرت ظلم پوربیون پر کہ جو اونہون نے اطفال صغرسن یوروپین کے ساتھ کیا تھا اور نیز رعایا پر ظلم کرتے تھے افسوس افسوس فرمایا کرتے تھے - اور آمد گولون کو دیکھا کرتے تھے ایک روز مجھ سے فرمانے لگے یہان سے چلے جاؤ - اب خبر نہین اوس وقت تک قلعہ مین گولہ بازی سے ضرر نہوا تھا - پس تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک خوانچہ والا بھی قریب آ بیٹھا -

اتفاق سے ایک پوربیہ آیا اور اوس خوانچہ والے سے چنے لینے لگا اوسی عرصہ مین ایک ٹکڑا گولی کا اوس پوربیہ کے سر مین لگا وہ فوراً مر گیا اوس وقت سے حضرت نے عام طور پر فرمایا۔ کہ جو یہان سے نکل جائیگا وہ بچ جائیگا ورنہ خرابی مین پھنس جاویگا بلکہ مجھہ سے فرمایا جلد یہان سے چلے جاؤ۔ اب یہان کا رہنا بہتر نہین ہے۔

ایضاً۔ مرزا صاحب ناقل ہین کہ مین مرزا روشن صاحب کے کمالات سے واقف نہ تہا ایک روز حافظ وزیر محمد خان صاحب کہ جو برج جامع مسجد دہلی مین قیام فرماتے تھے اور مجھے اون کی خدمت مین نیاز تہا۔ فرمانے لگے کہ مرزا روشن بخت سے بہی کبہی ملتے ہو مین نے کہا کبہی شادی شدہ مین فرمایا کہ وہ اہل خدمت اور قطب وقت مین مجھے ایک عرصہ سے ذوق فقیری ہے اکثر فقرا کی خدمت کی مگر مقام مقصود تک نہ پہونچا ایک روز مرزا روشن بخت صاحب سے بعد نماز عصر کے ملاقات ہوئی دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ حافظ صاحب آپنے بہت مشقت کی آفرین ہے اب اوس کا صلا ملیگا اس کلام نے میرے دل مین اثر پیدا کیا اور مین خدمت مین حاضر ہونے لگا انہون نے پانی نوش فرما کر باقی ماندہ مجھے عنایت کیا کہ تم پی لو یہ سرد پانی ہے مین اوس کو پی گیا۔ اوسی شب کو میرا مقصد حاصل ہوا یہہ سنکر بندہ کو بھی کمال اعتقاد ہوا۔

دیگر۔ حضور کا یہہ بھی شعار تہا کہ کبہی فاتحہ کے واسطے قریب مزار کسی بزرگ کے اندر آستانہ کے نہ جاتے تھے باہر سے فاتحہ ادا کیا کرتے تھے ایک روز فقیر نے عرض کیا کہ ہر کہ دمہ اندر آستانون کے جاتا ہے اپ کیون نہین جاتے فرمایا کہ وہ اسی لائق ہین مین ایک ناچیز ہون میری کیا مجال ہے کہ مین مقربان خدا کے پاس جاسکون دیکہئے امرائے ظاہری کے پاس جانا کتنا مشکل ہے جو کوئی جاتا ہے کس ادب سے جاتا ہے چہ جائے اولیا اللہ میرے نزدیک ایسی حرکت خلاف ادب ہے۔

نقل ہے ایک روز مینے عرض کیا کہ سماع مین کیا ارشاد ہوتا ہے فرمایا کہ کسی عالم سے دریافت کرو جو وہ کہے اوس پر عمل کرو مینے عرض کیا حضرت عالم تو منع فرماتے ہین اور فقرا اوسکی اس بات مین کامل دلایل لاتے ہین فرمایا کہ اس بین بین کچھہ نہین کہہ سکتا اگر علما سے تمکو اعتقاد ہے۔ علما سے دریافت کرو اور اگر حضرات فقرا سے اعتقاد ہے اون سے دریافت کرو

مین نے پھر عرض کیا - کہ حضور شریک سماع کیون نہین ہوتے فرمایا کہ مجھہ مین وہ صفات ہرگز نہین ہے جو کہ ان مین تہی اور جو شرائط کہ سماع مین جاہئین اون کا ادا ہونا مشکل ہے - غرض کہ مین آپ کو لائق سماع سننے کے نہین پاتا - اس وجہ سے نہین سنتا دوسرے کو اپنا اختیار ہے -

ذکر حضرت مولانا قطب الدین خلف اکبر حضرت مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ

یہہ حضرت بہی کامل وقت گذرے ہین اکثر اصحاب خاندان جدی فقیر کے حضرت سے بیعت تھے بلکہ پدر بزرگوار اپنے سے کچھہ کم نہ تھے اور حضرت ظل سبحانی جد فقیر کو بہی ذات بابرکات سے نہایت اعتقاد تہا وفات ان کی ۱۸ ارمحرم سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین ہوئی بعد آپ کے ان کے صاحب زادہ میان کالے صاحب سجادہ نشین ہوئے اور ۱۵ ار صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری مین انتقال ہوا - آپ کے بعد میان غلام نظام الدین سجادہ نشین ہوئے اور سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین ۲۱ شوال کو انتقال فرمایا ان کے برادر خورد میان غلام معین الدین صاحب سجادہ نشین ہوئے ۲۷ ر صفر سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین انتقال ہوا -

ذکر مشایخین ومعتقدین سلسلہ فخریہ کے جو کہ اسمین گذرے اور اب ہین

حضرت مولوی ظہیر الدین مہر جنکے مرید میر عیوض علی مغفور کے تھے - اور وہ مرید حضرت مولوی بدیع الدین قدس سرہ کے اور وہ خلیفہ حضرت مولانا محمد فخر الدین دہلوی کے یہہ حضرت نہایت عالی اور صاحب نسبت گذری ہین مین بہی ان کی زیارت سے مشرف ہوا ہون سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین بمقام قصبہ بنت انتقال فرمایا - ان کے سجادہ نشین حافظ نابینا کہ اب موجود ہین - تیسرے حاجی احمد اللہ کہ مرید حضرت عبد اللہ شاہ کے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ شاہ سلیمان قدس اللہ سرہ کے چوتھے قاری شہاب الدین ہمشیرہ زادہ مولوی رحمت اللہ کہ مرید حضرت حضرت شاہ شاہ اللہ بخش صاحب سجادہ نشین حضرت خواجہ شاہ سلیمان مغفور کے پوتھے منشی خواجہ مولانا مولا بخش کہ اولاد سے حضرت شاہ عبد الرزاق چہچہانوی قدس اللہ سرہ کے اور مرید حضرت مولانا نصیر الدین صاحب خلف حضرت سید شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی قدس اللہ سرہ کے ہین - امسال جو فقیر دہلی گیا - وہان پر میان مستان شاہ ولایتی سے ملاقات ہوئی کہ مرید مولوی عبد السمیع کے ہین اور وہ خلیفہ حضرت سید شاہ نیاز احمد قدس سرہ کے نہایت خلیق اور

اور باطن دیکھنے مین آئے

بیان اون گروہ کا کہ جو خانوادون قادری سے نکلے ہین-

خانوادہ سہروردیہ سے سترہ گروہ جاری ہین-

اول گروہ صوفیہ - حضرت قاضی حمید الدین صوفی سے جاری ہوا - کہ آپ خلیفہ شیخ شہاب الدین کے تھے - ارتاریخ ربیع الثانی بقول ۹ ماہ رمضان ۶۴۳ ہجری مین وفات ہوئی جناب قاضی صاحب نے شیخ احمد نہروالی کو فقیر کیا - اون سے شیخ شاہی موئے تاب بدایونی ہوئے اور اون سے خواجہ محمود موئینہ دوز اور مولانا صیح الدین ہوئے -

دوسرا گروہ جلالیہ - حضرت سید جلال بخاری سے جاری ہوا - کہ خلیفہ شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے تھے بتاریخ ۱۹ ماہ جمادی الاول ۶۹۹ ہجری مین وفات پائی مزار اوچ مین ہے - اس گروہ کے فقیر ایک سیلی سر پر باندھتے ہین اور ایک سینگ ہرن کا رکھتے ہین اور وقت عشق کے بجاتے ہین اور کل مہر نبوت کا نمونہ اون کے بازو پر رہتا ہے موضع حسن پور کہ متصل قصبہ پلول ہے وہان ایک درویش اس گروہ کے اچھے دیکھنے مین آئے

تیسرا گروہ لعل شہبازیہ - حضرت سید لعل شہباز سے جاری ہوا - کہ لعل بہار بہی مشہور ہین - آپ خلیفہ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی کے تھے اور وہ خلیفہ شہاب الدین سہروردی کے ہوئے صاحب مناہج الولایت نقل کرتے ہین کہ حضرت صاحب کمالات ظاہری و باطنی و تصرفات صوری و معنوی رکھتے تھے مگر پابند شریعت نہ تھی طریق ملامتیہ رکھتے اور لباس سرخ پہنتے تھے اسوجہ سے لعل سرخ بہی کہلاتے ہین اور اولاد سے حضرت امام جعفر صادق کے تھے اور سلسلہ جدی سے بھی نعمت حاصل کی تہی ۶۷۳ھ مین وفات ہوئی مزار بمقام سیوستان ملک سندھ مین ہے -

چوتھا گروہ مخدومیہ - میر سید جلال الدین ملقب بمخدوم جہانیان سے جاری ہوا کہ اول خرقہ خلافت عم بزرگ اپنے شیخ صدر الدین محمد غوث سے حاصل کیا تہا - بعد سید لعل سرخ سے خلافت پہونچا بتاریخ ۱۰ ماہ ذی الحجہ ۷۸۵ھ ہجری مین وفات پائی مزار اوچ مین ہے

پانچوان گروہ - کرم علی جہلی حضرت شاہ کرم علی جہلی سے جاری ہوا - کہ خلیفہ شیخ محمد کشمیری کے تھے حضرت حاجی قاسم اور آپکا ایک زمانہ تھا اور سید لعل شہبازی سے ملکر یہہ لوگ خانوادہ سہروردیہ ہین شیخ شہاب الدین سہروردی سے ملتے ہین اس گروہ سے فقیر ایک کوڑا اپنے پاس رکھتے ہین اور وقت عشق کے اپنے بدن پر مارتے ہین شہر جہلم مین ایک درویش اچھے ملے تھے

چھٹا گروہ موسیٰ شاہی - سہاگ سے ہوا ہے - یہہ فقیر سدا سہاگ بھی کہلاتے ہین شاہ موسیٰ مرید سید جلال سرخ کے تھے فقیر اس گروہ کے لباس زنانہ پہنتے ہین سید جلال سرخ اور ان کا زمانہ قریب تہا -

ساتوان گروہ رسول شاہی - سید رسول شاہ الوری سے جاری ہوا اس گروہ کے فقیر چہرہ سے خاک لگاتے ہین اور چار ابرو کا صفایہ رکھتے ہین اور ایک رومال مثل کلاہ کے سر پر رکھتے ہین اور رات کا سونا حرام جانتے ہین اکثر صاحب ورد وغیرہ عضو علیل کو اپنے زبان سے چاٹ کر اچہا کرتے ہین اس سلسلہ مین خواجہ محمد حسین المعروف خواجہ نجم الدین ہمدانی دہلوی کامل وقت گذرے ہین کہ یہہ مرید شاہ مظفر حسین معروف بمولانا حنیف کے تھے اور وہ مرید سید رسول شاہ الوری کے وہ مرید شاہ داؤد کے وہ مرید شاہ سخی حبیب اللہ کے وہ مرید شاہ اسمٰعیل کے وہ مرید سید شاہ مرتضیٰ اللہ کے وہ مرید سید عبد الرزاق کے وہ مرید شاہ اللہ داد عارف شاہ کے وہ مرید حضرت شاہ بندگی کے وہ مرید شاہ منجن کے کہ گوشہ نشین بھی کہتے ہین وہ مرید شاہ محمد گوشہ نشین کے وہ مرید خواجہ اسحاق کے وہ مرید شاہ داؤد قریشی کے وہ مرید حضرت شاہ راجن قتال کے وہ مرید شاہ احمد کبیر الحسن مخدوم جہانیان جہان گرد کے وہ مرید سید جلال بخاری کے وہ مرید شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی کے وہ مرید حضرت مخدوم بہاؤالدین زکریا ملتانی کے وہ مرید حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے -

آٹھوان گروہ میران شاہی - شاہ میران سوج ہری بندگی سے جاری ہوا - کہ مرید خاندان سید جلال سرخ کے تھے سنہ ۹۴۰ھ مین وفات ہوئی - مزار بہاول پور مین ہے

نوان گروہ عیدروسیہ ۔ سید عبد اللہ مالکی عیدروسی سے جاری ہوا ۔ کہ خلیفہ شیخ ابوبکر کے تھے اور سات واسطوں سے شیخ شہاب الدین سہروردی سے ملتے ہیں بعض حضرت امام جعفر سے نسبت کرتے ہیں بعض شیخ بہاؤالدین محمد خراسانی سے ملتے ہیں سن وفات نہیں ملا

دسوان گروہ قاسم شاہی حاجی قاسم سے کہ فقیر اس گروہ کے گھونگرو پاؤں میں باندھکر مجالس فقرا میں دھمال کرتے ہیں ۔ آپ بھی خلیفہ شیخ محمد کشمیری کے تھے ۱۱۳۲ھ میں وفات پائی بعض فقیر اس گروہ کے نقشبند یا بعض چشتیہ سے نسبت کرتے ہیں مگر جدی کہلاتے ہیں

گیارہوان گروہ رزاق شاہی ۔ شاہ عبدالرزاق سے جاری ہوا ۔ کہ خلیفہ شاہ محمد میران بندگی کے تھے ۱۰۳۶ھ ہجری میں وفات پائی مزار لاہور میں ہے ۔

بارہوان گروہ دولا شاہی ۔ دولا دریائی سے جاری ہوا کہ ادلاد سے بہلول لودہی بادشاہ کی تھی ۔ اور خلیفہ سید ناسر مست کے اور وہ خلیفہ پیر برہان الدین کے اور وہ خلیفہ شیخ صدر الدین راجن قتال کے وہ خلیفہ شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی کے وہ خلیفہ شیخ صدرالدین عارف کے وہ خلیفہ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی کے اور وہ خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی کے حضرت نے خرقہ اپنا جلا دیا تھا اور اوس کی خاک سے ایک الف اپنی پیشانی پر کھینچا اور خاک کہا اور جمیع فقیروں میں عشق کہا اس گروہ کے فقیر خاک سے ایک الف اپنی پیشانی پر کھینچتے ہیں اور جمع فقرا میں عشق اللہ کہتے ہیں اور جواب میں سدا عشق پاتے ہیں اور الف اللہ کے فقیر بھی کہلاتے ہیں ۱۰۸۵ھ ہجری میں انتقال فرمایا مزار گجرات ملک پنجاب میں ہے

تیرہوان گروہ سید شاہی ۔ سید سادات خان بخاری سے جاری ہوا کہ مرید سید ناسر مست کے اور پیر بھائی دولا دریائی کے اور ہمزمانہ بھی تھے

چودہوان گروہ اسماعیل شاہی ۔ شاہ اسماعیل سے جاری ہوا ۔ کہ خلیفہ شیخ عبدالکریم کے تھے وہ خلیفہ مخدوم طیب کے وہ خلیفہ مخدوم برہان الدین کے وہ خلیفہ شیخ میاون کے وہ خلیفہ شیخ حسام الدین متقی چشتی ملتانی کے وہ خلیفہ سید شاہ عالم کے وہ خلیفہ سید قطب عالم برہان الدین کے وہ خلیفہ سید ناصرالدین کے اور وہ سید جلال الدین

مخدوم جہانیان کے ماہ شوال ۷۸۵ھ مین وفات ہوئی۔

پندرہوان گروہ حبیب شاہی ۔ شاہ حبیب ملتانی سے کہ مرید شیخ عبدالکریم کے اور پیر بھائی شاہ اسماعیل کے اور ہمزمانہ تھے۔

سولہوان گروہ مرتضی شاہی ۔ کہ انند بخاری بھی کہتے ہین ایک رسالہ مین انند چرخی والا بھی لکھا ہے یہہ حضرت مرید شیخ عبدالکریم کے اور ہمزمانہ شاہ اسماعیل کے تھے

سترہوان گروہ ناتھہ شاہی ۔ اس گروہ کی اچھی طرح سے کیفیت معلوم نہین ہوئی ۔ **ف** بعض رسالو نمین لکھا ہے کہ حبیب شاہی اور رسول شاہی اور اسماعیل شاہی اور مرتضی شاہی اور ناتھہ شاہی ایک شاخ سے ہین اور سید شاہی اور دولا شاہی اور قاسم شاہی اور موسلی شاہی اور کرم علی جہلی ایک شاخ سے ہین سید لعل بہارسے ملتے ہین

خانوادہ فردوسیہ سے ایک گروہ نے دونام پائے

حبیب شاہی اور بڈہن شاہی خلیفہ بڈہن شاہ دیوان خلیفہ حضرت شیخ نجیب الدین کبرا فردوسی کے تھے آپنے تیرہ فقیر کئے ایک تو میر سید صدرالدین آپکے مرید سدو شاہی کہلاتے ہین دوسرے شاہ شمس تیسرے سید شاہ بغدادی چوتھی بایزید خان ابدال پانچوین شاہ عشق اللہ چھٹی شاہ عبدالقادر ساتوین داؤد شاہ اٹھوین شاہ درگاہی نوین سید داؤد میران یہہ سب حضرات باسلسلہ گذرے ہین اوراُن کے اپنے اپنے پیر کے نام سے مشہور ہوتے ہین ۔ مثل سدو شاہی کے اور عموماً بڈہن شاہی مشہور ہی ہین ۔ گیارہوین خلیفہ احمد مجذوب بارہوین چھجو خان مجذوب تیرہوین بہادرخان مجذوب یہہ تین صاحب بے سلسلہ رہے سن وفات خلیفہ بڈہن شاہ کا باوجود تلاش مرید کے دستیاب نہوا۔

خانوادہ طوسیہ سے کئی گروہ جاری ہوئے

اول گروہ قادری ۔ حضرت سید عبدالقادر گیلانی قدس سرہ سے جاری ہوا کہ سلسلہ دوسرا حضرت کا جدی مشہور ہے اسطرح ہی حضرت پیران پیر مرید سید

ابی صالح کے وہ مرید سید موسیٰ جنگی دوست کے وہ مرید سید عبداللہ کے وہ مرید سید
یحییٰ زاہد کے وہ مرید سید داؤد کے وہ مرید سید موسیٰ الجون کے وہ مرید سید عبداللہ
محض کے وہ مرید حضرت سید امام حسن رضی اللہ عنہ کے وفات حضرت کی شب شنبہ
[illegible] ربیع الثانی بعد نماز عشا کے ۵۶۱ سنہ ہجری میں واقع ہوئی مزار شریف بغداد میں
ہے مشائخین کبریائیہ سے حضرت شیخ غیاث الدین شیخ محمد قادری کہ مرید حضرت
سید طاہا قطب الدین قادری کوتانوی کے تھے اور شاہ بدر الدین قادری بصری
سے بھی خرقہ خلافت پہونچا تحائف رشیدی کے دیکھنے سے حضرت کے کمالات ظاہر
ہو سکتے ہیں سلسلہ انکا اس طرح پر ہے یعنے شیخ غیاث الدین فتح محمد مرید شیخ یحییٰ مدنی
کے وہ مرید شیخ محمد قطب چشتی کے وہ مرید شیخ حسن محمد چشتی کے وہ مرید شیخ نوربخش
قادری کے وہ مرید شیخ محمد علی نوربخش قادری کے وہ مرید خواجہ ابوالحسن بختلانی
کے وہ مرید قطب الاولیاء شیخ حسن محمد کے وہ مرید امیر کبیر سید علی ہمدانی کے
وہ مرید شیخ شرف الدین محمد مردقانی کے وہ مرید شیخ رکن الدین علاء الدولہ
سمنانی کے وہ مرید شیخ نورالدین عبدالرحمٰن قدس سرہ کے - وہ مرید شیخ
جمال الدین احمد مدنی کے وہ مرید شیخ رضی الدین المعروف لعلی لالہ کے وہ مرید شیخ
مجدالدین بغدادی کے وہ مرید شیخ نجم الدین کبرا کے وہ مرید شیخ عمار یاسر کے وہ
مرید شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی کے وہ مرید حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین
شاہ ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے وہ مرید شیخ الاسلام ابو سعید مبارک
مخزومی کے وفات حضرت حاجی حرمین شریفین شیخ غیاث الدین فتح محمد قادری کے
شب چہار شنبہ ۱۰۳۸ ہجری ۲۹ ماہ ربیع الاول میں ہوئی مزار پر انوار قصبہ کرانہ میں ہے
اور سن وفات اس عبارت سے نکلتے ہیں - انا فتحنا لک فتحا - کیفیت درگاہ قدم رسول
کرانہ کی تحائف رشیدیہ میں اس طرح دیکھی ہے اور بزرگان کرانہ سے سنی ہے کہ قدم شریف
[illegible] ش سے برآمد ہوا ہے اور مسجد زیر خانقاہ حاجی صاحب موجود ہے اور
[illegible] کل تبرکات بعد وفات حضرت نکالا گیا - [illegible] اب موجود ہے +

دوسرا گروہ رزاقیہ - حضرت سید السادات سید عبدالرزاق گیلانی - جاری ہوا کہ خلیفہ اور فرزند دلبند حضرت پیران پیر کے تھے بتاریخ ۵ رجمادی الاخر سنہ ۶۲۳ھ میں وفات پائی مزار شریف بغداد میں ہے -

سلسلہ رزاقیہ میں حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز دہلوی عرف اخوند صاحب مبرور کہ وفات حضرت کی سنہ ۱۰۹۶ ہجری میں ہوئی واصل حق اور عامل وقت گذرے ہیں -

اُنکا سلسلہ اس طرح ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز اخوند دہلوی مرید شاہ محمد غوث کے وہ مرید سید شاہ آل احمد کے وہ مرید سید شاہ حمزہ کے وہ مرید سید شاہ ال محمد کے وہ مرید شاہ برکت اللہ کے وہ مرید شاہ فضل اللہ کے وہ مرید سید احمد کے وہ مرید میر سید محمد کے وہ مرید میر شیخ مخدوم جمال اولیاء کے وہ مرید شیخ ضیاء الدین قاضی حیا کے وہ مرید حضرت محمد بھکاری کے وہ مرید سید ابراہیم کے وہ مرید شیخ بہاء الدین کے وہ مرید سید احمد جیلانی کے وہ مرید میر سید موسیٰ کے وہ مرید سید علی کے وہ مرید میر سید علی محی الدین ابی نصر کے وہ مرید سید ابو صالح کے وہ مرید حضرت سید عبدالرزاق قدس اللہ سرہ العزیز کے دوسرے حضرت مولانا سید غوث علی شاہ قادری کہ جو فی زمانہ نواح دہلی میں شیخ وقت گذرے ہیں کمالات اون کے مشہور ہیں - اون کی وفات شب دوشنبہ ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری میں ہوئی مزار شریف پانی پت میں ہے -

اُن کے سلسلہ حضرت کا اس طرح ہے کہ مولانا مرید سید اعظم علی شاہ بابری کے وہ مرید سید عبداللطیف بری کے وہ مرید سید امیر بالا پیر کے وہ مرید حضرت سید محمد مقیم محکم الدین کے کہ جن سے گروہ مقیم شاہی ہے وہ مرید حضرت سید ابوالمعانی قادری کے وہ مرید بہاول شیر قلندر کے وہ مرید عبدالجلال کے وہ مرید شاہ محمود کے وہ مرید سید نور محمد کے وہ مرید جلال الدین کے وہ مرید سید شمس الدین کے وہ مرید سید شہاب الدین کے وہ مرید شاہ احمد اولی کے وہ مرید خواجہ ابو صالح کے وہ مرید حضرت سید عبدالرزاق قدس اللہ اسرارہم کے

تیسرا گروہ وہابیہ - حضرت سید الوہاب قدس سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ و نیز پسر حضرت پیران پیر کے تھے سنہ ۵۹۳ ہجری میں وفات پائی -

گروہ وہابیہ میں شاہ عبدالغنی مہم والے ہی اچھے شخص ہیں مرید شاہ محمد غوث کے وہ مرید
محمد رمضان کے وہ مرید عبدالعظیم کے وہ مرید حفیظ اللہ شاہ کے وہ مرید شاہ عبداللطیف
کے وہ مرید فتح محمد کے وہ مرید شاہ عبدالقادر کے وہ مرید شاہ محمد غوث کے وہ مرید عبدالقادر
زین العابد کے وہ مرید سید شمس الدین کے وہ مرید احمد مسعود علی کے وہ مرید سیف الدین
صوفی کے وہ مرید سید عبدالوہاب کے۔

چوتھا گروہ قبیشیہ ۔ حضرت سید خواجہ قبیش سے جاری ہوا کہ ہمشیرہ زادہ حضرت پیران پیر
کے تھے اور خلیفہ تھے اور ہمزمانہ سید عبدالرزاق کے ہوئے۔

پانچواں گروہ غفور شاہی ۔ شیخ عبدالغفور اعظم پوری سے جاری ہوا کہ بتاریخ ۸ ماہ شعبان
سنہ ہجری میں وفات پائی مزار اعظم پور میں ہے اس گروہ میں سید طاہا قطب الدین
کوتانوی کر سنہ ۱۰۸۲ھ میں انتقال کیا ۔ کامل درویش گذرے ہیں سلسلہ آپ کا اس طرح پر ہے
کہ سید طاہا مرید سید محمود شہید کے وہ مرید سید حسن کے وہ مرید سید جلال الدین بخاری
کے وہ مرید عبدالغفور کے وہ مرید سید عبدالکریم کے وہ مرید سید عبداللہ کے وہ مرید قطب الدین
بخاری کے وہ مرید سید حامد نوبہار کے وہ مرید شاہ ناصر الدین نوشہ کے وہ مرید سید
جلال الدین بخاری جہانیان جہاں گشت کے وہ مرید سید قطب الدین ابدال کے
وہ مرید شیخ محمد فاضل کے وہ مرید شیخ شمس الدین علی کے وہ مرید شمس الدین علی حداد کے
وہ مرید حضرت پیران پیر کے۔

آٹھواں گروہ نعمت اللہ شاہی ۔ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ سے
جاری ہوا سلسلہ نسبی اور مریدی حضرت کا دست بدست اپنے خاندان پدری میں چلا
آتا ہے ۔ یعنے نعمت اللہ ابن سید شاہ نور بن سید لیل ابراہیم بن سید جعفر بن سید بہاؤالدین
بن سید داؤد بن سید ابوالعباس احمد بن سید حسن بن سید موسیٰ بن سید علی محمد بن سید
متقی بن سید صالح بن سید ابی صالح بن سید عبدالرزاق بن حضرت پیران پیر سنہ ۵۶۲
ہجری میں وفات پائی ۔ فقیر اس گروہ کے تاج ترکی رکھتے ہیں۔

نواں گروہ سید شاہی ۔ حضرت سید محمد حضوری لاہوری سے جاری ہوا

کہ سید موسوی تھے۔ اور خلیفہ شمس العارفین سید شمس الدین کے وہ خلیفہ سید یعقوب کے وہ مرید سید عبد اللہ شاہ قادری گے وہ مرید سید اعلیٰ کے وہ مرید سید مسعود کے وہ مرید سید احمد کے وہ مرید سید اصغر کے وہ مرید شاہ ابو الفرح کے وہ مرید سید عبد الوہاب کے وہ مرید حضرت پیران پیر کے تھے ۹۴۲ھ ہجری میں وفات ہوئی۔ مزار لاہور میں بیچ مقبرہ حضرت جان محمد حضوری کے ہے۔

دسوان گروہ بہلول شاہی - حضرت سلطان العارفین بہلول دریائی سے جاری ہوا کہ فقیر شاہ لطف اللہ بری قادری کے تھے وہ خلیفہ جمال اللہ مشہور بہ حیات المیر زندہ جاوید کے تھے ۹۸۲ھ ہجری میں وفات پائی مگر اس گروہ کو بعض خانوادہ سہروردیہ سے بدین وجہ نسبت کرتے ہیں کہ شاہ لطف اللہ مرشد بہلول دریائی کو شاہ نصیر الدین قریشی سہروردی سے بھی خرقہ خلافت پہونچا تھا۔

گیارہوان قمیصیہ - سید شاہ قمیص بن ابی الحیات گیلانی سے جاری ہوا۔ کہ سلسلہ خلفاء اور جدی آپ کا حضرت پیران پیر سے اس طرح ملتا ہے۔ یعنے شاہ قمیص بن سید ابی الحیات بن تاج الدین محمد بن سید بہاؤ الدین محمد بن سید جلال الدین احمد بن شاہ داؤد بن سید جمال الدین علی بن سید ابی صالح بن سید السادات سید عبد الرزاق گیلانی قدس اللہ اسرارہم بتاریخ ۳ ماہ ذیقعدہ ۹۹۲ھ میں وفات پائی اس گروہ کے فقیر ملک بنگالہ میں اکثر دیکھے ہیں۔ اور وفات حضرت کی ملک بنگالہ میں ہوئی ہے

بارہوان گروہ میان خیل - حضرت میان میر بالا پیر لاہور سے جاری ہوا۔ آپ مرید حضرت خضر سیوستانی تھے ۹۵۷ھ ہجری میں وفات پائی روضہ منورہ لاہور میں بنوایا ہوا حضرت دارا شکوہ خلف شاہ جہان پادشاہ کا ہے دارا شکوہ مغفور کو ارادت حضرت کی خدمت میں تھی اسیوجہ سے دارا شکوہ قادری کہلاتے ہیں اور آخر میں سلسلہ سہروردی میں حضرت قطب وقت شاہ مرید دہلوی سہروردی سے کہ جن کا مزار گھر بار درمیان شاہجہان آباد وزیر مسجد جامع کے موجود ہے خرقہ خلافت پہونچا تھا حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ شاہزادہ دارا شکوہ شان عالی و مرتبہ بلند او مقام ارجمند

رکھتے تھے۔ چنانچہ احوال باطنی آپکا آپ کی تصنیفات سے ظاہر ہے۔ اور کتب مصنفہ آنجناب
ابھی تک ملتی ہین وہ یہہ ہین سفینۃ الاولیا۔ سکینۃ الاولیا۔ رسالہ حق نما۔ دیوان اکبر۔ دیوان
قادری۔ رسالہ معارف۔ سیر ابریہ۔ حسنات العارفین۔ مجمع البحرین۔ چند نسخے اس مین
سے میرے پاس بھی موجود ہین چنانچہ ایک مرتبہ یہہ کاتب الحروف نہایت رنج والم مین مبتلا
تہا۔ اور کوئی صورت نجات کی نظر نہ آتی تھی۔ ایک روز مین نے بعد نماز بعد گریہ وزاری کے
روح پاک حضرت سے رجوع کی اوسی شب کو بشارت ہوئی اور ایک اسم آلہی بندہ کو بتایا۔
اور فرمایا کہ اسے نورعین برکت اسم باری تعالے سے یہہ رنج دور ہوگا اور دشمن مقہور ہونگے
جب مین واسطے نماز صبح کے بیدار ہوا تو وہ اسم مجھے یاد تہا غرض اوسی ہفتہ مین اللہ تعالیٰ نے
اپنے نام کی برکت اور بصدق روح پاک اوس حضرت سے وہ رنج تبدیل بخوشی کیا۔
یکم ماہ محرم ۱۰۶۹ ہجری مین وفات ہوئی مزار گھر بار۔ مقبرہ ہمایون پادشاہ مین ہے تخلص
حضرت کا قادری ہے۔ سلسلہ حضرت کا اس طرح پر ہے یعنے حضرت داراشکوہ قادری
مرید حضرت مولانا شاہ قادری کشمیری کے وہ مرید حضرت میان میر لاہوری کے۔ وہ
مرید حضرت شاہ خضر ابدال سیوستانی کے وہ مرید حضرت شاہ اسکندر کے وہ مرید حضرت
شیر الاولیا خواجہ حاقی کے وہ مرید سید علی قادری کے وہ مرید حضرت شاہ دجمال مجرد کے۔
وہ مرید حضرت سید لعل شاہباز کے وہ مرید حضرت شیخ ابو اسحاق ابراہیم کے وہ مرید حضرت
شیخ مرتضی سبحانی کے وہ مرید حضرت شیخ احمد بن مبارک کے وہ مرید حضرت سید محی الدین عبدالقادر
جیلانی غوث ربانی رضی اللہ تعالے عنہ کے۔

تیرہوان گروہ حسین شاہی - حضرت شاہ لال حسین لاہوری سے جاری ہوا۔ کہ
فقیر آپ کو شاہ حسین ڈھڈا بھی کہتے ہین۔ آپ خلیفہ بہلول دریائی کے تھے مگر پابند شریعت
تھے صاحب معارج الولایت ناقل ہین کہ سوا لاکھ آدمی ذات ستودہ صفات سے فیضیاب ہوئے
اون مین سے سولہ خلیفہ ہوئے ان مین چار غریب اور چار دیوان اور چار خاکی اور چار بادل
مشہور ہین اول شاہ غریب بمقام رتی ٹہٹہ دوسرے شاہ غریب موضع لنگوئی والے۔ ضلع
وزیر آباد مین تیسرے شاہ غریب جیلاپوری ملک دکن مین چوتھے شاہ غریب لاہور مین متصل

مزار حضرت کی اور اول دیوان مادہو دوسرے دیوان گورکہہ لاہور مین متصل حضرت
کے تیسرے دیوان بخشی بیجاپور مین چوتھے اللہ دیوان کہ مزار لاہور مین ہے پس دیوان
مادہو نہایت محبوب تھے - اول خاکی مولابخش دوسرے خاکی خاکیشاہ لاہور مین بجوار
مزار حضرت تیسرے خاکیشاہ وزیراباد مین - چوتھے خاکی حیدر بخش دکن مین اور
اول شاہ رنگ دوسرے بلاول بدہو تیسرے شاہ بلاول کہ مزار لاہور مین گرد مزار
حضرت کے ہے چوتھے شاہ بلاول دکن مین حضرت شاہ حسین ۹۵۵ ہجری مین فقیر ہوے اور
بتاریخ سلخ ماہ جمادی الثانی ۱۰۰۸ ھ مین وفات پائی مزار لاہور مین ہے -

چودہوان گروہ ہاشم شاہی - میر علی ہاشم چہار ضرب قادری سے جاری ہوا
آپ مرید اپنے جدی سلسلہ مین ہین - یعنے میر ہاشم بن سید محمد بن سید احمد بن سید عمر
بن سید ابراہیم بن سید حسین بن سید محمود بن سید محمد یوسف بن سید عبد الرزاق ثانی
بن سید میمون بن سید مسعود بن سید میر حسن بن سید حیات بن سید صالح بن حضرت
غوث پاک بتاریخ ۲۷ ماہ شوال ۱۱۳۵ ہجری مین بعارضہ دنبل انتقال فرمایا اور تا زندگی
اظہار دنبل نہوا وقت غسل کے معلوم ہوا -

پندرہوان گروہ مقیم شاہی - سید محمد مقیم محکم الدین بن سید ابو المعانی سے
جاری ہوا کہ خلیفہ حیات المیر لبغدادی کے تھے کہ اون کو شاہ جمال اللہ کہتے ہین ۱۰۵۵ ھ
مین وفات ہوئی اور حضرت نہایت صحیح النسب سادات عظام قادری سے تھے سہروردیہ
سلسلہ قادریہ راقم اجرتالہ بہ لباس الخرقت للطالبین کما اجازلنا شیخنا و مولانا مرزا
روشن بخت گورگانی وہو من شیخ المسلمین مولانا عماد الدین میر محمدی دہلوی وہو من قدوۃ
الزمان سید فتح علی شاہ قادری دہلوی وہو من سید عیوض خان شہید وہو من سید
عبد الکریم محقق منگری وہو من سید تاج الدین وہو من سید شرف الدین غوث وہو من
شاہ مصطفے صوفی وہو من شاہ داد عارف وہو من بندگی پرن سلطان وہو من شیخ
حامد جہن گوشہ نشین وہو من خواجہ اسحق محدث گوشہ نشین وہو من شیخ داؤد وہو من
سید صدر الدین وہو من مخدوم جہانیان جہان گشت وہو من سید کبیر بخاری

وہو من بہاؤ الدین ذکریا ملتانی وہو من شیخ شیوخ شہاب الدین سہروردی وہو من حضرت محبوب سبحانی محی الدین سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرارہما حضرت سید فتح علی شاہ قادری قدوسی صحیح النسب سادات عظام اور اعلے مشایخ روا الاحترام دہلی سے ہین تصرفات آپ کی زبان زد خاص وعام ہین اور ہمزمانہ عالی گوہر شاہ عالم بادشاہ تھے مزار حضرت کا شہر دہلی مین بمقام بھوجلا پہاڑی زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

سولوان گروہ نوشاہی - حضرت خواجہ فضیل نوشاہی قادری سے جاری ہوا - اور خرقہ خلافت پدر بزرگوار اپنے سے حاصل کیا تہا سلسلہ حضرت کا اس طرح ہے یعنے خواجہ فضیل بن حاجی محمد نوشاہی صوفی بن علی ہاشم گیلانی بن بدر الدین اسمٰعیل بن سید عبد اللہ ربانی بن سید محمد غوث گیلانی بن سید شمس الدین گیلانی بغدادی حلبی بن سید شاہ میر بن سید ابو الحسن علی بن سید ابو علی بن سید مسعود ابو العباس احمد بن سید صفی الدین مشہور بہ سید صوفی بن سید سیف الدین عبد الوہاب بن شیخ السموات والارض حضرت محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وفات خواجہ فضیل کی ۱۱۲۰ھ مین ہوئی مزار کابل مین ہے

ستروان گروہ جباری - سید عبد الجبار سے جاری ہوا اس گروہ کا کوئی فقیر بندہ سے نہین ملا -

اٹھارہوان گروہ محمود شاہی - محمود بونٹی سے جاری ہوا - فقیر اس گروہ کے رسی سونج کی باریک گلے مین باندھتے ہین مزار لاہور مین ہے اس سلسلہ سے شاہ منصور اور شاہ محمود کندر حیات اور شاہ محمود ملتانی بہی قادری کہلاتے ہین -

انیسوان گروہ سدو شاہی - شاہ سدو سے جاری ہوا کہ آپ پیر بہائی اور اور ہمزمانہ بہلول دریائی کے تھے -

بیسوان گروہ خاکسار - شاہ خاکسار ایرم پا سے جاری ہوا زیادہ حال ان کا بہی نہین معلوم ہوا

اکیسوان گروہ قاسم شاہی - حاجی قاسم گنگوہی سے جاری ہوا کہ فقیر اس گروہ کے سیاہ رومال رکھتے ہین -

خانوادہ گازرونیہ کئی گروہ جاری ہوئے -

اول گروہ زاہدیہ۔ حضرت خواجہ فخر الدین زاہد سمرقندی سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ قطب الدین عبد المجید کے تھے۔ وہ خلیفہ خواجہ ابو اسحاق گازرونی قدس سرہ کے سن وفات نہیں ملا۔

دوسرا گروہ اولیائی۔ شاہ اولیا سے جاری ہوا کہ موضع سداپور میں آسودہ ہیں اور سلسلہ انہا خواجہ شیخ احمد سے ملاتے ہیں ایک گروہ چشتی نام سے مشہور ہے کسی اور ولایت میں ہوگا۔

خانوادہ سقطیہ سے ایک گروہ جاری ہوا وہ سے نوریہ کہتے ہیں حضرت ابو الحسن نوری سے کہ خلیفہ خواجہ سری سقطی کے تھے وفات ان کی ۲۹۵ھ ہجری میں ہوئی عمر شریف ۹۴ برس کی تھی مرقد بغداد میں ہے۔

خانوادہ جنیدیہ۔ سے کئی گروہ جاری ہوئے۔

اول گروہ انصاریہ شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ خواجہ ابو الحسن خرقانی کے تھے وہ خلیفہ شیخ ابو عباس قصاب کے وہ خلیفہ شیخ عبد اللہ بحری کے وہ مرید شیخ ابو احمد جریری کے وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے تھے بتاریخ ۹ ربیع الآخر ۴۸۱ھ ہجری میں وفات پائی مزار ہرات میں ہے۔

دوسرا گروہ رفعی۔ حضرت سید احمد کبیر رفعی سے جاری ہوا کہ خلیفہ جلال الدین قادری کے تھے وہ خلیفہ شیخ ابو الفضیل محمد کے وہ خلیفہ شیخ علی قادری کے وہ خلیفہ سید علے بن ترکان کے وہ خلیفہ شاہ موہین کے وہ خلیفہ خواجہ ابو بکر شبلی کے وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے تاریخ ۲۲ جمادی الاول ۵۷۲ھ ہجری میں وفات پائی۔

تیسرا گروہ یسویہ۔ خواجہ احمد یسوی سے جاری ہوا۔ کہ رہنے والے ترکستان کے اور خلیفہ خواجہ یوسف ہمدانی کے وہ خلیفہ خواجہ ابو علی فارمدی کے وہ خلیفہ خواجہ ابو القاسم گرکانی کے وہ مرید ابو عثمان مغربی کے وہ خلیفہ خواجہ ابو علی کاتب کے وہ خلیفہ خواجہ ابو علی رودباری کے وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے مزار یسوا علاقہ جیپور میں ہے

خانوادہ طیفوریہ سے کئی گروہ جاری ہوئے

اول گروہ طبقات۔ حضرت شمس العارفین قدوۃ الواصلین حضرت شاہ

بدیع الدین قطب المدار سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ حضرت طیفور یہ شامی کے تھے اور مشائخ اعظم واولیای ہندوستان سے ہین غریب احوال عجایب اطوار وکرامت بلند ومقامات ارجمند رکھنے تھے بزرگی حضرت کی زیادہ حد تحریر سے ہتی۔ چنانچہ ازروے تحریر کتب صحیحہ اخیار الاخیار ومعارج الولایت وتذکرۃ العاشقین ومناقب الاصفیا وغیرہ سے ثبوت ہے کہ حضرت بارہ برس تک مقام صمدیت مین رہے اور کچہہ نہین کہایا اور لباس کہ اوسوقت زیب بدن تہا اوس عرصہ مین میلا نہوا اور نہ شکستہ ہوا اور احوال روے مبارک کا یہہ تہا کہ جس کی نظر روی مبارک پر پڑتی تھی سجدہ کنان ہوتا تہا اس وجہ سے آپ نقاب رکہتے تھے صاحب معارج الولایت کشف النفحات سے نقل کرتے ہین کہ حضرت شاہ مدار کو خرقہ خلافت شیخ عبداللہ مکی سے پہونچا تہا۔ اور اون کو شیخ الجارب مقدسی سے اور اون کو شیخ طیفور شامی سے کہ مرید اور مصاحب حضرت عیسی علیہ السلام کے تھے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے شیخ طیفور کو ارشاد کیا تہا کہ تم درمیان کوہستان کے ایک غار مین پنہان رہو جسوقت محمد رسول اللہ پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہون تم اون سے بیعت کرنا اونہون نے ویسا ہی کیا اور لکہا ہے کہ حضرت شاہ مدار اویسے تھے یعنے روحانی طور پر جناب سرور عالم سے تربیت پائی تہی اور یہہ بہی لکہا ہے کہ حضرت جب ہندوستان مین تشریف لائے تو اول زیارت کو خواجہ بزرگ کی اجمیر شریف مین آئے اور کوکلا پہاڑی پر اربعین بیٹھے بعد حصول استفادہ حضرت مقام کالپی تشریف لائے حضرت شاہ کمال اسرار بدیعی مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت مکن پور مین تشریف لائے اور ایک مکان واسطے عبادت کے تیار کرایا کہ جو اب روضہ مشہور ہے پہر آپ ملک بنگلہ وبنگالہ مین گئے ہزارون آدمی برکت انفاس اپکی سے مشرف باسلام ہوئے اور پہر کوہستان نیپال وبدری ناتہ مین بڑے بڑے فقرا اہل ہنود سے مباحثہ ہوا اور بہت سے لوگ بیعت مین آئے اور جب حضرت واسطے سیر ملک کاٹہیاواڑ کے تشریف لے گئے تو گرنار پہاڑ پر کہ فقیر اہل ہند اوس کو متبرک جانتے ہین وہان بہی گذر ہوا اگرچہ ایسا کچہہ معاملہ پیش آیا۔ کہ بہت سے لوگ مسلمان ہوئے مثل جوگی کے کہ بعد مین مشرف باسمعیل جوگی کے ہوا اوسکی اولاد سے مسلمان جوگی موجود ہین اور بہت سے بیعت مین آئے اسیوجہہ سے حضرت شاہ حسن چشتی کو فقرا سرخ پوش

اپنا پیشوا شمار کرتے ہین - صاحب مجزا اواصلین سال پیدایش حضرت کا سنہ ۹۰ھ ۲۷ ماہ جمادی الاول روز جمعہ اور نزدیک بعض کے عمر شریف تین سو برس کی اور نزدیک بعض کے دو سو سترسٹھ برس کی اور نزدیک بعض کے دو سو پچاس برس کی تھی اور باتفاق اخبارات وفات حضرت کی سنہ ۸۴۴ھ مین ہوئی مزار درگاہ در و درحمت ملک عرب ہین ہے آپنے پانچ خلیفہ کئے اول سید جمن جتی کہ ان پیرو دیوانگان کہلاتے ہین اور باون نام سے مشہور ہین مثل دیوانگان حسینی و دیوانگان سلطانی و دیوانگان رشیدی کے خواجہ محمد رشید سے کہ مرید خواجہ محمد تقی کے تھے وہ مرید سید بدرالدین محمد الحسین البخاری کے وہ مرید حاجی حرمین شریفین خواجہ ابایزید کے وہ مرید شاہ فخرالدین زندہ دل کے وہ مرید حضرت جمن جتی کے وہ خلیفہ پیر شاہ مدار کے بتاریخ ۱۵ ماہ محرم سنہ ۹۵۵ ہجری مین وفات پائی دوسرے خلیفہ سید اجمل خلیفہ شاہ مدار کے وہ خلیفہ طیفور شامی کے وہ مرید عین الدین شامی کے وہ مرید حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعض درویش اجملی تنفا و بی سلسلہ اپنا جناب علی کرم اللہ وجہہ سے اس طرح ملاتے ہین - یعنی سید احمد کالپوی مرید میر سید محمد کالپوی کے وہ مرید شیخ مخدوم جمال اولیا کالپوی کے وہ مرید شیخ قیام الدین کے وہ مرید شیخ قطب الدین کے وہ مرید سید شاہ عبدالقادر شاہ جلال کے وہ مرید سید مبارک کے وہ مرید سید اجمل بہرایچی کے وہ مرید حضرت بدیع الدین پیر شاہ مدار کے وہ مرید سید شاہ عبداللہ شامی کے وہ مرید حضرت عین الدین شامی کے وہ مرید حضرت یمین الدین شامی کے و مرید و خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے -

تیسرے خلیفہ کے فقیر طالبان مشہور ہین

ان کے دو فرقہ ہین چوتھے خلیفہ کے فقیر قادوان کہلاتے ہین اور جہارم نام سے مشہور ہین پانچوین خلیفہ مدار صاحب کے قاضی مطہر ان کے مریدی کی کیفیت صاحب سیر الفقرا اس طرح پر تحریر کرتے ہین کہ قاضی صاحب معہ بہتر کتب و دیگر اسباب ضروری کیواسطے مباحثہ شرعی کے مکن پور مین آئے مگر قدرت خدا سے ایسی ندی کہ متصل مکن پور کے ہے شتر بار برداری جب اوس مین اوترا تو ندی نے جوش مارا کل اسباب بہہ گیا - جب

قاضی صاحب روبرو مدار صاحب کے آئے اور محبت بیش کی اوس پر حضرت نے فرمایا۔ کہ بابا اپنی کتاب دیکھو۔ جو لکھا ہے۔ حق ہے زبانی باتون سے کیا فایدہ قاضی جی نے بموجب ارشاد والا کے کتب دیکھین غرض کہ جس جگہ اللہ اور محمد لکھا تہا۔ وہ موجود تہا باقی حروف ندارد تہے قاضی جی صاحب یہہ ماجرا دیکھکر متعجب ہوئے اور بیعت کی چنانچہ وہ کتب بنور حجرہ شریف مین موجود ہین ان کے طالب عاشقان کہلاتے ہین۔

اول عاشقان امام نوروزی شاہ امام نوروز سے سنا ہے کہ یہہ ہندوستان مین جہاد کرنے آئے تھے۔ بعد ملازمت باباکپور گوالیاری کے پادشاہی چہوڑکر فقیری اختیار کی اور کل ترک شاہی مرشد کے نظر کیا اونہون نے وہ سامان اپنے مریدون کو تقسیم فرمایا اوسی روز سے تیقاقی فقیر یہہ سامان رکہتے ہین سلسلہ حضرت کا اس طرح ہے یعنی سید امام نوروز خلیفہ باباکپور کے اور وہ مرید سید شاہ راجی کے وہ مرید قاضی حمید الدین کے وہ مرید قاضی مطاہر کے وہ خلیفہ شاہ مدار کے۔

دوسرے عاشقان سوختہ شاہی ۔ سید خاکسار خاگینہ بانی ہے کہ خلیفہ باباکپور کے تھے یہہ وقت اشتہا کے سوختہ کھایا کرتے تھے ملک دکن مین ان کی اوصاف حمیدہ مشہور ہین جائے خلافت اس گروہ کا قصبہ شرف آباد ہے مگر اب بسبب حسن اعتقاد رئیس بہوپال کے ایام برشکال خلیفہ صاحب قصبہ چین پور باڑی مین بسر فرماتے ہین باقی اٹہہ ماہ اطراف ہند مین دورہ کرتے ہین اور مقدمات فقرا آپ کے روبرو پیش ہوتے ہین اور اون احکامات موافق حکم کتاب اللہ و رسول اللہ نافذ ہو کر جزا و سزا دیجاتی ہے اور ہزارون بے پیر مشرف بمریدی ہوتے ہین یہہ خلیفہ صاحب ستار پیر اور بادشاہ فقرا کہلاتے ہین ان کی نگس رانی مورچہل سے ہوتی ہے بخلاف دیگر فقیر ہند کے ان صاحبان مین میان قادر علی شاہ ستار کہ اس فقیر کو بہی اون کی خدمت مین نیاز حاصل تہا معصوم صفت اور فرشتہ خصلت اور غوث وقت تہے تعلیم اون کے ہان بہی اس طرح ہے ذکر خفی کے یعنے زاہد کو چاہیئے کہ اول دوزانو بیٹھے اور سر کو جانب کتف راست کے لاوے اور بغیر حرکت زبان کے لفظ اللہ کو خفی اوپر دل کے ضرب اور پہر اللہ اللہ کہکر جلدی جلدی ایک ہزار مرتبہ ضرب کرے ہزار بار اسیطرح کیا کرے ناغہ

کرے انشاء اللہ تعالیٰ آئینہ دل مصفا ہوگا المومن مراۃ المومن منہ دکھائی دیگا۔ جبتک اپنے مین خودنمائی ہے ہمیشہ اپنے سے جدائی ہے اس مین قید وضو کی نہین ہے اگر کرے تو بہتر ہے۔ مگر حاجت غسل مین نچاہیے وفات حضرت کی ۱۲۲۱ھ مین ہوئی مزار باڑی مین ہے ان کے بعد سجادہ نشین میان صادق علیشاہ ستار ہوئے یہہ صاحب شب زندہ دل اور جفاکش شب خیز آدمی ہین۔ عالم سیاحی مین ہین اور یہہ باہم رہے ہین۔

تیسرے عاشقان کمربستہ۔ حضرت شاہ درگاہی کمربست سے کہ خلیفہ بابا کپور کے تھے۔

چوتھے عاشقان لعل شہبازی۔ شاہ امان اللہ درویش دہلوی سے یہہ بھی خلیفہ بابا کپور کے تھے

پانچوین عاشقان باباکوپالی۔ گوپال درویش سے۔

چھٹے عاشقان مکہا شاہی۔ میران مکہا اولیا سے کہ خلیفہ باباکپور کے تھے۔

ساتوین عاشقان کلامی۔ شاہ معروف کلامی سے کہ خلیفہ امام نوروز کے تھے اور شاہ فنا درویش کہ خلیفہ امام نوروز کے تھے اون سے سلسلہ نوروز ہے۔

آٹھوین عاشقان کمال قادری۔ حضرت مولانا شیخ کمال الدین قادری قرشی سے جاری ہوا۔ کہ کمالات ظاہری و باطنی رکھتے تھے اور سیر الفقرا اور ریاض الفقرا آپ کی تصنیفات سے ہین اس گروہ کے فقیر خوب عبادت کرتے ہین میان لہور شاہ سجادہ نشین میان دہونسہ شاہ کو مینے بھی دیکھا ہے اچھے فقیر ہین اور اون کے پیر بھائی میان رحیم شاہ اور اون کے مرید جہان گیر مرزا تیموری بھی کامل فقیر تھے۔

نوین عاشقان کریم شاہی۔ شیخ کریم الدین سے کہ خلیفہ شیخ کمال الدین کے تھے اون سے جاری ہوا۔ اس گروہ کے فقیر ملک اودہ مین بکثرت ہین۔

گروہ سطاریہ۔ حضرت خواجہ عبداللہ شطاری سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ شیخ محمد طیفور کے تھے وہ خلیفہ شیخ محمد عاشق خدا کے وہ خلیفہ شیخ خدا قلی کے وہ خلیفہ پدر خود محمد خدا قلی کے اور وہ خلیفہ خواجہ ابوالحسن خرقانی کے وہ خلیفہ خواجہ ابوالمظفر مولا ترک الطوسی کے۔ وہ خلیفہ ابی یزید العشقی کے وہ مرید خواجہ محمد مغربی کے وہ خلیفہ خواجہ بایزید بسطامی کے

سنہ ۹۳۳ ہجری میں وفات پائی مزار قلعہ منڈو میں ہے سلسلہ مداریہ کاتب الحروف کمترین کو خرقہ مرزا روشن بخت گورگانی سے پہونچا۔ اون کو حضرت میر محمدی دہلوی سے پہونچا۔ اون کو اون کے ماموں سید فتح علیشاہ دہلوی سے اون کو سید عیوض خان شہید سے اون کو سید عبد الکریم محقق سے اون کو سید تاج الدین سے اون کو سید شرف الدین سے اون کو شاہ مصطفے صوفی سے اون کو شاہ داد عارف سے اون کو بندگی شاہ پیرن سلطان سے اون کو شیخ حامد منجھن گوشہ نشین سے اون کو خواجہ اسحاق محدث گوشہ نشین سے اونکو واؤد سے اون کو سید صدر الدین سے اون کو مخدوم جہانیان جہان گشت سے اونکو حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار سے اون کو طیفور شامی سے اون کو خواجہ حبیب عجمی سے اون کو خواجہ کمیل بن زیاد سے اون کو حضرت امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے سلسلہ رفاعی کاتب الحروف یعنے مخدوم جہانیان جہان گشت کو خرقہ خلافت سید شمس الدین سے پہونچا۔ اون کو سید اسمٰعیل بن ابراہیم جبری سے اون کو شیخ صباعی محمد سے اون کو شیخ برہان الدین علوی سے اونکو شیخ شریف الحسن سمرقندی سے اون کو شیخ حسن رفاعی سے اون کو شیخ احمد رفاعی سے اون کو شیخ محمد رفاعی سے اون کو شیخ نجم الدین رفاعی سے اون کو شیخ قطب الدین ابی حسن علی رفاعی سے اون شیخ محی الدین ابراہیم علی رفاعی سے اون کو شیخ مہذب الدین رفاعی سے اون کو سید صیف الدین رفاعی سے اون کو شیخ العارفین سید احمد کبیر رفاعی سے قدس اللہ اسرار ہمان تاریخ وفات سید فتح علی شاہ انتخاب سلف ہے۔

بیان خاندان نقشبندیہ کا

یہہ گروہ۔ حضرت محمد قاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے جاری ہوا فقیر اس گروہ کے باکمال اور عبادت میں شہرہ آفاق ہوتے ہیں اب اس گروہ کے فقیر دین نام سے پکارے جاتے ہیں۔

ایک نقشبندیہ دوسرے نقشبندیہ مجددیہ۔

یہ لفظ مجددیہ بعد حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ کے جاری ہوا۔ کہ وفات حضرت کی بروز سہ شنبہ وقت صبح سلخ صفر سنہ ۱۰۳۴ ہجری میں ہوئی

تیسرے ابو العلائی - آپ کا ذکر آگے آویگا -

خاندان مجددیہ ہیں - حضرت عبد اللہ المعروف بہ شاہ غلام شاہ دہلوی قدس سرہ قطب وقت اور شیخ الاحد گذرے ہیں سنہ ۱۲۴۰ھ میں دنیا سے سفر فرمایا -

سلسلہ حضرت کا نقشبندیہ مجددیہ اس طرح پر ہے یعنی حضرت عبد اللہ شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ سجادہ نشین حضرت مرزا مظہر جان جاناں دہلوی قدس سرہ کے کہ وفات حضرت مرزا صاحب قدس سرہ کی سنہ ۱۱۹۵ ہجری میں ہوئی مرزا صاحب مرید حضرت سید نور محمد بدایونی کے وہ مرید حضرت شیخ سیف الدین کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد معصوم کے وہ مرید حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد امکنگی کے وہ مرید حضرت مولانا درویش محمد کے وہ مرید حضرت مولانا زاہد ولی کے وہ مرید حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ کے کے وہ مرید حضرت مولانا یعقوب چرخی کے وہ مرید حضرت خواجہ علاء الدین عطار کے وہ وہ مرید حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ کے وفات انکی سنہ ۷۹۱ھ میں ہوئی یہہ مرید حضرت امیر کلال کے وہ مرید حضرت خواجہ بابا سماسی کے وہ مرید حضرت خواجہ عزیز علی رامتینی کے وہ مرید حضرت محمود فغنوی کے وہ مرید حضرت محمد عارف ریوگری کے وہ مرید حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے وہ مرید حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی کے وہ مرید حضرت خواجہ ابو علی فارمدی کے وہ مرید حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی کے وہ مرید حضرت خواجہ بایزید بسطامی کے وہ مرید حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کے وہ مرید حضرت قاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وہ مرید حضرت سلمان فارسی کے وہ مرید حضرت امیر المومنین اسد اللہ غالب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے وہ خاتم الانبیا والخلفا حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی صلواۃ اللہ علیہ وسلم کے -

اور سلسلہ مداریہ کہ اسکو بھی طبقاتیہ کہتے ہیں

اس طرح پر ہے یعنی حضرت عبد اللہ شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ مرید حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عابد کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد شاہ

شاہ گل کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ درویش بن قاسم اودہی کے وہ مرید حضرت سید بڈھن بہرائچی کے وہ مرید حضرت سید اجمل بہرائچی کے وہ مرید حضرت شمس العارفین بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ کے وہ مرید حضرت طیفور شامی بایزید بسطامی کے وہ مرید حضرت عین الدین شامی کے وہ مرید حضرت عبد اللہ علم بردار کے وہ مرید حضرت مشکل کشائے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے۔

اور سلسلہ سہروردیہ اس طرح پر ہے

یعنے حضرت عبد اللہ شاہ غلام علی دہلوی مرید مرزا مظہر جان جانان کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عابد کے وہ مرید شیخ عبد الاحد معروف بشاہ گل کے وہ مرید خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت شیخ احمد کے مجدد الف ثانی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ درویش بن قاسم اودہی کے وہ مرید حضرت سید بڈھن بہرائچی کے وہ مرید حضرت سید اجمل بہرائچی کے وہ مرید حضرت سید جلال الدین بخاری کے وہ مرید حضرت رکن الدین رکن عالم کے وہ مرید حضرت شیخ صدر الدین کے وہ مرید حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی کے وہ مرید حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے۔

اور سلسلہ صابریہ حضرت غلام علیشاہ دہلوی کا اس طرح پر ہے

یعنے حضرت مرید مرزا مظہر جان جانان دہلوی کے قدس سرہ العزیز وہ مرید حضرت سید نور محمد کے وہ مرید حضرت شیخ سیف الدین کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد معصوم کے وہ مرید حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت مخدوم عبد الاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عارف کے وہ مرید حضرت شیخ احمد ردولوی کے وہ مرید حضرت مخدوم جلال الدین

کبیر الاولیا پانی پتی کے وہ مرید حضرت شاہ ولایت ترک شمس الدین پانی پتی کے وہ مرید حضرت مخدوم الاولیا خواجہ علاؤالدین علی احمد صابر قدس سرہ کے۔

اور سلسلہ نظامیہ حضرت عبد اللہ غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ کا اس طرح پر ہے

یعنے حضرت مرید مرزا مظہر جان جانان کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عابد کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عبدالاحد کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت شیخ عبدالاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت درویش محمد بن قاسم اودہی کے وہ مرید حضرت شیخ سعد اللہ کے وہ مرید حضرت شیخ فتح اللہ کے وہ مرید حضرت شیخ صدر الدین طبیب کے وہ مرید حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا کے۔

اور سلسلہ دوسرا نظامیہ اس طرح پر ہے

کہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ مرید حضرت مرزا جان جانان کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عابد کے وہ مرید حضرت شیخ عبدالاحد کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت شیخ عبدالاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت درویش محمد بن قاسم اودہی کے وہ مرید حضرت شیخ بن حکم اودہی کے وہ مرید حضرت سید صدر الدین اودہی کے وہ مرید حضرت سید محمد گیسو دراز دہلوی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی کے وہ مرید حضرت محبوب الٰہی سلطان المشایخ نظام الدین اولیا قدس سرہ کے۔

اور سلسلہ تیسرا نظامیہ اس طرح پر ہے

یعنے حضرت غلام علی شاہ دہلوی مرید مرزا مظہر جان جانان کے وہ مرید سید نور محمد کے وہ مرید شیخ سیف الدین کے وہ مرید خواجہ محمد معصوم کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید شیخ عبدالاحد کے وہ مرید شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبدالقدوس کے وہ مرید شیخ درویش محمد دہلوی کے وہ مرید سید بڈہن بہڑائچی کے

وہ مرید حضرت سید اجمل بہڑائچی کے وہ مرید حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت کے وہ
مرید حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ کے۔

اور سلسلۂ قادریہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ کا اس طرح ہے

کہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ کا مرید خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت مجدد
الف ثانی کے وہ مرید مخدوم عبد الاحد کے وہ مرید خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت شیخ
عبد القدوس گنگوہی وہ مرید حضرت ابراہیم حسنی کے وہ مرید حضرت احمد سلبی کے وہ مرید حضرت
شاہ موسیٰ کے وہ مرید حضرت عبد القادر کے وہ مرید حضرت محمد حسن کے وہ مرید حضرت ابو النصر
کے وہ مرید ابو صالح کے وہ مرید حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی سید عبد القادر گیلانی قدس سرہ کے

اور دوسرا سلسلہ قادریہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ کا اس طرح ہے

کہ حضرت مرید مرزا جان جاناں کے وہ مرید شیخ محمد عابد کے وہ مرید حضرت عبد الاحد کے
وہ مرید حضرت خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت شاہ سکندر
کے وہ مرید حضرت سید شاہ کمال کیتھلی کے وہ مرید حضرت سید شاہ فضیل کے وہ مرید حضرت
سید گدا رحمن ثانی کے وہ مرید سید شمس الدین عارف کے وہ مرید حضرت سید ابو فضل کے
وہ مرید سید گدا رحمن اول کے وہ مرید حضرت سید شمس الدین صحرائی کے وہ مرید سید
عقیل کے وہ مرید سید بہاؤ الدین کے وہ مرید حضرت سید عبد الوہاب کے وہ مرید
حضرت شرف الدین قتال کے وہ مرید حضرت سید الآفاق سید عبد الرزاق کے وہ
مرید حضرت پیران پیر دستگیر سید محی الدین عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ کے تھے۔

اور سلسلۂ قلندریہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی کا اس طرح ہے

یعنے حضرت مرید مرزا جان جاناں کے وہ مرید شیخ محمد عابد کے وہ مرید شیخ عبد الاحد کے
وہ مرید شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید شیخ عبد السلام
شاہ علی کے وہ مرید شاہ محمد بن قطب الدین جونپوری کے وہ مرید حضرت
قطب الدین بینا دل کے وہ مرید سید نجم الدین قلندر کے وہ مرید سید خضر

رومی کے وہ مرید حضرت عبد العزیز مکی کے اور سلسلہ صابریہ چشتیہ شاہ عبد القدوس تا حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب شجرہ راقم میں دیکھئے غلام حضرت علی شاہ صاحب دہلوی نور اللہ مرقدہ بہت ہزاروں آدمی فیضیاب ہوئے اور بہتوں کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اون میں سے ایک اوافضل الفضلا عمدۃ الفقرا حافظ کلام ربانی حاجی حرمین شریفین مولانا محمد حسین کیرانوی نقشبندی مجددی قدس سرہ شاگرد رشید حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ العزیز کے کہ بتاریخ ۲۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۱ ہجری میں وفات پائی مزار قصبہ کرانہ ضلع مظفرنگر میں مشہور بباغ قاضی جوار درگاہ حضرت امام صاحب میں فقیر کا تیار کرایا ہوا موجود ہے۔

یہہ فقیر کاتب الحروف احمد اختر بھی اون کے فیضان ظاہری اور باطنی سے مشرف ہوکر سلسلہا سے مرقومہ الصدر میں اجازت یافتہ ہے مگر یہہ اون کی عنایت کا سبب تہا۔ ورنہ یہہ فقیر حقیر گناہ گار فقید الاستعداد و سلائق نہ تہا۔ نہ اب ہے۔

اور خلیفہ حضرت شاہ غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ کے حضرت شاہ ابو سعید صاحب قدس سرہ سجادہ نشین حضرت کے نہایت بزرگ گذرے ہیں آپ کے بعد حضرت شاہ احمد سعید صاحب سجادہ نشین ہوئے اور آپ کے بعد سجادہ نشین اور مرید آپ کے حضرت مولانا مولوی ولی النبی صاحب سلمہ اللہ لولی القوی اب موجود ہیں۔ یہ حضرت بھی فی زماننا وحید العصر ہیں۔ آپ کی ذات بابرکات سے بھی ہزاروں آدمی فیضیاب ہیں

اور سلسلہ میں حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کا سلسلہ نقشبندیہ

اس طرح ملتا ہے کہ حضرت مرید اپنے والد حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے وہ مرید مولانا شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے وہ مرید سید عبد اللہ کے وہ مرید سید آدم بنوری کے وہ مرید شیخ احمد سرہندی کے وہ مرید حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی کے قدس سرہ العزیز کے۔

اور سلسلہ قادریہ مولانا مبرور کا اس طرح پر ہے

یعنے مرید حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید

شیخ المشایخ حضرت شاہ کمال کے وہ مرید حضرت سید فضیل کے وہ مرید حضرت سید شمس الدین
صحرائی کے وہ مرید حضرت سید عقیل کے وہ مرید سید بہا والدین کے وہ مرید حضرت سید
عبد الوہاب کے وہ مرید حضرت شرف الدین قتال کے وہ مرید حضرت سید السادات حضرت
سید عبد الرزاق کے وہ مرید حضرت پیران پیر دستگیر قدس اللہ سرہ کے ۔

گروہ ابو العلا حضرت سیدنا امیر ابو العلا نقشبندی اکبر آبادی قدس سرہ سے جاری ہوا

یہ کامل وقت گذرے ہین بروز دوشنبہ بتاریخ ۹ ماہ صفر ۱۰۶۱ ہجری مین وفات ہوئی
مزار اکبر آباد مین ہے اس گروہ مین حضرت شیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور خواجہ ابو البرکات
بھی اچھے شخص گذرے ہین ۔

سلسلہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مرید قدس سرہ کا اس طرح پر ہے یعنے حضرت
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مرید شیخ عبد الرحیم دہلوی کے وہ مرید حضرت ابو القاسم کے وہ
مرید ملا دلی محمد کے وہ مرید حضرت سید ابو العلا اکبر آبادی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت خواجہ
امیر عبد اللہ قدس سرہ کے وہ مرید خواجہ یحیی کے وہ مرید خواجہ عبد الحق کے وہ مرید خواجہ
احرار کے وہ مرید مولانا یعقوب چرخی کے وہ مرید خواجہ علاء الدین عطار کے وہ مرید
خواجہ بہاء الدین نقشبند کے ۔

اور سلسلہ خواجہ ابو البرکات کا یہہ ہے ۔

یعنے حضرت خواجہ ابو البرکات مرید خواجہ رکن الدین کے وہ مرید خواجہ برہان الدین وہ مرید
خواجہ زاہد الدین کے وہ مرید خواجہ محمد دوست کے وہ مرید حضرت شمس العارفین قبلۃ السالکین
حضرت سید ابو العلی اکبر آبادی قدس سرہ کے ۔

بعضے فقیر نقشبندیہ جو گدائی کرتے ہین اون کا یہہ طریق ہے کہ وقت شب چراغ روشن
ہاتھہ مین لیکر مناقب پڑھتے ہین اور کوچہ و بازار مین گشت کرتے ہین ۔ فائدہ ہر ایک
خاندان سے جو فقیر گدائی کرتے ہین وہ بیاہ شادی بھی اونہی لوگون مین کرتے ہین کہ
جو فقیر گدائی کرتے ہین

ایک نیا گروہ عارف شاہی کے نام سے مشہور ہوا ہے

اس گروہ مین بہی بہت سے لوگ شامل ہین - یہ فقیر ضلع میرٹھہ اور مظفر نگر اور بجنور مین بکثرت ہین کہتے ہین کہ سید عارف شاہ اثنا عشری ساکن موضع سیس پور ضلع بجنور کے تھے اونہون نے پہلے تو مسلمان جوگیون کو مونڈا جوگیون کی کیفیت دوسرے حصے مین درج ہے - بعد مین اور لوگ بہی شامل ہوے مگر یہ نہین معلوم ہوا کہ عارف شاہ کو خرقہ درویشی کس خاندان سے پہونچا - اور کیونکر یہہ کسی عقیدے کے قائل ہوئے - اور جو فقیر اس گروہ کے ملتے ہین وہ سلسلہ اپنا سید عارف شاہ تک ملاتے ہین - آگے لاعلمی بیان کرتے ہین - قبر اون کی درگاہ علی جی نواح دہلی مین ہے - وہان کے لوگ اوسے جیٹے مٹے والی کی درگاہ کہتے ہین -

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ نظامیہ فقیر مولف کتاب ہذا

اوّل - حضرت محمد مصطفےٰ صلوٰۃ اللہ علیہ السلام وفات روز دوشنبہ ۱۲ ربیع اول سنہ ہجری مدفن مدینہ منورا مین حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا - آپ کے خلیفہ یہہ ہین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت طلحہ قدس سرہ حضرت زبیر قدس سرہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح حضرت بن وقاص حضرت سعید حضرت عبدالرحمن بن عوف *

۲ م حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ وفات بروز دوشنبہ ۲۱ رمضان سنہ ہجری مدفن نجف اشرف مین آپ کے خلیفہ یہہ ہین -

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خواجہ حسن بصری حضرت خواجہ کمیل بن زیادہ حضرت سلمان فارسی حضرت بدالفلی قلندر

خواجہ اویس قرنی و قاضی ابوالمقدم شریح و یمین الدین شامی -

(۳) حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ وفات روز جمعہ ۴ ماہ محرم ۱۱۰ھ مزار در بصرہ
ہین آپ کے خلیفہ یہہ ہین -
خواجہ عبدالواحد بن خواجہ حبیب عجمی و شیخ عتبہ و شیخ محمد واسع و رابع بصری و ابن سیرین

(۴) حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید قدس سرہ تاریخ وفات ۲۷ ماہ صفر ۱۷۶ھ یا ۱۷۷ھ ہجری مزار
بصرہ ہین حضرت خواجہ فضیل بن عیاض -

(۵) حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ وفات روز جمعہ ۳ ربیع الاول
یا محرم ۱۸۷ھ ہجری مدفن مکہ معظمہ ہین خلفاء آپ کے یہہ ہین -
سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی شیخ محمد شیرازی - خواجہ بشر حافی شیخ ابی رجا عطار خواجہ
عبداللہ سیاری -

(۶) حضرت سلطان ابراہیم بلخی وفات شب جمعہ ۲۸ یا ۲۶ جمادی الاول یا غرہ شوال
۲۶۲ھ مدفن ملک شام قریب مزار لوط علیہ السلام - خلفاء آپ کے یہہ ہین -
خواجہ حذیفہ مرعشی - خواجہ شقیق بلخی قدس اللہ اسرارہم -

(۷) حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی ۱۴ ماہ شوال ۲۷۶ھ یا ۲۵۲ -
خلیفہ آپکے خواجہ ہبیرۃ البصری -

(۸) حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری وفات ۷ و ۱۸ ماہ شوال ۲۷۹ھ ہجری مزار در بصرہ ہین
خلیفہ آپکے خواجہ ممشاد علو دینوری -

(۹) حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری وفات ۱۴ محرم ۲۹۸ھ و ۲۹۹ مزار قصبہ دینور
ہین خلیفہ آپکے یہہ ہین خواجہ ابواحمد بغدادی و خواجہ ابو محمد خواجہ ابو اسحاق و خواجہ
اسود احمد دینوری -

(۱۰) خواجہ ابو اسحاق چشتی ۱۴ ربیع الثانی ۳۲۹ھ مدفن شہر عکہ بلاد شام خلیفہ آپکے
خواجہ ابواحمد بغدادی و خواجہ ابواحمد بغدادی و خواجہ ابو محمد خواجہ تاج الدین و خواجہ
ابو یوسف خواجہ مودود و خواجہ حاجی -

(۱۱) خواجہ ابو احمد ابدال چشتی غرہ یا یکم جمادی الاخر ۳۵۵ھ مزار قصبہ چشت میں خلیفہ آپکے
یہہ ہیں خواجہ ابو محمد پسر حضرت و خواجہ محمد خدا بندہ ۔
(۱۲) خواجہ محمد چشتی ۱۴ رجب ۴۱۱ھ و ۴۲۱ مزار قصبہ چشت میں خلیفہ آپکے خواجہ ابو یوسف چشتی
(۱۳) خواجہ ابو یوسف چشتی ۳ یا ۲۶ رجب ۴۵۹ھ مزار قصبہ چشت میں خلیفہ آپ کے خواجہ
مودود چشتی و خواجہ عبد اللہ انصاری ۔
(۱۴) مودود چشتی غرہ رجب ۵۲۷ھ و ۵۲۱ مزار قصبہ چشت میں خلیفہ آپ کے یہہ ہیں خواجہ
ابی احمد بن حضرت و حاجی شریف زندنی و شاہ سلیمان و خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ
و خواجہ ابو الحسن خرقانی و خواجہ شیخ حسن تبتی و خواجہ احمد بدرون و ابو نصر شکیبان
زاہد خواجہ سبز پوش ۔
(۱۵) خواجہ حاجی شریف زندنی وفات ۳ یا ۱۰ رجب ۶۱۲ھ و ۶۲۰ مزار در زندنہ علاقہ
بخارا میں خلیفہ آپ کے یہہ ہیں ۔
خواجہ عثمان ہارونی کہ طریق کلاہ چار ترکی حضرت ہی سے جاری ہوا ہے ۔
(۱۶) خواجہ عثمان ہارونی وفات ۶ ماہ شوال ۶۱۷ھ و ۶۱۹ مزار مکہ معظمہ آپکے خلفاء یہہ ہیں
خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی و خواجہ نجم الدین صغرا و خواجہ شیخ سعد منکوحی و خواجہ
محمد ترک ۔
(۱۷) خواجہ معین الدین چشتی وفات روز دوشنبہ ۶ ماہ رجب ۶۳۳ھ و ۶۳۲ مزار شریف
اجمیر میں ہے خلفا آپکے یہہ ہیں ۔
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و خواجہ فخر الدین و شیخ حمید الدین صوفی و شیخ برہان الدین
و شیخ احمد و شیخ محسن و خواجہ سلیمان غازی و شیخ شمس الدین و خواجہ حسن خیاط و شیخ
صدر الدین کرمانی و شیخ محمد ترک نارنولی و شیخ علی سنجری و خواجہ یادگار و شیخ
وحید و سلطان مسعود غازی و پیر کریم سبلی و شاہ عبد اللہ کرمانی و شیخ [illegible]
حافظ و جیپال جوگی معروف عبد اللہ ۔
(۱۸) خواجہ قطب الدین وفات روز دوشنبہ ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ و ۶۳۴ مزار [illegible]

دہلی کہنہ مین مشہور ہے اور خلفائے کرام آپ کے یہہ ہین ۔
خواجہ فرید الدین گنج شکر و شیخ بدر الدین غزنوی و شیخ برہان الدین بلخی و شیخ ضیاء الدین رومی و سلطان شمس الدین التمش بادشاہ دہلی و شیخ حسین و شیخ فرزخ و شیخ احمد نہاجی و شیخ بابا سنجری بحریہ و مولانا فخر الدین حلوائی و شیخ بدر الدین سوتاب و شاہ حضرت قلندر و شاہ ابو القاسم تبریزی و شیخ نظام الدین ابو المؤید و مولانا برہان الدین و شیخ سعد الدین و شیخ محمد سلطان و نصیر الدین غازی و مولانا محمد عاجزی و شیخ محمود بہاری و شیخ سعد الدین و شیخ نجم الدین قلندر و شیخ سراج الدین سوختہ تاب

(۱۹) حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر وفات روز سہ شنبہ ۵ محرم ۶۶۴ھ و ۶۶۴ و ۶۹۰ مزار شریف پاک پٹن مین خلیفہ آپ کے یہہ ہین
سلطان المشائخ ۔ خواجہ نظام الدین و خواجہ علی احمد صابر و جمال الدین ہانسوی و بدر الدین سلیمان و شہاب گنج عالم و نظام الدین یعقوب و شیخ نصیر الدین پسران حضرت بدر الدین اسحاق غزنوی و شیخ دیار و شیخ دہنی و نجم الدین دمشقی و شیخ شکر ریز و شیخ علی شکر باران و شیخ [illegible] سراج الدین [illegible] شیخ محمد شاہ [illegible] مولانا محمد ملتانی و مولانا علی بہار و برہان الدین غریب سید محمد رکن الدین و شیخ جلال الدین و شیخ داؤد پالہی و شیخ صدر دیوانہ ذکریا سندہی و شیخ عارف سیستانی و شیخ نجم الدین متوکل برادر حضرت و شیخ جمال عاشق و منتخب الدین ۔

(۲۰) خواجہ حضرت نظام الدین وفات روز چہارشنبہ ۲۸ ربیع الآخر ۷۲۵ھ مزار شریف نواح دہلی مین معروف بہ بستی درگاہ حضرت نظام الدین ہے ۔ خلیفہ آپکے یہہ ہین ۔
شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی و شیخ سراج الدین عثمانی و شیخ قطب الدین منور و شیخ حسام الدین ملتانی و امیر خسرو دہلوی و شیخ برہان الدین غریب و مولانا جمال الدین نصرت فانی و مولانا فخر الدین و مولانا ابوبکر منڈوی و مولانا فخر الدین مروزی و مولانا علم الدین نیلی و مولانا وجیہ الدین یوسف و مولانا شہاب الدین امام و مولانا شیخ محمد و مولانا وجیہ الدین پائلی و قاضی محی الدین کاشانی و مولانا فصیح الدین و مولانا شمس الدین یحییٰ

و خواجہ کریم الدین سمرقندی و شیخ جلال الدین اودہی و مولانا جمال الدین و قاضی شرف الدین
و مولانا کمال الدین یعقوب و مولانا بہاء الدین و شیخ مبارک و خواجہ معز الدین و خواجہ
ضیاء الدین برنی و شیخ تاج الدین نادری و مولانا مؤید الدین انصاری و خواجہ شمس الدین
ہمشیرہ زادہ خسرو و نظام الدین تبریزی و خواجہ سالار و شیخ فخر الدین میرٹھی و شیخ
علاؤ الدین اندپتی و شیخ شہاب الدین کنتوری و مولانا حجۃ الدین ملتانی و شیخ بدر الدین
محبوب و شیخ شمس الدین دباری و خواجہ یوسف بداونی و شیخ لطیف الدین و شیخ
نجم الدین و حاجی احمد بدایونی و عبد الرحمن سارنگ پوری و شیخ رکن الدین عنبری
و شیخ بدر الدین قوار و شیخ سراج الدین حافظ و قاضی شاد علی و مولانا قوام الدین یکدا
و مولانا برہان الدین ساوری و مولانا جمال الدین اودہی و شیخ نظام الدین مونے و خواجہ
تقی الدین خواہر زادہ حضرت و قاضی عبد الکریم قدولی و سید محمد کرمانی و قاضی
قوام الدین قدوری و مولانا علی شاہ جاندار و سید یوسف حسنی و حمید شاعر قلندر
امیر حسن علامی سنجری و قاضی فخر الدین بجنوری۔

(۲۱) حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی وفات شب جمعہ ۱۸ ر و یا ۱۳ ر رمضان المبارک
۷۵۷ھ مزار حضرت خواجہ دہلی میں مشہور ہے۔ درگاہ چراغ دہلی کہ شہر سے سات کوس ہے
اور آپ کے خلیفہ یہ ہیں۔

سید محمد گیسو دراز و خواجہ کمال الدین میر سید محمود ملک زادہ احمد و مولانا معین الدین
عمرانی و میر سید علاؤ الدین برادر زادہ مخدوم جلال ترک جہانیاں جہاں گشت و شیخ
یوسف صاحب تحفۃ النصائح و محمود و جیہ ادیب و سید علاؤ الدین کشوری و قاضی محمد ساوی
فاضل و شیخ سلیمان اودہی و شیخ محمد متوکل کنتوری و شیخ دانیال و شیخ قوام الدین و قاضی
عبد المقتدر و مولانا خواجگی و مولانا احمد تھانیسری و شیخ زین الدین خواہر زادہ حضرت و شیخ
صدر الدین حکیم و سعد الدین کیسہ دار +

(۲۲) حضرت خواجہ کمال الدین وفات ۲۷ شوال ۷۵۶ھ جائے مدفن چراغ دہلی ہے خلیفہ
آپکے خواجہ سراج الدین پسر حضرت۔

(۲۳) حضرت خواجہ سراج الدین وفات یکم جمادی الاول میں ہوئی مزار پیران پٹن میں۔
خلیفہ آپکے خواجہ علم الحق والدین۔

(۲۴) حضرت خواجہ علم الحق والدین چشتی وفات ۲۶ ماہ صفر مزار آپ کا پیران پٹن میں
خلیفہ خواجہ شیخ راجن۔

(۲۵) حضرت خواجہ شیخ راجن وفات آپکی ۲۲ ربیع الاول میں مزار آپکا پیران پٹن
میں ہے خلیفہ آپکے شیخ جمال الدین۔

(۲۶) خواجہ شیخ جمال الدین وفات آپکی ۵ ربیع الاول ۹۰۰ھ مزار آپکا پیران پٹن میں ہے
خلیفہ آپکے شیخ محمد حسن محمد صاحب ہیں۔

(۲۷) خواجہ شیخ حسن محمد صاحب وفات آپکی ۲۸ ذیقعدہ ۹۸۲ھ مزار ملک گجرات میں۔

(۲۸) خواجہ شیخ محمد صاحب وفات آپکی یکشنبہ ۲۹ ربیع الاول ۱۰۴۰ھ میں ہوئی۔ مزار آپ کا
احمد آباد ملک گجرات میں ہے۔

(۲۹) خواجہ شیخ یحیےٰ مدنی وفات آپکی ۲۸ صفر ۱۱۰۱ھ یا ۱۲ ۱۲ مدفن آپکا مدینہ منورہ
قبہ حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ آپکے یہ ہیں۔
شیخ کلیم اللہ جہان آبادی و شاہ فتح محمد غیاث الدین کیرالوی صاحب خانقاہ۔

(۳۰) حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی وفات آپکی ۲۴ ربیع الاول ۱۱۴۲ھ میں ہوئی
مزار شریف دہلی میں درمیان جامع مسجد اور قلعہ دہلی کے میدان میں واقع ہے۔ خلیفہ
آپکے خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی ہیں۔

(۳۱) حضرت خواجہ نظام الدین وفات آپکی ۲۲ یا ۱۲ ماہ ذیقعدہ ۱۱۴۲ھ میں ہوئی مزار
شریف اورنگ آباد میں ہے خلیفہ آپکے۔
حضرت مولانا فخر الدین فخر جہان وفات آپکی ۲۷ جمادی الثانی ۱۱۹۹ھ میں ہوئی مزار شریف
در دہلی درگاہ حضرت قطب صاحب میں خلیفہ آپکے یہ ہیں۔
مولانا نور محمد مہاروی مرشد حضرت شاہ سلیمان مغفور مولانا سید محمد عرف میرن دہلوی و شاہ

فریدالدین محمد سلیم و مولوی مکرم و مولوی فریدالدین ثانی و مولوی [illegible] علی و مولوی
حسن محمد و مولوی محمد صالح و شیخ ضیاءالدین و سید فخرالدین المتخلص به [illegible] و مولانا
ضیاءالدین جیسپوری و مولانا صبح الدین و عبدالوہاب بنگالی [illegible] بخش محمد
کیرت پوری و مولوی مولانا قطب الدین و محمد غوث سیرانی [illegible] نیاز احمد و قاضی
احمد علی و مولانا اصغر علی شاه - اکبر شاه ثانی حاجی لعل محمد [illegible] الدین ظفر [illegible]
بیعت کرادی تهی اور جیسی کچهه ارادت حضرت ابوظفر کو مولانا صاحب کے ساته تهی
وه مشہور و معروف ہے -
(۳۳) حضرت مولانا سید محمد عمادالدین عرف میر محمدی دہلوی وفات آپکی [illegible] ۱۲۴۳ھ
میں ہوئی مزار شریف دہلی میں درمیان شہر متصل جیلی قبر ہے خلیفه آپکے یہه تهے -
مرزا روشن بخت گورگانی و انوار الحق بنگالی و مرزا [illegible] بخت [illegible] ابوظفر شاه
مرزا سلیم ابن اکبر بادشاه و مرزا [illegible] بخت بن شاه عالم و مولوی [illegible] میر جلال الدین و
مولوی نواز بخش علی -
(۳۴) حضرت مرزا روشن بخت گورگانی دہلوی وفات آپکی ۱۲۸۵ھ میں ہوئی مزار آپ کا
متصل قصبه فریدآباد کے ہے خلیفه آپکے یہه ہیں -
مرزا بہادر و مرزا شیر شاه و مولوی فتح محمد پنجابی و حافظ [illegible] دہلوی و مرزا دولت شاه
و محمد حسین و سید واجد علی صاحب دہلوی سلمه الله تعالے ساکن چہته گران -
(۳۵) مرزا احمد اختر مصنف کتاب ہذا - اب قصبه کیرانه میں سکونت رکہتا ہے -
مرزا محمد شاه و مرزا محمود شاه [illegible] و امثال مولوی چشتیه [illegible] تمّ الحروف [illegible]
خواجه مودود چشتی کو استفاده شیخ احمد جام سے تها اور انکو خواجه [illegible] سے اونکو خواجه
ابوفضیل سے اونکو خواجه ابونصر سراج سے اونکو خواجه مرتعش اونکو خواجه جنید بغدادی
سے رحمة الله علیہم اجمعین -

شجرہ صابریہ فقیر

(۱) حضرت شیخ المشائخ والاولیاء مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر قدس سرہ وفات آپکی
۱۳ ربیع الاول سنہ ۶۹۰ مزار شریف پیران کلیر خلیفہ آپ کے یہہ ہیں۔
حضرت شیخ المشائخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ اسرارہم۔
(۲) حضرت شیخ المشائخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ اسرارہم وفات ۱۹ شعبان سنہ ۷۱۵ھ
میں ہوئی مزار شریف پانی پت میں ہے۔ خلیفہ آپ کے یہہ ہیں۔
حضرت مخدوم شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی۔
(۳) حضرت مخدوم شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی قدس سرہ وفات ۱۳ ربیع الاول سنہ ۷۶۵ھ ۷۶۰
مدفن مبارک پانی پت میں۔ خلیفہ آپ کے یہہ ہیں۔
شیخ المشائخ عبد القادر و خواجہ ابراہیم و خواجہ شبلی صاحب سجادہ و خواجہ کریم الدین و خواجہ
عبد الواحد پسران حضرت و شیخ احمد عبد الحق ردولوی و شیخ بہرام چشتی و سید محمود
و شیخ احمد قلندر و شیخ شہاب الدین جھنجھانوی و سید موسٰے بہاری و قاضی محمد اولیاء
و شیخ حسن و شیخ بر بغوری و شیخ [illegible] و شیخ عبد الصمد سنامی و شیخ سراج الدین و شیخ پیر
گھیسا و سید محمود ثانی و پیر سماء الدین کبیر الزنی۔
(۴) حضرت شیخ المشائخ احمد عبد الحق توشہ ردولوی قدس سرہ وفات آپکی ۱۵ جمادی الثانی سنہ ۸۳۷
میں ہوئی مزار شریف ردولی میں۔ خلیفہ آپ کے ہیں۔
حضرت شیخ عارف و شیخ ابو الفتح و خواجہ عزیز پسران حضرت میاں فرید و شیخ بختیار
(۵) شیخ المشائخ عارف چشتی قدس سرہ وفات آپ کی ۲۱ شعبان سنہ [illegible] مزار ردولی میں
خلیفہ آپکے حضرت شیخ محمد قدس سرہ۔
(۶) حضرت شیخ محمد بن عارف چشتی [illegible] وفات ۱۷ صفر میں خلیفہ آپ کے۔
[illegible] شیخ المشائخ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ
(۷) حضرت شیخ المشائخ عبد القدوس گنگوہی نعمانی از اولاد امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رح

وفات آپکی ۲۲ یا ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۹۴۵ھ یا سنہ ۹۴۴ھ مزار شریف گنگوہ مین خلیفہ آپ کی یہہ ہین شیخ عمر و شیخ عبد الغفور اعظم پوری و شیخ بہورہ و شیخ عبد الکبیر بالا پیر و شیخ عبد الغنی و محمد جلال تھانیسری و حضرت شیخ رکن الدین پسر حضرت ہمایون بادشاہ ـ

(۸) حضرت شیخ المشایخ محمد جلال تھانیسری قدسرہ وفات شریف روز جمعہ ۴ یا ۳ ذی الحجہ سنہ ۹۸۹ھ مزار تھانیسر ہی خلیفہ آپکے یہہ ہین حضرت شیخ المشایخ نظام الدین بلخی قدسرہ وفات ۷ یا ۸ رجب سنہ ۱۰۲۶ یا سنہ ۱۰۳۵ مزار در بلخ خلیفہ آپکے یہ ہین شیخ ابو سعید گنگوہی و محمد سعید و شیخ حسن و ولی محمد نارنولی و سید اللہ بخش و شیخ عبد الکریم بنگی و شیخ اللہ داد و شیخ دوست محمد و عبد الفتح و عبد الرحمن کشمیری و سید قاسم و حاجی عبد الحق و قاضی سالم و شیخ صادق و شیخ جان اللہ و عبد الحق و شیخ اسمٰعیل ـ

(۱۰) حضرت شیخ المشایخ صابری النعمانی تو شیروانی از اولاد امام اعظم روح وفات شریف یکم یا ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۰۵۹ مزار گنگوہ شریف مین خلیفہ آپ کے ـ

شیخ محمد صادق و شیخ محب اللہ و شیخ حبیب اللہ و شیخ خواجہ پانی پتی و شیخ ابراہیم سہارنپوری و شیخ محمد ابراہیم رامپوری اور حضرت شیخ محمد رامپوری کے خلیفہ شیخ محمد دہلوی اور ان کے خلیفہ شاہ نصیر کو کہ ذکر اور ان کے خلیفہ شاہ غلام سادات ...

صابر علی عرف میان صابر بخش دہلوی اور اون کے خلیفہ پیر جی سید عبد اللہ دہلوی سلمہ اللہ تعالٰے ـ

(۱۱) حضرت شیخ محمد صادق قدسرہ وفات شریف ۱۸ ماہ محرم سنہ ۱۰۵۸ مزار گنگوہ مین ہے خلیفہ آپ کے شیخ داؤد و شیخ عبد الحق و شیخ گنگوہی و شیخ ابراہیم و شیخ عبد السبحان و شیخ یوسف و میان عبد الجلیل و شاہ جمال و شیخ مبارک ـ

(۱۱) حضرت خواجہ محمد داؤد بن خواجہ محمد صادق قدس سرہ وفات ۵ رمضان المبارک سنہ ۱۰۹۵ مزار گنگوہ شریف مین خلیفہ آپ کے ـ شاہ ابو المعالی و شیخ سوندھا و سید غریب اللہ شاہ کیرانوی و شیخ عبد القادر و شیخ بلاقی ـ

(۱۲) حضرت شیخ المشایخ ابو المعالی قدس سرہ وفات ۸ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۶ مزار شریف انبہٹہ خلیفہ آپکے حضرت سید شاہ میران بہیک ـ

(۴۱) حضرت سید میراں بھیک قدس سرہ کہ اسم مبارک سید عبد الرحمن ہے وفات شریف ۱۰ رمضان ۱۱۲۱ھ مزار قصبہ کھڑام خلفاء آپ کے یہہ ہیں۔

سید محمد سالم و شاہ محمد باقر و شاہ امام الدین و شاہ نظام الدین و شاہ محمد حیات و شاہ عابد و سید عبد المومن و شاہ نعمت اللہ و شاہ نورنگ و پیر شاہ و شیخ جیون و شیخ امان اللہ و خواجہ مظفر و نواب روشن الدولہ و نواب بھکاری خان و ظفر خان و میاں و بندہ سید محمد مقیم و سید لقی کروشیری و سید غلام اللہ و میاں محمد شاہ و محمد مراد و سید غلام محمد میاں اللہ مہر و شاہ بہادر و حاجی ہیبت اللہ و میاں کرم علی و شیخ محمد و شیخ محمد حیات و شاہ عبد الرحمن و شاہ عنایت و میاں موسے خان و مولوی غلام حسین و شیخ محمد ثانی و محمد افضل میاں محمد اعظم و شیخ محمد طاہر و میاں محمد افضل خان و شیخ محمد شیر و جعفر علی خان و میاں الہ بخش و سید علیم اللہ۔

(۴۲) خواجہ [illegible] محمد سالم وفات شریف [illegible] ۱۱۵۸ھ مزار رودولی میں۔ خلیفہ آپکے سید [illegible] آپکے ہو۔

(۴۳) حضرت سید [illegible] حسینی قدس سرہ وفات ۱۹ ربیع الاول ۱۲۳۴ھ مزار رودولی میں ہے خلیفہ آپکے حافظ محمد موسے مانک پوری۔

(۴۴) حضرت حافظ محمد موسیٰ چشتی صابری قدس سرہ وفات روز شنبہ ۱۴ رمضان ۱۲۲۲ھ مزار [illegible] خلیفہ آپکے یہہ ہیں۔

[illegible] حضرت غلام معین الدین المعروف بہ شاہ خاموش و حافظ حسن عرف [illegible] خواجہ محمد بخش بھاگلپوری و محمد شاہ کہ مزار آنکا کنارہ [illegible]

[illegible] معین الدین شاہ خاموش قدس سرہ وفات [illegible] ذیقعدہ [illegible] حیدرآباد دکن خلفاء آپکے یہہ ہیں۔

[illegible] شاہ طلاقی شاہ خاکی [illegible]

[illegible] بجائے [illegible] شاہ [illegible]

ومرزا محمود شاہ پسران راقم الحروف + واضح ہو کہ فیضان صابریہ سندہ کوردھی طور پر سے جسکی

کیفیت بار اول طبع ہو چکی ہے -

فہرست اون اولیاء اللہ کی کہ جن کے مزار گرد روضہ مقدسہ متبرکہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی روشنی ثم دہلوی کے واقع ہین حضرت قاضی حمید الدین سروری یہ حضرت مصاحب حضرت خواجہ قطب الدین کے تھے ان کا مزار ایک بلند چبوترہ پر پایان مزار حضرت کے واقع ہے - حضرت خواجہ بدر الدین غزنوی ان کا مزار پایان مزار حضرت کے واقع ہے حضرت شیخ معز الدین دہلوی ان کا مزار بہی جوار روضہ متبرکہ کے واقع ہے شیخ امام الدین ابدال ان کا مدفن متصل مزار شیخ بدر الدین غزنوی کے واقع ہے شیخ احمد تنہا چی ان مدفن پائین مزار شیخ ضیاء الدین دست نجیب - انکی قبر بہی اندر استانہ فیض نشانہ کے واقع ہے - قاضی عماد انکی قبر پہلو سے مزار حضرت خواجہ کے واقع ہے - حضرت سید احمد آن کا مزار برابر مزار حضرت کے ہے چادر مزار حضور کے نیچے رہتا ہے حضرت سید محمد ان کا مزار پائی پتی حضور کے ہے - یہہ دونو صاحب زادہ ہین سید تاج الدین اوسی پائین مزار خواجہ عبد العزیز بستانی اندر اندر مجر حضور کے کہڑکی کے نیچے - شیخ سعد عرف قاضی سعد ان کا مزار اندر استانہ شریف کے پہلو سے حضرت خواجہ کے واقع ہے اور جن حضرات کے مزار حوض شمسی پر واقع ہین - وہ یہہ ہین حضرت خواجہ سوینہ دوتر ان کا مزار بیرون درگاہ جانب حوض شمسی کے واقع ہے - شیخ عبد الحق محدث دہلی بر لب حوض شمسی سید امجد نزد مقبرہ شیخ عبد الحق سید نور الدین مبارک شیخ برہان الدین ان کا مزار حوض شمسی سے جانب مشرق کے ہے - حافظ محسن نقشبندی ان کا مزار بہی قریب شیخ عبد الحق کے ہے - قاضی رکن الدین ان کا مزار حوض شمسی پر جانب جنوب واقع ہے قاضی عبد المقتدر بن قاضی رکن الدین ان کا مزار بہی اپنے والد کے مزار کے پہلو مین ہے -

سید نور الدین مبارک ان کا مقبرہ بہی حوض شمسی پر ہے - شیخ برہان الدین محمود انکا مزار بہی حوض شمسی پر جانب مشرق کے ہے شیخ نجیب الدین فردوسی ان کا مزار حوض شمسی سے

... حضرت سید الطافہ بین نزدیک مزار برہان الدین بلخی کے واقع ہے شیخ نجم الدین صغرا ان کا مزار
صفحہ علیحدہ پر نزدیک مزار برہان الدین بلخی کے واقع ہے شیخ سلیمان چودہنی ان کی خانقاہ
بھی حوض شمسی پر واقع ہے مولانا سما الدین ان کا مزار بھی حوض شمسی پر ہے شیخ نجم الدین
متوکل ان کا مزار نزدیک درگاہ بیوی نور کے واقع ہے شیخ لبسارز الدین رومی ان کا مزار بھی
نزدیک مزار شیخ نجم الدین متوکل کے واقع ہے مولانا درویش واعظ ان کا مزار بھی جدا
چبوترہ پر نزدیک مزار برہان الدین بلخی کے واقع ہے ۔ سید احمد خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین
دہلوی ان کا مزار مجر خواجہ کے باہر متصل دروازہ مسجد خواجہ کے واقع ہے ۔ دای منجیل شیر
دہ حضرت خواجہ ان کا مزار متصل مالن دروازہ کے باولی پر واقع ہے ۔ شیخ حسین دانا عقب
مسجد روضہ خواجہ کے ان کا مزار ہے ۔ شیخ اللہ دیا ان کا مزار بھی شیخ حسین دانا کے مزار
کے پاس ہے ۔ شیخ حسین خیاط ان مزا متصل دروازہ آستانہ شریف کے واقع ہے ۔ سید
فیروز ان کا مزار متصل مسجد کھنہ بالائے باولی اندرون استانہ شریف کے واقع ہے ۔ بابا
حاجی روز بہ انکا مزار خندق قلعہ بیتھورا مین ہے ۔ شیخ فرید الدین ناگوری ان کا مزار نزدیک
لوز منزل کے ہے شیخ سلیمان سندی ان کا مقبرہ عقب روضہ خواجہ کے ہے ۔
مولانا مجید الدین ان کا مزار جوار روضہ خواجہ مین ہے ۔ مولانا حاجی حاجزی ان کا مزار
روضہ مقدسہ سے چند تیر کے فاصلہ پر واقع ہے قریب باغ ناصر شمس الدین جنازہ
بان جلال الدین تبریزی ان دونون صاحبون کے مزار عقب عیدگاہ کے ہین ۔ شیخ شہاب الدین
عاشق خدا قریب عیدگاہ کے سید حسین ثانی غاری ان کا مقبرہ عالی عمارت کا زیر مینار مسجد
قوۃ الاسلام یعنے لاٹھ کے نیچے واقع ہے ملک سید العجایب ان کا مزار موضع سید العجایب
... ہے ۔ اور یہ موضع حضرت ہی کے نام پر مشہور ہے ۔ شیخ محمد مخدوم اور شیخ
... شہاب الدین امام مسجد سلطان المشائخ شیخ رکن الدین دہلوی پسر شیخ شہاب الدین
... نام ...
... مسعود شکر فرید الدین چاک پران صاحبون کے مزار لاڈو سرائے مین ہین ۔ موضع لاڈو
... قریب روضہ خواجہ کے ہے ۔ مولانا جمال الدین و مولانا کمال الدین مقصود ان

صاحبون کا بجائے مسکن ان کے ہے اور جنگل لاڈو سرائے مین متصل باغ ناصر جہانی عالی
کا مقبرہ اور درگاہ مشہور ہے ضیاء الدین رومی ان کا مزار متصل کالوسرائے کے جانب غرب واقع
ہے مولانا احد الدین کرمانی ان کا مزار عقب عیدگاہ مین ان ہی کی بنائی ہوئی مسجد مین
موجود ہے ۔ جلال الدین تبریزی ان کا مزار عقب عیدگاہ کہنہ واقع ہے ۔ حضرت شیخ
وجیہہ الدین پائلی ان کا مزار لب حوض شمسی پر تھا اب وہ اندا گیا ہے بیٹے میدان حوض مین ایک
چبوترہ کہنہ ہے اوس پر ایک درخت پیپل کا اور دو درخت نیم کے موجود ہین ۔ مولانا فخر الدین
فخر جہان دہلوی مرشد اکبر شاہ ثانی و ابوظفر بہادر شاہ بادشاہ ان کا مزار بیرون
مجبر خواجہ عقب مسجد خواجہ واقع ہے اور تعویذ اور کٹہرا سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے سلطان
شمس الدین التمش ان کا مزار عقب مسجد قوۃ الاسلام واقع ہے ۔ شیخ رکن الدین فردوسی
ان مزار کیلوکہڑی مین ہے کہ یہہ موضع جوار روضہ خواجہ مین ہے شیخ سلیمان بن عفان
مزار ان کا عقب روضہ خواجہ کے ہے ۔ شاہ نور حق دہلوی ابن شیخ عبد الحق محدث
دہلوی ان کے مزار ان کے والد کے مزار کے پاس ہے بی سارہ والدہ شیخ نظام الدین ابو المؤید
ان کا مزار راستہ مہرولی بی بی نور کی درگاہ مشہور ہے بی بی زلیخا والدہ حضرت سلطان
المشایخ ان کا مزار قریب مزار نجیب الدین متوکل کے ہے ۔ بوی نور مین میان معروف
مجذوب یہہ صاحب شیخ برہان الدین بلخی کے مقبرہ مین رہا کرتے تھے مزار کا پتہ نہین ہے
فہرست ان اولیا اللہ کی کہ جن کے مزار گرد روضہ عالیہ حضرت محبوب الہی سلطان المشایخ
خواجہ نظام الدین اولیا زر زری زر بخش قدس اللہ سرہ العزیز کے واقع ہین ۔

حضرت امیر خسرو دہلوی ان کا مقبرہ عالی زیارت گاہ خواص و عام ہے ۔

خواجہ شمس الدین ماہرو خواہر زادہ حضرت امیر خسرو ان کا مزار پائین مزار امیر خسرو صاحب
اندرون مقبرہ امیر صاحب کے ہے ۔

خواجہ محمد صالح و خواجہ رفیع الدین ہارون خواہر زادہ حضرت سلطان المشایخ ان کے مزار جدا
ایک احاطہ مین امیر صاحب کے مقبرہ سے جانب مشرق متصل مجبر شاہزادہ جہانگیر بابر فرزند ان
اکبر شاہ ثانی کے واقع ہین ۔ خواجہ عمران کا مزار شرق مین زیر جالی مقبرہ امیر صاحب کے ہے ۔

خواجہ ابابکر مصلے بردار انکا مزار جانب مشرق مقبرہ امیر صاحب سے ہموارہ سطح پر ہے یعنی تعویذ کسیقدر بلند ہے خواجہ عزیز الدین ان کا مزار زمین دوز پایین مزار خواجہ ابابکر مصلے بردار کے ہے۔ خواجہ بشیر خواجہ نور الدین مبارک بن خواجہ بشیر ان کے مزار بھی شرق مین امیر صاحب سے زمین دوز واقع ہین۔ خواجہ فیروز الدین و خواجہ نصیر الدین ان دونون صاحبون کے مزار پر گھرطیال رہتی ہے مولانا کمال الدین مدراسی ان کا مزار کہرنی کے ٹھنہ کے نیچے سے حاجی لال محمد صاحب خلیفہ حضرت مولانا محمد فخر الدین دہلوی ان کا مزار اندر استانہ کے متصل دروازہ شرقی کے علیحدہ چبوترہ سنگ مرمر پر ہے اور اوس پر کٹہرہ سنگ مرمر لگا ہوا ہے قاضی قطب الدین کاشانی بالی میان سانجی پیر دربان خانقاہ شریف حضرت سلطان المشایخ ان کا مزار شرقی دروازہ کی کوٹھڑی مین ہے خواجہ عبد الرحمن ان کا مزار جہانگیر بابر کی محجر کے باہر سامنے جنوب روئے والان کے ہے اور مزار آپ کا کسی قدر ٹیڑہا ہے خواجہ اقبال ان کا مزار مقبرہ امیر صاحب سے جانب غرب اوس طرف کے کل مزارات سے بلند ہے ہمیشہ اوس پر سفیدی رہتی ہے۔

خواجہ گوپا سوا انکا مزار پایین مزار خواجہ اقبال کے ہے اور تعویذ سنگ مرمر کا ہے جاننا چاہیے کہ متعقب مقبرہ امیر صاحب اور پایین مزار حضرت سلطان المشایخ دو محجر سنگ مرمر سے بنے ہوئے ہین۔ اون مین ایک محجر محمد شاہ بادشاہ کا ہے اور دوسرا محجر کہ جو مجلس خانہ کے قریب ہے وہ حضرت جہان آرا بیگم صاحبہ قدس اللہ سرہا العزیز بنت شاہجہان بادشاہ کا ہے ان کی لوح مزار پر یہہ بیت کندہ ہے۔

بیت

بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا
کہ قبرپوش غریبان ہمین گیاہ بس است

مونس الارواح مین انہون نے حضرت خواجہ بزرگ معین حسن سنجری چشتی اجمیر اور نواب سجری خوب صحبت کے ساتھ بیان کئے ہین انکو بیعت حضرت داراشکوہ برادر اپنے سے خاندان نظامیہ مین تھے اس ہی سے پایین حضرت سلطان جی کے مدفون ہوئین۔

خواجہ عزیز الدین نبیرہ باباصاحب خواجہ قاضی مولانا ضیاءالدین برقی ان تینون صاحبون کے
مزار جانب پائین مزار امیر صاحب کے ہین خواجہ شمس الدین یحیٰی مولانا علاؤالدین نیلی خواجہ
تقی الدین نوح خواجہ محمد امام - خواجہ موسٰے سید محمد کرمانی خلیفہ بابا صاحب سید حسین
کرمانی ابن سید محمد کرمانی خلیفہ باباصاحب سید مبارک کرمانی خواجہ امیر خورد صاحب
سیرالاولیاء - ان سب صاحبون کے مزار یاران چبوترہ پر ہین اور یاران چبوترہ باہر آستانہ
شریف کی باولی کیطرف کے زینہ سے کئی قدم کے فاصلہ سے ہے اب چبوترہ نشیب مین ہین
اورگرد اوس کے چار دیواری ہے اور اوسمین چند درخت نیب ہین - جاننا چاہیئے کہ علاوہ
ان حضرات کے یاران چبوترہ پر اور بہی مزار ہین جن کے نام کسی کو معلوم نہین ہین حضرت
داراشکوہ قادری ان کا مزار صحن چبوترہ مقبرہ ہمایون بادشاہ پر ہے - اوس چبوترہ پر کہئی
قبرین ہین - مگر حضرت کے مزار سے علے کا تعویذ خشت اور چونہ سے بنا ہوا ہے اور پہلو مین ویسی ہی
بنی ہوئی قبر صاحبزادہ کی ہے جاننا چاہیئے دہلی اور نواح دہلی مین اولیا اللہ کے مزار بیشمار ہین -
مگر اون مین جن حضرات کے مزار مشہور ہین - انشاء اللہ مع کسیقدر احوال اور سلاسل اون
حضرات کے بر رسالہ علیحدہ مین ہدیہ ناظرین ہونگے -

سلسلہ درود نقشبندیہ فخریہ اللہم صلی علے سیدنا محمد کان صدیقاً فی کلامہ سلماناً فی فراستہ ابا
القاسم فی العمامہ ابابکر فی کمالہ - جعفراً صادقاً فی الصدقاتیہ ابایزید فے عرفانیہ ابا الحسن فی
جمالہ ابا القاسم فی غنائیہ علیاً در جابیتہ ابایوسف فی وجاہتہ - عبدالخالق فی عبادتہ عارفاً فی معرفتہ
محموداً فی صفاتہ - علیاً فی کمالہ - محمداً فی مجاہدہ امیراً فی ملکہ و مدین فی دیانتہ یعقوباً فی صبرہ عبیداللہ
احراہ محمداً فی احوالہ خواجکیاً فی ریاستہ کلا لاً محمداً فی سکناتہ محترماً فی توکلہ یحیٰی فی احیاء القلوب
کلیم اللہ فی نظام الاسلام والمسلمین فی ارشادہ محمداً فخر الدین فی جنتہ وخلفہ عماد الدین فی آلہ
روشن بخت فی امتہ علے الہ لابرار واصحابہ الاخیار وعلے الدین یعلمون شفاعتہ الکبری وسلم تسلیماً
کثیراً کثیرا برحمتک یا الرحمن الرحیم -

سلسلہ قادریہ فخریہ

اللہم صل علی سیدنا محمد کان علیا فی درجاتہ حسنا فی صفاتہ زین العابدین فی عبادتہ محمدا باقرا
فی محامدہ جعفراً صادقاً فی کلامہ موسیٰ کاظماً فی حلمہ موسے علیا فی رضائیہ معروفاً فی عرفانہ
ابالحسن فی حسناتہ جنیداً فی جندہ شبلیاً فی محبتہ ابالفیض فی تفضلاتہ ابالفرح فی بسط ابالحسن
علیاً فی مرتبہ اباسعیداً فی سعادتہ عبدالقادر فی عبادتہ ضیاء الدین عبدالقادر فی جلالہ عماراً
فی تعمیر الدین فی عظمتہ نجم الدین فی ضیائیہ رضی الدین فی رضائتہ مجد الدین فی ادیانیہ نورالدین
فی انوارہ علاء الدولت والدین فی علامہ محموداً فی صفائیہ علیاً فی مقاماتہ اسحاقاً فی اسحاقہ محمداً
فی محامدہ محمداً علیاً فی معارجہ محمد اغیاثا فی اصحابہ حسنا محمداً فی احسانہ محمدا فی جمالہ یحییٰ فی احیاء القلوب
کلیم اللہ فی قلوب نظام الاسلام والمسلمین فی ارشادہ محمد فخر الدین فی حبہ وخلقہ عماد الدین فی
ادیانہ روشن بخت فی امتہ وعلے الہ الابرار واصحابہ الاخیار وعلے الذین یطلبون شفاعتہ الکبریٰ وسلم
تسلیماً کثیراً کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین +

سلسلہ سہروردیہ فخریہ

اللہم صل علی محمد کان علے فی درجاتہ حسنا فی صفاتہ واحدا فی نجابیاتہ ابا فیض فی افی حنفتہ ابراہیم
فی تسلیمہ خاتما فی سخاوتہ ابا ازاباً فی سکنتہ ابا محمداً فی محامدہ اباعبداللہ فی عبانتہ - اباالعباس
فی شرافتہ سراج الدین فی انوارہ محمداً ابن عبداللہ فی اطوارہ اباحفیظاً فی افاظتہ ابالنجیب فی
نجابتہ شہاباً فی ضیائیہ ذکریاً فی اذکارہ —

طریق تحریر سند خرقہ خلافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ الذی صرف ہمم اولیائہ من الکون الی الاکوان الیہ واقامہم
باثناء اللیل والنہار بین یدیہ وشرح صدورہم ووضع اوزارہم الحق انقضت ظہورہم

ورفع لهم اذکارہم فبشرہم بقولہ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون فتطمئن قلوبہم اذہم الیہ
شہودہم وحضورہم یذکرون فیستلون بذکرہ سراً ویتمتعون بمناجاتہ اعلاناً واسراراً ویطوفون
حول سرادقات العزت والواحدۃ وجوداً وافکاراً ویتلون اینما تولوا فثم وجہ اللہ فیشاہدون
وجہہ لیلاً ونہاراً لایزال منہم فی کل زمان ان تعرف فی وجوہہم نضارت العرفان وہم مع انہم
فی البحر عطشان مطلوبہم لقاء الرحمٰن ومقصودہم رضاء المنان فنظہر فی اقطار الارض آثارہم وتتلالا
ء فی الآفاق انوارہم لسانہم ناطق بالحق وہم داعون الی اللہ للحق لیخرجون ہم من الظلمات الی النور
ولیقربونہم الی الرب الغفور والصلوٰۃ والسلام علی صاحب الشریعت الغراء والطریقۃ الزہراء والحقیقۃ
الباھرۃ رسول الرحمت المخصوص بخلافتہ ربہ فی مقام البعثت وعلٰی آلہ وخلفائہ الاربعۃ واصحابہ
الکرام ہدایت امابعد فان الدعوۃ الی اللہ العلام من ثوق دعار الاسلام والایمان والزم مناہج العمل
والاحسان علی ماورد فی الحزمنہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ ان احب عباد اللہ الی اللہ
الذین یحببون الیہ الی عبادہ ویحببون عباد عباد اللہ الی اللہ ویمشون فی الارض بالوعظ والنصیحت
کما قال اللہ تعالےٰ قل ہذا سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی واشیاعہ انما یکون برعایتہ
اقوالہ وافعالہ واحوالہ ثم ان الاخ العالم العارف مقبول درگاہ صمدی شاہ فلان بن فلان متوطن
فلان سلمہ اللہ ولقاہ لما صح قصدہ الینا واصلاً الی الحق ولبس الخرقۃ المحبۃ والارادت منا واشتغل
بالذکر والفکر شغلاً کاملاً اجزنا لہ بالباس الخرقۃ للطالبین کما اجاز لنا شیخنا ومرشدنا وہادینا فلان
رحمۃ اللہ علیہ وہو من سراج السالکین زبدۃ العارفین فلان رحمۃ اللہ علیہ وہو من لینے سند
دینے والا بجائے فلان اول اپنے مرشد کا نام لکھے پھر دادا پیر کا نام لکھے تا جناب سرور
کائنات پورا سلسلہ طریقت لکھکر بقید تاریخ اور سن نیچے اوس کے العبد کرے +

بیعت کرنیکا طریق

جب مرید کرنا چاہے اول وضو کرے اور باادب باعتقاد دوزانو روبرو مرشد کے

بیٹھے اور دل کو خواہش انسانی سے خالی کرے اور مرشد کو ظہور ذات باری دیکھے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے پہر کلمہ طیب بعدہ کلمہ شہادت اوس کے بعد کلمہ تمجید اس کے بعد کلمہ استغفار پڑہے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب اذنبتہ عمداً او خطاً سراً و علانیۃً واتوب الیہ من الذنب الذی اعلم و من الذنب الذی لا اعلم انک علام الغیوب۔ اس کے بعد کلمہ رد کفر پڑہے اس کے بعد آمنت باللہ پڑہے بعد اوس کے مرشد دست راست مرید دست راست اپنے ہاتہہ مین پکڑ کر تین بار کہے کہ مجھے اور میرے پیرون کو تو نے قبول کیا۔ مرید ہر بار اقرار کرتا جاوے بعد اوس کے یہہ آیت پڑہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علے نفسہ ومن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجراً عظیما۔ بعد اس کے تین بار تلقین کرے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ بعد اوس کے تین بار یہہ عبارت تلقین کرے۔ کہ خدا ایک ہے اور محمد برحق ہے جو حکم خدا ہے اوس کا بجالانا۔ اور جو منع فرمایا۔ اوس نہ کرنا چاہئے بعد اوس کے مرید دو رکعت نماز ارادت ادا کرے نیت اوس کی یہہ ہے۔ نویت ان اصلی اللہ تعالی رکعتی صلوۃ الارادۃ متوجہاً الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر پہلی رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص پڑہے بعد سلام پہیرے تو نو بار لا الہ الا اللہ دسوین بار لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑہے بعدہ دس بار ذکر ملکوتی لا الہ الا اللہ کہے اس کے بعد دس بار ذکر جبروتی اللہ کہے بعد دس بار ذکر لاہوتی ہو کہے بعد اس کے اپنے اور اپنے دوستون کے واسطے دعا طلب کرے اور حاضرین مجلس کو کچھہ تقسیم کرے اور سب سے مصافحہ کرے

ابیات

ذکر نیکو رفتگان دارد ثواب — عاصیان را میرہاند از عذاب
چون بہ نیکو رفتگان در ساختم — ہمنشینان ملایک یافتم
ہر کرا باشد محبت بہ خدا — کے بداند واصلانش را جدا
ذکر ایشان ذکر آن یزدان بود — یاد نیکان یاد آن سبحان بود

اللہ کریم کا شکر اور احسان ہے کہ اوس کی عنایت سے یہہ تذکرہ سلاسل فقراخیر و عافیت کے ساتھ حسب مدعا اختتام کو پہونچا سے للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست :. آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید - اب مین یہہ چاہتا ہون کہ جو مکتوبات چند حضرت قبلہ و کعبہ ایمان و دین واقف اسرار حق الیقین خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس سرہٗ کے کہ جو اس فقیر کو سیاحی اور جہان گردی مین بڑی کوشش بلیغ سے دستیاب ہوئے تھے اون کو بنظر افادہ و بہ ہدایت ما لا کلام تیمناً و تبرکاً درج رسالہ ہذا کرتا ہون اور بامید طالبان حق سے یہہ رکھتا ہون کہ جب اس کے مطالع مسرور اوقت ہون تو اس عاجز ناکارہ جہان کو بھی دعا رخیر سے محروم نفرماوین والسلام علی من اتبع الہدیٰ - لہذا نام ان مکتوبات کا اسرار الواصلین رکھا ہفت اسرار پر منقسم کیا - وبہ نستعین :. **اسرار اول مکتوب اول**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محب دلی دوست قلبی برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین از جانب بندہ مسکین معین الدین بعد سلام مسنون الاسلام واضح ولائح باد کہ چند کلمات اسرار الٰہی کہ می نویسم باید کہ طالبان حق و مریدان با صدق را تعلیم کنید کہ در غلطی نہ افتند الغرض ہر کہ خدا را شناخت ہرگز اورا حاجت بسوال و خواہش و آرزو نباشد و ہر کہ نشناخت سخن ایشان فہم نکند اے ترک ہوا کن انکہ ترک ہوا کرد بمقصود رسید قولہ تعالیٰ و نہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوے از انکہ ہر کہ دل خویش را گرداند بکثرت شہوات او را کفن لعنت بپیچند و در زمین ندامت دفن کنند و ہر کہ نفس را بمیراند نیاز استاد ازشہوت در کفن رحمتش بپیچند و در زمین سلامتش دفن کنند روزے سلطان العارفین خواجہ بایزید فرمود کہ شبے حق را در خواب دیدم مرا گفت کہ اے بایزید چہ میخواہی گفتم میخواہم کہ تو میخواہی خطاب خوش رسید کہ من ترا ہم چنانکہ تو مرا -

بیت

ہر کہ گردن بہد رضا او را :. مر مرا حق نگاہ بان باشد

پس اگر خواہی کہ ماہیت تصوف را عارف باشی خدا اسائش برطرف دیہ بند و بعد ازان

بزانوے محبت بنشین چون این کار کرده باشی عالم التصوف باشی طالب حق را باید - که بجان و
دل در کار و عمل آوری که انشاء الله تعالیٰ نجات از شر نفس شیطان یابی و مراد هر دو جهان
حاصل کنی روزے شیخ من فرمود اے معین الدین واقف که صاحب حضور کیست باید
دانست که صاحب حضور آنست که در همه وقت در مقام عبودیت باشد - و آنچه از قضا
و قدر بروے رسد پیش از رسیدن از حق داند و بیند و راضی باشد بلکه رحمت پذیرد و مراد از همه
عبادت ها همین خداوند است هر که این شود او شاه جهان است بلکه شاه جهان محتاج اوست
روزے شیخ من بما خطاب نموده فرموده که بعضے درویشان میگویند که چون طالب بکمالیت رسد
اضطراب از وے میرود این سخن غلط است - دیگر آنکه میگویند عبادت برخیزد این هم غلط است
چراکه حضرت رسول مقبول علیه السلام همیشه در بندگی و عبادت و عبودیت سر بر آستانه حقیقی
بر نهاده است باوجود کمال بندگی ما عبدناک حق عبادتک بر زبان جاری داشتے و بسیار
گفتے اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً عبده و رسوله پس یقین دان چون عارف بکمالیت
رسد در آن وقت کمال بر اصفت تمام هست باصدق محبت دا که دران حضوری و آگاهی بیشتر
حاصل میشود بلکه معراج اخص الخاص در وقت نماز میباشد چون کسیکه این سخن معلوم کند و صدق
آرد کمال عطش او را دو سے دهد که چند پیاله آتش پیاپی نوشد تشنه تر گردد از برا ے آنکه جمال
نامتناهی نهایت ندارد و سکون او بے سکونی و آرام او بے آرامی باشد تا وقت یوم اللقا زیاده
والسلام

اسرار دوم

مکتوب دوم

بسم الله الرحمن الرحیم - طالب شوق در دست - درویش جفاکش هستند در
اشتیاق لقاے حق آرزومند برادرم خواجه قطب الدین دهلوی اسعده الله تعالے
فی الدارین - بعد سلام سنت نبی خیر الانام [illegible] خدمت [illegible] کاروانی
[illegible] صاحب حضرت خواجه [illegible] خاکسار حاضر بود [illegible] که شخصے آمد

درویشی ... باشیخ چگونه مفهوم شود که قرب الهی بروے حاصل شده است خواجه فرمود که از توفیق
نیک عملی پس یقین دان هر کرا توفیق نیک عملے دهند در قرب بروے کشادند و چشم پر آب کرده فرمود
که شخصی کنیزک داشت صاحب وقت بود نیم شب بیدار گشت و برخاست وضو کرده دو رکعت نماز ادا
کرده شکر حق بجا آورد و دست بمناجات بر آورد و گفت یا پروردگار من قرب ترا حاصل کردم مرا از خود
دور مدار خواجه کنیزک ماجراے آن شنید و گفت که اے کنیزک بچه معلوم کردی که قرب او حاصل
کردی کنیزک جواب داد که اے خواجه ازین دانم که نیم شب مرا بیدار کرده توفیق طاعت داد
ازین دانم که قرب حاصل کرده ام خواجه گفت اے کنیزک برو ترا براے خدا آزاد کردم پس انسان را باید
که شب و روز در طاعت حق نماید تا نام او در جریدهٔ نیکوکاران ثبت کنند و از بند قید نفس شیطانی رهی
یابد والسلام ÷

اسرار سوم
مکتوب سوم

بسم الله الرحمن الرحیم - واقف اسرار الله الصمد ماهر انوار لم یلد و لم یولد برادرم خواجه قطب الدین
دهلوی لطال الله ؛ از جانب فقیر حقیر معین الدین سنجری بعد سلام محبت التیام و پیام موانست
انضمام مقصود آنکه تا بدالتحریر از صحت ظاهری هم مشکور است و صحت وری و ارین سبحانه
نصیب شما گرداناد برادرم شیخ حسن عثمان هارونی فرمود که سخن رموزات عشق هر کس گفتن سزاوار
نباشد مگر با اهل معرفت خواجه شیخ سعدی سنگوی عرض نمود که اهل معرفت را بچه توان شناخت خواجه
فرمود که نشان اهل معرفت ترک است هر کجا ترک باشد یقین دان که او اهل معرفت است و معرفت
خدا تعالی دارد و هر که را ترک نباشد آنکس را معرفت نصیب نباشد پس بالجزم دان که معرفت خداے تعالی
کلمه شهادت و نفی و اثبات معرفت حق سبحانه تعالی است و مال و جاه بت بزرگ اند و بسیار کسے
را از راه برده اند و مے بد معبود خلایق گشته اند و بیشتر خلق مال و جاه پرستند پس هر که حب مال و جاه از
دل دور کند نفی تمام کرده باشد و هر که معرفت حق سبحانه تعالی حاصل کند اثبات تمام کرده باشد نسبت
گفتن لا اله الا الله هر دارد و معرفت خداے نداند تا که کلمه شهادت نگفته باشد - زیاده والسلام ÷

اسرار چهارم مکتوب چهارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حقایق ومعارف آگاہ عاشق رب العالمین برادرم خواجہ قطب الدین بدانند کہ عاقل ترین در مردمان فقرانند کہ باختیار درویشی ونامرادی اختیار کردہ اند زیرا کہ در بے مرادی ونامرادی ہست ودر نامرادی مرادی ہست بخلاف اہل غفلت کہ ایشان غلط فہمیدہ وصحت رازحمت وزحمت راصحت دانستہ اند پس دانا آن باشد کہ مراد دنیا زاید ترک دہد ونامرادی وفقراختیار کند واز مراد خود گذشتہ با نامرادیہا بسازد - مصرع

نامرادی تا نکردی بامرادی کے رسی - پس مرد باید کہ وابستگی باحق دارد کہ ہمیشہ بود وہمیشہ باشد اگر حق تعالی دیدہ بخشد در ہر راہ از ذات جز وجہ باقی نہ بیند ودر ہر دو جہان بہر چہ نظر کند در حقیقت ہموار بیند وبیدار دیدہ بدست آرد کہ ہر ذرہ خاک جامیست جہان نما اگر در نگری زیادہ بجز شوق مواصلت صوری چہ نویسید -

اسرار پنجم
مکتوب پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم - زبدۃ الواصلین عاشق رب العالمین برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی در حمایت معبود حقیقی بودہ شاد وکام باشند روزے این دعاگو بخدمت خواجہ عثمان ہارونی حاضر بود کہ شخصے آمد وعرضداشت کرد - یا شیخ اکتساب علوم نمودم - و زہا بسیار کردم - بمقصود نرسیدم شیخ فرمود - کہ ترا برہمین یک جز عمل نمودن لابند است کہ عالم گردد - وزاہد ہم شود - چنانکہ رسول مقبول صلوۃ اللہ علیہ وسلم فرمودہ است کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ وحب الدنیا راس کل خطیئۃ - اگر باین حدیث عمل نمائی از العلم دیگر حاجت نباشد یعنی العلم نکتہ مگر گفتن آسان است ودر کار بستن دشوار - پس یقین دان بجز این مدان تا کہ ترک حاصل نشود محبت بہ کمال نباشد ومحبت وقتی حاصل شود کہ حق بروے ہدایت کند - بے ہدایت حق ہرگز بمقصود نرسد - من یہدی اللہ فہو المہتد - پس انسان را باید کہ از براے عند اللہ وقت شریف را ضایع نکند - وغنیمت داند ودر فقر وفاقہ عمر بسر برد وباعجز وزاری پیش آید - وعمر از خجالت گناہ بر ندارد ودر ہمہ

حال تضرع و عجز پیش آید - که از همه بندگی و عبادت خود بهتر کار همین عجز و نیاز است
بعده بمدرین محل حکایتے آغاز کرد - رفرمود که حاتم اصم رحمة الله علیه از شاگردان و مریدان
خواجه شفیق بلخی بود روزے شیخ فرمود که چند مدت است که در خدمت و صحبت من باشی و سخن
من شنوی حاتم گفت سی سال است گفت درین مدت چه حاصل کرده چه فایده گرفته گفت
هشت فایده حاصل کرده ام - ترا بیش ازین هشت فایده حاصل نشد - گفت شیخ اگر راست
پرسی بیش ازین نخواهم شفیق گفت انا لله و انا الیه راجعون - ای حاتم من جمله عمر خود کار تو
صرف کردم ترا بیش ازین نخواهم - مرا از علم همین بس است زیرا که خلاصی نجات و رهائی
من درین هشت فایده است شفیق گفت ای حاتم بیار و مرا بگو که آن هشت فایده خود چیست
تا بشنوم گفت اے استاد اول آنست که در خلق جهان نگاه کردم دیدم که هر کسے محبوبے و
معشوقی اختیار کرده اند آن محبوبان و معشوقان بعضے تا مرض موت با او باشند بعضے تا
بموت و بعضے تا لب گور پس همه ازیشان باز گردند هیچ یکے با ایشان بگور نروند و مونس وے
نبودند - پس من اندیشه کردم با خود گفتم که محبوب آن نیک است که با محب گور رود و مونس وے
و چراغ او باشد و در عرصه قیامت منازل طے کناند پس بدیدم آن محبوب که این صفت دارد
اعمال صالحه است پس آنرا محبوب خود گرفتم و حجت خود ساختم تا بمن در گور آید و مونس و چراغ
گور من بود و در منازل با من بود هرگز از من برنگردد شفیق گفت احسنت یا حاتم نیکو گفتی - فایده
دوم آنست که درین خلق نگاه کردم دیدم که همه پیرو هوا گشته اند و همراه نفس میرفته اند پس
درین آیت اندیشه کردم و اما من خاف مقام ربه ونهی النفس عن الهوی فان الجنة هی المأوی
یقین دانستم که قرآن شریف حق است و صدق پس بخلاف نفس بیرون آمدم و مجاهده کمر بستم واو
برادر بونه مجاهده نهادم و یک آرزوی او بر نیاوردم و در طاعت خدای تعالے آرام گرفتم -
شفیق گفت بارک الله علیک نیکو کردی و نیکو گفتی - فایده سوم بیار گفت اے استاد درین
نگاه کردم و دیدم که هر کس سعی و رنجے درین دنیا برده اند و ازین حطام دنیاوی چیزے
حاصل کرده اند و بران خرم و شادان میشوند پس بهه آیت نگاه کردم ما عندکم ینفد وما عند الله باق پس حاصل
درین اندوخته بودم و راه خدای تعالی صرف کردم - و بدان ایشان ایثار کردم و خود را بخدا سپردم

تا در حضرت خداے باقی باشد و توشه زاد و بدرقه راه آخرت من باشد شقیق گفت بارک الله یا
حاتم نیکو کردی فائده چهارم بگو گفت اے شیخ درین خلق نگاه کردم و قوے دیدم که پنداشته
اند که شرف آدمی و عزت و بزرگواری بکثرت اقوام است لاجرم باین افتخار کردند و مباهات
نمودند و قومی پنداشته که بکثرت اموال و اولاد است و بدان افتخار گردند۔ پس من درین
نگاه کردم که آن اکرمکم عند الله اتقاکم دانستم که حق و صدق اینست و آن پنداشتها جمله خطاست
پس تقوی اختیار کردم که تا در حضرت خدا عز و جل از جمله کریمان باشم شقیق گفت احسنت
یا حاتم نیکو گفتی۔ فایده پنجم بیار گفت درین خلق نگاه کردم قومے بدیگران نکوهش میکردند
چون بدیدم همه از حسد بود که بر یکدیگرے بردند بسبب مال و جاه علم پس من درین آیت تامل
کردم قسمنا بینهم معیشتهم فی الحیوة الدنیا۔ که این قسمت در ازل رفته است۔ و کسے را
درین اختیار نیست و بر کسے حسد نبردم و بقسمت خدا تعالے راضی شدم و با هر که درین
جهان بود صلح کردم شقیق گفت نیکو کارے کردی فایده ششم بیار و بگو گفت اے شیخ درین
جهان نگاه کردم که قومے یکدیگر را دشمن دارند و هر کسے بسبب چیزے غرض دارند با یکدیگر پس
درین آیت تامل کردم که ان الشیطان لکم عدو مبین۔ دانستم که قرآن گفته خدا تعالے برحق و
راست است جز شیطان و اتباع او را دشمن نباید داشت پس شیطان را دشمن دانستم
و فرمان او نبردم و نه پسندیدم بلکه فرمان خدا تعالے عز و جل بردم و او را پسندیدم و بزرگی او
کردم۔ است و مستقیم این است چنانچه حق سبحانه و تعالی در قرآن فرماید۔ الم اعهد الیکم
یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان انه لکم عدو مبین۔ و ان اعبدونی هذا صراط مستقیم +
شقیق گفت احسنت نیکو کردی۔ و نیکو گفتی۔ فایده هفتم بیار تا چیست گفت اے استاد
درین خلق جهان نگاه کردم و دیدم که هر کسے در طلب قوت و معاش خود کوششها بلیغ مینماید
و بدین سبب در حرام و شبهه افتد و خود را ذلیل میداند پس درین آیت تامل کردم و ما من
دابة فی الارض الا علی الله رزقها۔ پس بدانستم که فرمان حق است و من یکے از
دابها ام۔ پس بخواست خداے تعالے مشغول شدم و دانستم که روزے من برساند
زیرا که ضامن شده است خواجه شقیق گفت نیکو کردی فایده هشتم۔ بیار گفت اے خواجه

درین خلق جہان نگاہ کردم ودیدم ہرکسے اعتماد بکسے وچیزے کردہ اند یکے اعتماد بزر وسیم کردہ اند ودیگرے بملک واملاک پس درین آیت تامل کردم ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ پس توکل بر خدا کردم وہو حسبی اللہ ونعم الوکیل ۔ خواجہ شفیق گفت یا حاتم وفقک اللہ تعالے من در توریت وانجیل وزبور وفرقان نگاہ کردم ازین چہار کتاب این فوائد ہشتگانہ بازمیگردد ہر کہ برین فوائد ہشتگانے کار کند برین چہار کتاب کار کردہ باشد حکایت ترا معلوم باشد کہ ترا بعلم حاجت نیست زیادہ والسلام

اسرار ششم مکتوب ششم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ مخزن اسرار یزدانی معدن فیوضات سبحانی برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی حفظ اللہ تعالے وسلم روزے شیخ من در معنے کلمہ نفی واثبات چہ خوش فرمود کہ نفی نادیدن خود واثبات دیدن خدائی است جل وعلے چراکہ ہرگز خود بین خدا بین نباشد پس ہی کنندہ نفی می باید بود چون نفی نہ از نفی کردن چہ سود واگرمے پندارد کہ ہستی ہستی خداسے را بدانکہ کلمہ شہادت ونماز وروزہ صورتے وحقیقتے دارند اگر از حقائق ایشان بیخبر باشد وبصورت قناعت عبث کند حقیقتے عظیم باشد کہ بحقائق این نرسد ۔ باز فرمود کہ خدا تعالے ہمیشہ بود وہمیشہ باشد سالک در بدایت نابینا بود ۔ چون بینا بحق شد ہرچہ دید از وی دید وہرچہ شنید از وی شنید وخود را فراموش کردہ وصل گشت وزندہ ابدی شد زیادہ والسلام

اسرار ہفتم مکتوب ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ عارف معارف حق آگاہ عاشق اللہ برادرم خواجہ قطب الدین اوشی زاد اللہ فقرہ از جانب دعاگو بعد سلام ہوالتت انضمام مکشوف رائے معرفت پیرائے باد عزیز من باید کہ مریدان خود را تعلیم نمایند کہ فقیر ومرشد وکامل کدام است ونشان آن چیست وصفت وے چہ باشد کہ مشایخ طریقت قدس اللہ اسرارہم فرمودہ اند الفقیر ما لا یحتاج الی کل شئی معنے آنست کہ فقیر کسے را گویند کہ ہمہ بالستنائی از دور شدہ باشد وجز وجہ باقی او را مطلوب نماندہ باشد چونکہ جمیع کائینات مرآت ومظہر وجہ باقی اند محتاج ومحب ہمہ باشد وانہمہ موجودات مقصود بیند بعضے اکابر در شرح این قول چنین بیان کردہ اند کہ فقیر کامل کسے را گویند کہ بالیست اد

غیر از حق از دل دور شده باشد و را غیر از حق سبحانه تعالی هیچ مقصودے و مطلوبے نمانده باشد و چون ماسوای از دل بیرون رفت مطلوب حاصل گشت - پس طالب را باید که همیشه در طلب مقصود بود مگر مقصود چه باشد باید دانست که مقصود همین درد و سوز است - بهر چنین درد و سوز باید خواه حقیقی خواه مجازی در اینجا مراد سوز مجازی انچه از شریعت است انه لهو و لعب والسلام

رباعی

من عمر تباه کرده بازی بازی   صد گونه گنه کرده به بازی بازی
هم موی سفید کرده آسان آسان   هم نامه سیاه کرده به بازی بازی

رباعی

امروز که روز عمر بر جاست   می باید کرد کار خود راست
فردا چو اجل عنان بگیرد   عذر من و تو کجا پذیرد

مناجات بدرگاه قاضی الحاجات

ای خالق ارض و سما ما را [illegible]
وز اهل بیت مجتبی سوی خودم راهی نما
جرم و گنه دارم بسی وز کرده بیزارم بسی
چون از کرم بنواختی سوی خودم راهی نما
در پیش رفته کاروان پس مانده ام چون [illegible]
ای رهنمای رهبرم سوی خودم راهی نما
سودا مرا بیهده مکن ما را جدا از خود مکن
روزی جدائی از این [illegible] سوی خودم راهی نما
چون جان [illegible]
ای [illegible] سوی خودم راهی نما

ای کردگار [illegible] سوی خودم راهی نما
با حرمت اهل یقین با جمع تبع التابعین
بیعزت و خوارم بسی سوی خودم راهی نما
سر هوای خواب [illegible]
شیطان و نفس ناتوان سوی خودم راهی نما
شیطان کند گمراه مرا چون راه شود کوته مرا
این دعوتم را رد مکن سوی خودم راهی نما
ختم گشته است این قاسم صبح سفیدی در علم
گر [illegible] سوی خودم راهی نما
جریان [illegible] آید در بیان
این احمدی [illegible]
چون گفته لا تقنطوا سوی خودم راهی نما

یا رب بحق مصطفی با چار یار با صفا
با صحبت اصحاب دین سوی خودم راهی نما
از نطفه پیدا ساختی با جان [illegible]
[illegible] سوی خودم راهی نما
از خوان تو نان میخورم فرمان شیطان میبرم
ایمان بکن همراه مرا سوی خودم راهی نما
رفته بهار عمر من آمد خزان بر حال من
از غایت فضل و کرم سوی خودم راهی نما
آید ملک چون از سما پرسد ز دین مصطفی
ای خالق هر دو جهان سوی خودم راه نما

شجره جدی فقیر مولف رساله هذا

	محل ولادت	سن و ماه ولادت	محل جلوس	سن و ماه جلوس	مدت سلطنت	محل وفات	سن و ماه وفات	جاے مزار
حضرت امیر تیمور صاحبقران گورکان جنت مکان	[illegible]	۲۵ شعبان [illegible] سنه ۷۳۶ هجری	بلخ	[illegible] ۱۲ رمضان سنه ۷۷۱ هجری	[illegible] سال ۱۱ ماه ۵ یوم	[illegible]	شب چهارشنبه ۱۷ شعبان سنه ۸۰۷ هجری	سمرقند
جلال الدین امیر شاه بادشاه	سمرقند	۱۴ [illegible] سنه ۷۷۹ هجری	[illegible] ایران	۱۶ ذیقعده سنه ۸۰۷ هجری	[illegible] سال ۴ ماه ۲۲ یوم	ایضاً	۲۵ ذی الحجه سنه ۸۵۰ هجری	سمرقند
حضرت سلطان محمد میرزا	[illegible] سمرقند		سمرقند	۴ ذیقعده سنه ۸۵۰ هجری	[illegible] سال	تبریز	سنه ۸۵۵ هجری	تبریز
حضرت سلطان ابو سعید میرزا بادشاه	[illegible]	[illegible] سنه ۸۳۰ هجری	[illegible]	سنه ۸۵۵ هجری	۱۸ سال	سمرقند	۲۲ رجب سنه ۸۷۳ هجری	سمرقند
حضرت سلطان عمر شیخ مرزا باد شاه	سمرقند	سنه ۸۶۰ هجری	سمرقند	سنه ۸۷۳ هجری	۲۶ سال	ایضاً	۴ رمضان روز دوشنبه	سمرقند

اسم	محل ولادت	سن و ماہ ولادت	محل جلوس	سن و ماہ جلوس	مدت سلطنت	محل وفات	سن و ماہ وفات	جائے مزار
حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ	خطۂ فرغانہ	۶ محرم سنہ ۸۸۸ھ	اندجان	بروز سہ شنبہ رمضان سنہ ۸۹۹ھ	۲۷ سال ۹ ماہ ۱۱ روز	اکبرآباد بمقام چار باغ	۶ جمادی الاول سنہ ۹۳۷ھ	کابل
حضرت نصیر الدین ہمایون پادشاہ	کابل	شب سہ شنبہ یا ۴ شنبہ ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۹۱۳ھ	آگرہ	۱۴ جمادی الثانی سنہ ۹۳۷ھ	۲۵ سال ۲ ماہ ۵ یوم	دہلی کہنہ	۱۱ ربیع الاول سنہ ۹۶۳ھ	دہلی مشہور بمقبرہ ہمایون
حضرت ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	امرکوٹ	شب یکشنبہ ۵ رجب سنہ ۹۴۹ھ	بیگڑہ کلانور صوبہ لاہور	۲ یا ۳ ربیع الثانی سنہ ۹۶۳ھ	۵۱ سال ۲ ماہ ۱۱ یوم	اکبرآباد	چہارشنبہ ۱۳ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ھ	بہشت المعروف سکندرہ قریب اکبرآباد
حضرت ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر پادشاہ	قصبۂ فتح پور	روز چہارشنبہ ۱۷ ربیع الاول سنہ ۹۷۷ھ	اکبرآباد	روز پنجشنبہ ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۰۱۴ھ	۲۱ سال ۹ ماہ ۱۳ یوم	لاہور	۱۷ صفر سنہ ۱۰۳۶ھ	شاہدرہ لاہور
حضرت شہاب الدین محمد شاہجہان پادشاہ	لاہور	شب پنجشنبہ یکم ربیع الاول سنہ ۱۰۰۰ھ	لاہور	۸ جمادی الثانی سنہ ۱۰۳۷ھ	۳۱ سال ۴ ماہ ۲۲ یوم	اکبرآباد	شب دوشنبہ ۲۶ رجب سنہ ۱۰۷۶ھ	تاج گنج قریب اکبرآباد
حضرت سلطان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگزیب عالمگیر بادشاہ	مضافات گجرات	شب یکشنبہ ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۸ھ	اکبرآباد	روز جمعہ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۹ھ	۵۰ سال ۲۷ یوم	اورنگ آباد ملک دکن	روز جمعہ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ھ	اورنگ آباد [illegible] نواب نظام الملک
حضرت محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ	بیساق دکن	سلخ رجب سنہ ۱۰۵۳ ہجری	لاہور	غرہ ذی الحجہ سنہ ۱۱۱۸ھ	۵ سال ۱ ماہ	شاہجہان آباد	یکم محرم روز شنبہ سنہ ۱۱۲۴ھ	در دہلی کہنہ متصل درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین
حضرت محمد معز الدین جہاندار شاہ پادشاہ	ملک دکن	بروز چہارشنبہ ۱ رمضان سنہ ۱۰۷۱ھ	لاہور	بروز جمعہ ۷ محرم یا غرہ ربیع الاول سنہ ۱۱۲۴ھ	۱۰ ماہ ۳ روز	شاہجہان آباد	بروز جمعہ ۸ محرم سنہ ۱۱۲۵ ہجری	در مقبرہ ہمایون

اسم	محل ولادت	سن وماه ولادت	محل جلوس	سن وماه جلوس	مدت سلطنت	محل وفات	سن وماه وفات	جاے مزار
حضرت عزالدین محمد عالمگیر ثانی بادشاه	صوبه ملتان	روز جمعه ۱۰۹۹ھ	باغ سالامار	روز سه شنبه ۱۰ شعبان ۱۱۶۷ هجری	۵ سال ۶ ماه ۲۸ یوم	شاهجهان آباد	روز سه شنبه ۸ ربیع الثانی ۱۱۷۳ھ	در حجره همایون
حضرت ابو المظفر علی گوهر شاه عالم بادشاه	اله آباد	۱۷ ذیقعده ۱۱۴۰ھ	آله آباد	۴ جمادی الاول ۱۱۷۳ھ	۴۸ سال ۳ ماه ۲۳ یوم	ایضاً	۷ رمضان وقت صبح کاذب ۱۲۲۱ هجری	متصل درگاه حضرت خواجه قطب الدین
حضرت ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاه ثانی بادشاه	مکند پور علاقه سیوان	شب چهارشنبه ۱۰ رمضان ۱۱۷۳ھ	شاهجهان آباد	روز چهارشنبه وقت صبح ۷ رمضان ۱۲۲۱ھ	۳۱ سال ۶ ماه ۱۲ یوم	دهلی کهنه مقام مهرولی	جمعه ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ	در حجره والد خود
خاتم السلاطین گورگانی حضرت ظل سبحانی ابو ظفر سراج الدین محمد بهادر شاه ثانی نور الله تربته	شاهجهان آباد	بروز شنبه ۲۸ شعبان ۱۱۸۹ھ قریب طلوع آفتاب	ایضاً	شب جمعه ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ هجری	[illegible] سال	رنگون ملک برهما	۱۲۷۹ هجری	رنگون ملک برهما
سهن پور خلافت حضرت میران شاه محمد دار البخت ولیعهد بهادر	ایضاً	بروز دوشنبه ۱۲۰۸ هجری	ایضاً	شب جمعه ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ هجری	+	شاهجهان آباد	÷	÷
کمترین نیاز آگین امیدوار رحمت پروردگار فقیر پر تقصیر احمد اختر عفا عنه	شاهجهان آباد	یه شجره برائے یادداشت برخورداران مرزا محمد شاه و مرزا محمود شاه زید الله علمها و عمرها مع دیگر شمائل رساله هذا کیا گیا۔ یه فقیر قصبه کرانه محله خیل ضلع مظفرنگر میں انفاس شماری پوری کرتا ہے اگر کوئی صاحب عنایت نامه ارسال فرمادیں تو یہی پته کافی ہے والسلام علی من اتبع الهدی فقط						

ای ناظرین دن اور مہینہ اور تاریخ پیدایش حضرت امیر تیمور اور حضرت ابوظفر کا ایک مگر وقت کا فرق تہا یعنی امیر تیمور شب دوشنبہ کو وقت صبح پیدا ہوئے وہ عروج تہا اور حضرت ابوظفر کا وقت پیدایش غروب آفتاب تہا یہ تنزل ہی جو خدا کو کرنا منظور ہوتا ہے وہ اسکی آثار پہلے ہی سے دکہا دیتا ہے اونکے ایک بیٹے کا نام شاہرخ مرزا تہا اور ایک پوتے کا نام ابوبکر مرزا تہا اونکے منجھلے بیٹے کا نام شاہرخ اور پوتے کا نام مرزا ابوبکر حضرت امیر تیمور کے ولیعہد کا نام بہی میران شاہ تہا اور ادن کے ولیعہد کا نام بہی میران شاہ تہا افسوس ہے اوپر حال ہمارے کے کہ ہم اس امر کو پہلے نہ سمجہتے سمجھے ورنہ ہم اس تباہی کمپنی کو پہلے ہی سے لات مار کر سبکدوش ہوکر توشہ عقبیٰ جمع کر لیتے ایسی برس لہو ولعب میں گذرے خراب ہی ہوے ہمکو نیک ہدایت دیوے اور خاتمہ بالخیر فرماوے آمین ثم آمین ✣

مختصر فہرست کتب موجودہ کتبخانہ بھوانی شاد و گردہاری لال ابہاگی ہوپلی دریبہ کلان

سیرۃ محمدیہ - یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح عمری اور تعلیم جو بے تعداد کتابوں عربی لاطینی انگریزی فرانسیسی سے نہایت جانکاہی سے جمع کیے گئے ہیں ساتھ ہی متقل ہوں میں ہر طبقہ کے علماء کا مختصر حال اور تصانیف کا ذکر ہی اس قسم کی کتاب آجتک اسلام میں نہیں لکھی گئی ہی تمام گذشتہ اور موجودہ یورپین کے اعتراضات کا جواب اسلامی عربی تواریخ سے دیا گیا ہے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسکو ضرور خریدیں اور اپنے پیارے نبی کی پرجلال شان اور تعلیم کے لاثانی اثر کو دیکھیں کہ مسلمانوں نے کن کن علوم کو پہنچایا اور کون کون سے علم ایجاد کیے - ۴م

عمرو عیار معروف بہ فسانہ خیرت	اول ۸	گلدستہ حکایات	[illegible]
سوانح شیطان -	۸	قصہ تاج کامیابی	[illegible]
الف لیلہ شہرزاد معروف بہ شبستان حیرت	۸	فسانہ گلشن	[illegible]
الف لیلہ دنیا زاد معروف بہ مشاطہ بغداد	۸	ناول مسعود	[illegible]
پھرنا باغ حصہ اول	۸	فسانہ شیریں	[illegible]
ایضاً حصہ دوم	۸	قصہ ممتاز	[illegible]
الف لیلہ حیرت	۴	قصہ ٹھگ اول حصہ	[illegible]
پھولوالوں کی سیر	۶	ایضاً دوم	[illegible]
		ایضاً سوم	[illegible]
	۱۲	مقامات امام ربانی	۱۲
	۸	انصاف	۶
	۸	شربت وصال	۱۲
	۴	تجربات مہندی	[illegible]
	۶	سلاسل فخریہ	[illegible]

ہر قسم کی کتب کتبخانہ ہذا سے قیمت [illegible] مل سکتی ہیں